نذر کرنا۔ (۱۶) پھر تیر سمیت کتھودری نامی راکشنی کا قتل کرنا۔ پھر دوارین جانی پر کلکی جی سے بودھوں کی لڑا
ئی (۱۷) پھر سورج بنش کا بیان۔ چندر بنش کا بیان۔ سورج بنش کا بیان کرتے ہیں شری رام چندر کا بیان (۱۸)
لڑائی ان کی فوجوں اور دیوانی کا آنا پھر جا گھر کوک بکوک کا قتل ہونا۔ (۱۹) کلکی جی کا بھلاٹ نگر میں جانا شیاکرن
وغیرہ کے ساتھ لڑائی کرنا۔ راجہ ششی دھوج کے ساتھ کلکی جی کی لڑائی۔ سستانا کی بھگتی کا بیان۔ (۲۰) پھر
لڑائی کے میدان سے کلکی۔ دھرم اور ستجگ کا لانا۔ سستانا کی ہوئی کلکی جی کی استتی اور وہاں ہی کلکی جی
کے ساتھ رتنا کا بیاہ۔ (۲۱) سبھا میں ششی دھوج کے پہلے جنم کے حال کا بیان اپنے گدھ ہونے کے
سبب کا کہنا موجود کلکی بھگوان سے بھکتی کی پرارتھنا کرنے والے ششی دھوج کی مکت ہونا۔ (۲۲) پھر پشن کینا
کو بد دعا سے نجات دلا کر راجاؤں کا راج تک پھر مایا کی استتی۔ پھر سنبھل نگر میں بہت یگیہ کرنا۔ (۲۳) اب
بعد نارد جی کا آنا اپدیش سے وشنو یش کی مکتی پھر ستجگ کو دھرم کا پھیلاؤ اور رکمنی برت کا بیان۔ (۲۴) اب بعد
کلکی جی کا بہار۔ کلکی جی کے بیٹے پوتوں وغیرہ کی پیدائش۔ پھر سنبھل نگر میں دیوتا گندھرب وغیرہ کا آنا۔ (۲۵) پھر وشنو بھگوان
کلکی جی کا بیکنٹھ کو جانا بیان کیا ہے۔ بعد ازیں کتھا کہہ کر شکدیو جی کا بدرک آشرم کو جانا۔ (۲۶) پھر اس پران
میں منیوں کی کہی ہوئی گنگا جی کی استتی بیان کی ہے۔ یہ کلکی پران سرگ پرتی سرگ بنش منونتر اور بنشانوچرت
ان پانچ لکشنوں سے [illegible] ایک بڑا آنند دینے والا ہے۔ (۲۷) جو کلجگ کے پاپوں سے بھری ہوئی ہیں انکو بھی
اسکی [illegible] چھ ہزار ایک سو شلوک ہیں یہ سب شاستروں کے تتو کا ارتھ کے تتو کا سار ہے
اسکو سننے ہی [illegible] ناش ہو جاتا ہے۔ (۲۸) کہا ہے کہ اس کلکی پران سے دھرم آنند کام موکش روپ چتر ورگ کی پراپتی
ہوتی ہے۔ پرلے کے انت میں شری ہری کی مکھ سے پیدا ہو کر یہ کلکی پران سنسار میں پھیلا ہے۔ (۲۹) بھگوان دیو ویاس
جی نے وید روپ سے زمین پر اوتار لیکر اس پران کو بیان کیا ہے۔ آپ نے خود روپ کلکی بھگوان کا بڑا عجائب چرتر
بیان کیا ہے۔ (۳۰) جو ان چھیتر میں۔ پُن [illegible] گھر میں۔ پن آشرم میں۔ سادھو پرشوں کی منڈلی میں
براہمن کو آدر پوربک گئو گھوڑا ہاتھی اور سونے کا دان کر کے اور کپڑا اور زیور وغیرہ سے ٹھیک ٹھیک براہمن کا پوجن
کر کے پوری بھگتی سے شردھا پوری ہوگا اس پرم نرمل پران کے سار کو سنے گا اور سنے گا وہ سب آدمیوں میں سب سے برتر
اور موکش پدوی کو بھوگنے والا ہوگا۔ (۳۱) اس کلکی پران کو مناسب طریقہ کے ساتھ سنی سے براہمن دیدوں کے

کے ساتھ شنک دیوجی کا سمباد بیان کیا ہے۔ پھر ادھرم کے خاندان کا بیان ہے پھر کلکی بھگوان کی سرگذشت کہی ہے
۔ (۱) پھر گؤ کا روپ دھارن کرنیوالی پرتھوی کے ساتھ دیوتاؤں کا برہم لوک میں جانا زاں بعد برہما جی
کی دعا اور التجا کی موافق بشنو لوک کو بہاں بشنو بھگوان کو جنم کی کتھا ہے۔ (۲) سنبھل نگر میں سمتی کی گربھ
میں بشنو بھگوان کا انش (جز) سے چار بھائیوں کی پیدائش پھر پتا پتر کا سمباد پھر کلکی بھگوان کی جنیوں
کتھا ہے۔ (۳) پھر پتا پتر کا ساتھ رہنا۔ کلکی بھگوان کو وید پڑھنے کی کتھا۔ پھر کلکی بھگوان کو علم سپہ گری
سیکھنے کی کتھا اور شب جی کا درشن۔ کلکی جی کی کی ہوئی شب جی کی استتی۔ شب جی سے کلکی جی کا بردان پا
طوطی کا ملنا پھر کلکی بھگوان کا لوٹ کر سنبھل نگر میں جانا پھر شب جی کو دئے ہوئے بردان کا بیان اپنے ہمقوموں سے
کہنا۔ (۴۔۵) زاں بعد بشاکھ یوپ راجہ کی بیان میں کلکی جی کے پاس مذہب کا بیان۔ براہمنوں کا دھرم
کہنا زاں بعد طوطی کا آنا۔ (۶) پھر کلکی جی کے ساتھ طوطی کی گفتگو۔ طوطی کا سنگھل دیپ کا حال کہنا شب جی
کے بردان سے پدما کو سوئمبر کو ذرا ایک ہی دیکھنے سے راجاؤں کی استری روپ ہو جانیکا حال۔ پدما کے دکھ
کا بیان۔ شادی کے لئے کلکی جی کا قصد۔ (۷۔۸) پھر طوطی کو قاصد بنا کر بھیجا۔ پدما کا طوطی کو دیکھنا۔ طوطی اور
پدما کی باہم پہچان پھر بشنو بھگوان وغیرہ کی پوجا کا بیان۔ (۹) بشنو بھگوان کے سراپا کا بیان۔ پھر پدما
کا طوطے کو زیور دینا۔ زاں بعد کلکی جی کے ساتھ دوسری بار طوطی کا آکر ملنا۔ (۱۰) پدما کے ساتھ شادی کرنے
کے لئے کلکی جی کا جانا جل کی کھیل کے بہانے سے پدما کے ساتھ کلکی بھگوان کا ملاپ پھر شادی۔ (۱۱) کلکی جی
کے درشنوں سے راجاؤں کا مرد ہو جانا۔ پھر اننت رشی کا آنا۔ سبھا میں راجاؤں کے ساتھ اننت رشی کا سمباد
۔ (۱۲) اننت رشی کا کھنڈ روپ جنم کہنا۔ شب جی کی استتی۔ زاں بعد اننت رشی کے پتا کا مرن ہونیکے
بعد میں بشنو چھیتر میں مایا دیکھنا۔ (۱۳) اننت کا دیا کھیان۔ اننت رشی کے گیان اور ویراگیہ
کا بیان۔ راجاؤں کا جانا پھر پدما کے ساتھ کلکی جی کا سنبھل میں جانا۔ (۱۴) پھر بشوکرما کا سنبھل میں
عمارت بنانا زاں بعد پدما اور قوم کے لوگوں کے ساتھ اور بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ اور
پتروں کے ساتھ فوج کو ساتھ میں لیکر کلکی بھگوان کا بشوکرما کی بنائی ہوئی عمارت میں رہنا پھر بودھوں کا
پراجے کرنا۔ (۱۵) بودھوں کی عورتوں کا لڑائی کے لئے آنا پھر بال کھلیہ نامی رکھیشروں کا آنا اور

پرانی جھگڑے اور فساد سے علیحدہ رنج و غم سے آزاد اور بغض و حسد سے الگ اور دیوتاؤں کی مانند سدا آنند رہتے تھے۔ (۳۴) تن مہا بھاو کلکی بھگوان کے اوتار کی یہ کتھا بیان کی ہے اسکو سُننے سے دھن کی ترقی عمر کی ترقی اور بہت خوشی ہوتی ہے اور آخر کو سورگ لوک ملتا ہے۔ (۳۵) بہت کر کے اس کلکی بھگوان کے چرتر کو سُننے سے پاپ اور تاپ یعنی دکھ اور غم دور ہو جاتے ہیں کلجگ کا دوش (گناہ) دور ہو جاتا ہے۔ سُکھ کا حاصل ہونا اور موکش کا ملنا اور بے نظیر ولا ثانی پھل ملتا ہے۔ (۳۶) جسوقت تک کہ اس لوک میں حسب دلخواہ مرادوں کی دینیوالے کلکی پوران روپ سورج کا اودے نہیں تھا تب تک ہی اس زمین پر اور اور شاستروں کے چراغ کی روشنی تھی۔ (۳۷) مکتی دینے والے شری ہری کلکی بھگوان کے نزول اوتار روپ کلام کو شنکر جی بیندر یہ سبھی تین ست کار کو پراپت ہونیوالے بھرگونندن شونک رشی وغیرہ سب مُنی لوگ خوش ہوئے اور (پوتر چرتر) دھرشن کے بیتر سوت جی مہاراج کو بڑا گیانی جانا پھر شری گنگا جی کی استُتی سُننے کی خواہش سے کہنے لگے۔ (۳۸)

بیسواں ادھیائے

شونک وغیرہ رشی بولے کہ ہے سوت جی تم سب طرح کے دھرم کو جاننے والے ہو تم نے پہلے کہا تھا کہ مُنی لوگ گنگا جی کی استُتی کر کے کلکی بھگوان کے پاس چلے گئے۔ (۱) سو وہ مُنیوں کی کی ہوئی گنگا جی کی استُتی آپ کہیئے! اس گنگا کی استُتی کو صدق دل سے پڑھنے اور سُننے سے بہتری ہوتی ہے اور سارے پاپوں کا ناش ہو کر انجام کار مُکتی حاصل ہوتی ہے۔ (۲) یہ سُن سوت جی بولے کہ ہے رشیو! شوک (رنج) موہ کو دور کرنیوالی رشیوں کی کہی ہوئی بہت سندر گنگا کی استُتی کہتا ہوں سنو! (۳) یہ سُندری گنگا سارے پرانیوں کو سنسار سمدر سے پار کر دیتی ہے یہ بشنو بھگوان کے چرن کنول سے پرتھوی (زمین) پر ظاہر ہوئی

میں لیکر بن کو چلے گئے ۔ (۱۹) پھر کلکی بھگوان منی لوگوں سے گھرے ہوئے گنگا جل ہی کی پوری
طرح سے دیوتاؤں کے سیون کئے ہوئے اور دل کو خوش کرنیوالے ہمالیہ پربت پر گئے اور گنگا
کے کنارے پر دیوتاؤں کے بیچ میں بیٹھکر اپورن چتر بھج بشنو روپ دھارن کر کے اپنا سمرن
کرنے لگے ۔ (۲۰ - ۲۱) اسوقت اُن کے تیج کا پُنج ہزاروں سورج کیطرح چمکنے لگا وہ پورن جوتی
روپ ساکشی سروپ سناتن پرماتما بڑے چمکدار اور روشن معلوم ہونے لگے ۔ (۲۲) اُن کی
صورت قسم قسم کے زیوروں کا زیور ہو گئی ۔ سنکھ ۔ چکر ۔ گدا ۔ پدم ۔ سارنگ وغیرہ آگر انکی اپاسنا کرنے
لگے ۔ (۲۳) انکا سینہ کوستبھ منی سی شوبھا یمان ہونے لگا ۔ دیوتاؤں کے گن اُنکے اوپر خوشبودار
پھول برسانے لگے ۔ چاروں طرف دیوتاؤں کی دُندھبی بجنے لگیں ۔ (۲۴) جسوقت کلکی بھگوان
نے اپنے بشنو روپ میں پرویش کیا اُسوقت تن اروپ بشنو بھگوان کا بڑا عجیب روپ دیکھ کر
سب تھاور اور جنگم مدہت ہو گئے اور استتی کرنے لگے ۔ (۲۵) رما اور پدما اپنے پتی مہاتما کلکی بھگوان
کے اُس بڑے حیرت افزا روپ کو دیکھکر اگنی میں پرویش کر کے انتردھان ہو گئیں ۔ (۲۶) دھرم
اور ستجگ کلکی بھگوان کی آگیا سے زمین پر دشمنوں سے آزاد ہوکر سکھ سے ہمیشہ تک پھرنے
لگے ۔ (۲۷) دیواپی اور مرو نامی دونوں راجہ کلکی بھگوان کے حکم کے بموجب رعایا کی پرورش
اور زمین کی رکشا کرنے لگے ۔ (۲۸) بشاکھ یوپ نامی راجہ کلکی بھگوان کا اسطرح سورگ کو جانا
سُنکر اپنے راج پتر کو دیکر بن کو چلا گیا ۔ (۲۹) اور جو جو راجے کلکی بھگوان کے جدائی سے بیاکل ہوئے
وہ راجہ سنگھاسن کو چھوڑکر صرف کلکی بھگوان کے نام کا جپ اور کلکی بھگوان کی مورتی کا دھیان
کرنے لگے ۔ (۳۰) شری شُکدیوجی اسطرح اننت کلکی بھگوان کا جگت کو پوتر کرنیوالا چرتر بیان
کر کے نر نارائن آشرم کو چلے گئے ۔ (۳۱) پرم شانتی سو بھاو مارکنڈے وغیرہ رشی کلکی بھگوان
کا مہاتم سُنکر اُن کلکی بھگوان کا دھیان اور اُنکے ہی جس کا گان کرنے لگے ۔ (۳۲) جن
کلکی بھگوان کے راجیہ کو پالن کرتے وقت زمین پر کوئی بھی رعایا کا آدمی ۔ ادھرمی ۔ تھوڑی عمر
میں ہی مرجانیوالے ۔ دلدری ۔ پاکھنڈی اور کپٹ آچاری دیکھنے میں نہیں آیا ۔ (۳۳) سب ہی

بول چال سے کھل رہا ہے اور کپڑے سے بھی شوبھا بھی پا رہا ہے۔ (۵) اُنکی نظر عنایت سے دشمنوں کی بھی رکشا ہو رہی ہے تن رسینہ پر موجود ہار میں پروئی ہوئی چندا لی سی چمک کی منی کی روشنی سے کمودنی کو بڑا آنند پراپت ہو رہا ہے تن کے بستر اندر دھنش کی مانند سوبھا دے رہے ہیں اُنکا جسم ہمیشہ پریم آنند رس سے خوش ہو رہا ہے۔ (۶-۷) تبسم کی منیوں کی کرنوں سے اُنکا بڑا سندر روپ ظاہر ہو رہا ہے۔ دیوتا گندھرب اور سبھا میں آئے ہوئے اندرا اور لوگ بھی کلکی بھگوان کا ایسا روپ دیکھ رہے ہیں۔ (۸) وہ سب پریم بھگتی اور آدر سے پرم آنند روپ کلکی بھگوان کی استتی کرنے لگے۔ (۹) دیوتا بولے ہے دیو دیوا ہے جگت ناتھ ہے بھوت ناتھ ہے اننت ہے سمپورن بھاو پیدا رتھ آپکے بدن میں جو ہیں۔ تمھارے شریر میں دھارن کی ہوئی رتنوں کی چمک کے ساتھ سے شوبھایمان۔ تمھارے چرنوں سے ترشن جی کی شکتی تریسکار کو پراپت ہو رہی ہے۔ ہے ایشور تم سمپورن کلیش روپ گھاس کے ڈھیر میں لگی ہوئی پرچنڈ اگنی کی سمان ہو تمھاری جے ہووے۔ (۱۰) تم ہی سارے برھمانڈ جلوہ دے رہے ہیں۔ تم سانولے رنگ ہو تمھارے سینہ کے اوپر کوستبھ منی شوبھا دے رہی ہے اُس سے ایسا پرتیت ہوتا ہے مانو ابر سیاہ کے بیچ میں چندرماں شوبھا دے رہا ہے ہم استری اور سیوکوں سمیت آپکی شرناگت ہیں ہے بھگوان آپ ہماری رکشا کرو۔ ہے ایشور اگر ہمارے اوپر آپکی کرپا ہے تو ست اور دھرم سے رکشا کی ہوئی اس زمین کو چھوڑ کر اب بیکنٹھ دھام کو چلیئے۔ (۱۱-۱۲) کلکی بھگوان دیوتاؤں کی یہ پرارتھنا سُن کر پرم آنند کو پراپت ہوئے اور لائق منتروں کے ساتھ بیکنٹھ دھام جانیکا خیال کیا۔ (۱۳) ازاں بعد تن کلکی بھگوان نے رعایا کی بڑی پیاری۔ دھرماتما۔ زبردست اور بہادر چاروں لڑکوں کو بلا کر فوراً راج تلک کر دیا۔ (۱۴) پھر اُن کلکی بھگوان نے پرجا کو بلا کر اپنا حال سُنایا اور کہا کہ دیوتاؤں کی خاطر سے مجھے اپنے بیکنٹھ دھام کو جانا پڑیگا۔ (۱۵) رعایا کے لوگ یہ بات سُنکر حیرت میں ہو گئے اور رونے لگے جسطرح سے کہ پتر پتا سے گفتگو کیا کرتے ہیں اوسیطرح عاجزی سے کلکی جی کو پرنام کر کے وہ پرجا کے لوگ کہنے لگے۔ (۱۶) پرجا کے لوگ بولے کہ ہے ناتھ آپ ہمارے دھرم کو جانتے ہو ہمیں چھوڑ کر جانا آپکو مناسب نہیں ہے آپ بھگتوں سے محبت کرنیوالے ہو آپ جہاں جاوینگے وہاں ہی ہم بھی جاوینگے۔ (۱۷) اس سنسار میں دھن۔ پتر اور گھر سب کو ہی پیارا ہوتا ہے لیکن آپ پرم پرش بھگوان ہیں آپ سے سمپورن شوکوں کی شانتی ہوتی ہے یہ سمجھکر ہمارے پران آپکے ہی پیچھے پیچھے جائینگے۔ (۱۸) کلکی بھگوان نے پرجا کے لوگوں کی یہ بات سُنکر بہت طرح سے اُنکو سمجھایا اور دل میں آزردہ ہو دونوں استریوں کو ساتھ

اُنکے خوشی بھرکر جسم میں باہم سے ملتے ہوئے دیکھ سب سکھئیں مذاق کرنے لگیں۔ (۲۲)
پھر شرم سے گھبرائی ہوئی استریئں بن میں بہار کرنیوالے پیارے پتی کلکی جی کے ساتھ
جلدی سے ایک تالاب پر گئیں جسطرح ہتھنیئں ہاتھیوں کے اوپر جل چھڑکتی ہیں اسیطرح وہ
سب استریئں پدما کے ساتھ اُس تالاب میں نہاکر کلکی جی کے جسم پر جل چھڑکنے لگیں۔ (۲۳)
خوبصورتوں کے ساتھ کھیلا کرنے میں آنند اُٹھانیوالے دیوتاؤنکے سوامی باسدیو۔ آدناتھ
ترلوکی پتی کلکی بھگوان پانی سے تر ہوگئے۔ اُنھوں نے سنبھل نگر میں اپنی پیاری رما کے ساتھ
اور اور کامنیوں کے ساتھ بہار وغیرہ کرکے سب پرانیوں کو اُپدیش کیا۔ (۲۴) جو لوگ تعظیم
کے ساتھ امرت روپی شری کلکی بھگوان کے چرتر کو اپنے کانوں سے سُنیں گے کیرتن کرینگے
اور یاد کرینگے آنکو اُنھیں ہر ہری شری بھگوان کے داس ہونے کے سوا سے پرم آنند
روپ امرت کے سمدر روپی مُکتی کا سُکھ بھی اچھا نہ معلوم ہوگا۔ (۲۵)

اُنیسواں ادھیار

شری سوت جی کہتے ہیں کہ ہے شونک وغیرہ رشیو! اِس بعد دیوتا اور براہمنوں کے منڈل
اپنے اپنے سیوکوں سمیت رتھ پر چڑھ کر کلکی بھگوان کا درشن کے لئے آنے لگے۔ (۱) مہرشیونکے
منڈل۔ گندھربوں کے جھنڈ۔ کنروں کے گروہ اور اپسراؤں کے غول دل میں خوش
ہوتے ہوئے دیوتاؤں کے بھی پوجنے لائق سنبھل نگر میں آئے۔ (۲) اور اُن کلکی بھگوان
کی سبھا میں آکر دیکھا کہ بڑے تیجوان کلکی بھگوان اپنی شرن آئے ہوئے لوگونکو ابھی دان
دے رہے ہیں۔ (۳) اُن کلکی بھگوان کی چمک سیاہ ابر کی مانند ہے اُنکے ماتھے پر مکٹ
بجلی اور سورج کی مانند چمک رہا ہے اور بڑی رونق دکھا رہا ہے۔ (۴) اُن کا چہرہ سورج
کی مانند بارہ آب و تاب کنڈلوں سے زیبائش دے رہا ہے بہت کرکے تن کا مکھ کنول خوشی

ہوکرگرپڑی۔ (۱۳) پدما کی آنکھوں کے کاجل سے زمین کالی ہوگئی۔ وہ پدما کچوں کے قمقمے سے
کلکی بھگوان اور طوطے کو اور کستوری سے قریب کی زمین کو رنگ کر اُس کے اوپر گرپڑی۔ (۱۴)
میٹھی بولی بولنے والی اور کامدیو کی شدت سے بیقرار رما دیکھیں کلکی بھگوان کا دھیان کرکے اور
دل میں کلکی بھگوان کو استھاپن کرانیے کنول کی صورت قلب کے پھول سے اُن کا پوجن کر
بہت دُکھی اور پریشان ہوکر زمین پر گرپڑی۔ (۱۵) پھر ایک لمحے کے بعد اُٹھ کر وہ مور کی سمان
اونچے سُر سے رونے لگی۔ وہ اپنے دل کے مالک کلکی بھگوان کا ملنا نہ پاکر کامدیو کے بسیھوں کر
کہنے لگی۔ ہے ہرے! خوش ہو۔ (۱۶) پدما بھی بدن کے زیوروں کو اُتار کر دھول
میں لوٹنے لگی۔ اُس کا بدن دھول سے گردآلودہ اور گلا کستوری سے نیلا ہونیکے سبب
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مانو اس نے کامدیو کا ناش کرنیکے لئے شیو کا روپ بنایا ہے۔ (۱۷)
دُکھیوں کے دُکھوں کو دور کرنیوالے شری ہری کلکی بھگوان بیاکُل آنکھوں والی پرارتھنا
کرتی ہوئی کامینوں کی بہار کی باسنا جانکر اُن کا مقصد پورا کرنے کی غرض اور سُرت شکھ سادھنے
کی غرض سے اُنکے بیچ میں آکر موجود ہوئے۔ (۱۸) جسطرح ہتھنیوں کا غول گجراج سے
ملتا ہے اُسیطرح وہ منوہارنی استریں آنند بھری پاک دل سے اُس بن میں آدر کرکے اُنکے
پتی سے مل کر کامیاب ہوئیں۔ (۱۹) پھر بڑے تیجوان کلکی بھگوان اُن حسینوں کے غول
سمیت آکاش میں چلنے والے رتھ کے ذریعہ پھولوں سے آراستہ بیبھراجک نامی
بن میں کبیر کے باغیچہ میں اور مندراچل پہاڑ کی گپھا میں کھیل کرنے لگے۔ (۲۰) پدما کو
پدما کے مکھ کنول کے مدھو پان سے مست رما کے ملنے سے پیدا ہونیوالی خوشبو
کے لوبھی اور سب سے زیادہ حسینوں کی کُچوں کے قمقمے سے رنگے ہوئے
کلکی جی بپریت ریت پر سنگ کرنے لگے۔ استریں اُن کا مونہہ چومنے لگیں
وہ استریوں کے مکھ کے امرت کو پان کرنے میں ایسے مصروف ہوگئے کہ اُنکو اپنے جسم کی
بھی خبر نہ رہی۔ (۲۱) سمان روپ نی دھیر استریں پرشوتم مُکند کو کچھ پرہارن کرکے کھیلنے لگیں

اسطرح کلکی بھگوان نے بھائی - بیٹے - ہمقوم اور کٹمبیوں سمیت سنبھل نگر میں ایک ہزار برس تک نواس کیا۔ (۲) امراوتی کی مانند بازار اور بیدی سے سنبھل نگر میں کلکی جی کی سبھا پرم شوبھا والی ہوئی۔ (۳) اس سنبھل نگر میں ۶۸ تیرتھوں کا نواس ہوا جس سنبھل نگر میں مرنیسے کلکی بھگوان کے چرن کملوں کا بھروسہ ہے جیسے ساری پاپیوں کا ناش اور موکش پدوی حاصل ہوتی ہے۔ (۴) قسم قسم کے پھولوں سے بھرے ہوئے بن باڑکاؤں کر شوبھا یمان ہے وہ سنبھل نگر تمام روئے زمین پر موکش پھل کا دینے والا ہے۔ (۵) نگر کی استریاں کی آنکھوں کے آنند دینیوالی تریلوکی ناتھ کلکی بھگوان تس سنبھل نگر میں پدما اور رما سمیت بہت اچھے کھیل کرنے لگے۔ (۶) وہ کلکی بھگوان دیوراج اندر کے دئے ہوئے حسب دلخواہ چلنے والے رتھ کے ذریعہ بہت خوش ہوتے ہوئے ندی۔ پہاڑ کی کھوہ اور انیک دویپوں میں جاکر رما اور پدما وغیرہ استریوں سمیت بہار کرنے لگے تن کا مک اپنی استریوں میں پریم کرنیوالے کلکی بھگوان کو رات اور دن گذرتے ہوئے نہیں معلوم ہوئے۔ (۷، ۸) زاں بعد ایک وقت پدما کے منھ کے خوشبودار کنول کے مد کی خوشبو کو سونگھنے والی کلکی بھگوان بہت سی اندر نیل منیوں سے آراستہ کسی پہاڑ کی گپھا میں گھسے۔ (۹) کنول نیترا سوبرن برنا پدما اور امرت کا پاتر روپ رما پتی کو پربت کی گپھا میں گھستے ہوئے دیکھکر ہزاروں استریوں کو ساتھ میں لئے آپ بھی وہاں گئیں۔ (۱۰) من کی ہرنیوالی پدماپتی کو کے بھیتر گھستے ہوئے دیکھکر بہار کرنے کی اچھا سے پیچھے پیچھے چلی گئی۔ کلکی جی کے ساتھ بہار کرنے کی خواہش کرنیوالی رما بھی استریوں کی منڈلی ساتھ میں لئے ہوئے اُسکے پیچھے پیچھے چلی گئی۔ (۱۱) زاں بعد گپھا کے بھیتر جاکر پدما نے دیکھا کہ اُس اندر نیل منیوں کی گپھا میں نئے ابر کی مانند چمکدار ایشور کلکی بھگوان اپنے لایق خوبصورت عورتوں سمیت بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایسا دیکھ پدما دل باختہ ہو پتھر کی مانند بیحس ہوکر گر پڑی۔ (۱۲) رما بھی اپنے ساتھ کی استریوں سمیت دکھی اور ربیاکل آنکھوں سے چاروں طرف کو دیکھنے لگی صدہا پدماؤں (لکشمیوں) کی مانند سوبھا والی پدما بھی مضطرب اور پریشان ہوکر ایک ستایش میں

راج کیا ہوں۔ میں پتی کے ساتھ سی دکھی، ہوں تم اس برت کا اُپدیش کر کے میری رکشا کرو ۔ (۳۷) وہ استریں سُشیلا کی یہ باتیں سُن کر دیا سے مہربان ہوگئیں اور اُنھوں نے پوجا کی کچھ کچھ سامگری اپنے پاس سے دے کر بڑے آدر سے تس سُشیلا کو برت کرایا۔ (۳۸) اسطرح برت کرنے کے بعد سُشیلا نے راجہ جگات اپنے پتی کو پاکر بڑی خوشی سے پُتر پیدا کیا اور از سر نو جوان ہوئی۔ (۳۹) اشوک بالکا میں سیتا سرما کے ساتھ اس برت کو کر کے راکشسوں کی ناش کرنیوالے شری رامچندر جی اپنے پتی کو پا گئی۔ (۴۰) ہر ہر شنو کی تو جہت سے دروپدی نے بھی اس برت کو کر کے پتی کو پانیوالی۔ رنج سے آزاد اور از سر نو جوان ہوئی۔ (۴۱) اسیطرح سے بہت رما نے بیاکھ کے مہینے کے دوادشی کے دن سے چار برس تک یہ رُکمنی برت کیا۔ (۴۲) رما نے ہاتھ میں ہرنی کا سوت باندھ کر بہت سے براہمنوں کو بھوجن کرایا پھر اپنے آپ پتی کے ساتھ میں اُتم یشُپ دودھ کا ملا ہوا ہوم کا بھوجن کیا۔ (۴۳) کُٹمب والوں کے ساتھ میں کلکی جی اکھنڈ بھوم منڈل کو بھوگنے لگے۔ زاں بعد پتی بر تا رما کے گربھ سے دو پُتر پیدا ہوئے اُن میں سے ایک پُتر کا نام میگھ مال اور دوسرے کا نام بلاہک رکھا۔ (۴۴) یہ دونوں پُتر کلکی بھگوان کے پیارے۔ بڑے خوش نصیب اور زبردست بڑے سخی ہوئے یہ دونوں بھی یگیہ۔ دان۔ تپ اور برتوں کے ذریعہ دیوتاؤں کو خوش کرنے لگے۔ (۴۵) جو اس برت کو کریں گے وہ سب طرح کی سمپتیوں کو حاصل کرینگے۔ اُنکو تتو گیان حاصل ہوگا وہ اس جہان میں قابل پرستش اور کامیاب ہوونگے۔ بہت کر کے اس برت کے ذریعہ شری ہری کے چرن کنولوں میں بے کھٹکے بھگتی ہونے سے براہمنوں کو اپورب اور درلبھ کیفیت حاصل ہوگی۔ (۴۶)

اٹھارواں ادھیائے

سوت جی کہتے ہیں کہ ہے رشیو! میں نے تم سے ترلوکی میں پرسدھ یہ رُکمنی برت کہا اسکے علاوہ کلکی بھگوان

ذریعہ اور دشا و بچاروں کے ذریعہ پوجن کرے۔ (۲۳۔۲۴) اور اسطرح ایشور کی پرارتھنا کرے کہ ہے پرمیشورا یہ پادیہ بہت شرم کو دور کرنیوالا سوستیل۔ منوہر اور بڑی خوشی کا دینے والا ہے اسلیئے آپ اس کو قبول فرمائیے۔ (۲۵) ہے پربھوا ہے رکمنی ناتھوا یہ ارگھیہ۔ دوروا۔ چندن اور دیگر خوشبودار چیزوں کا ڈھیر میں نے بڑی محنت سے اکٹھا کیا ہے آپ بخوشی اس کو منظور فرمائیے۔ (۲۶) ہے شری نواس! یہ جل بہت سے تیرتھوں کا اکٹھا کیا ہوا ہے خوشبودار اور من کا ہرنیوالا ہے آپ لکشمی سمیت اس آچمن کو قبول فرمائیے۔ (۲۷) ہے دیوادھی دیوا یہ مالا بہت قسم کے خوشبودار پھولوں سے آراستہ ہو رہی ہے سوت میں گندھی ہوئی اور بہت اعلیٰ درجہ کی ہے یہ گلے میں سوبھا دینیوالی اور بہت سندر ہے آپ اسکو قبول کیجئے۔ (۲۸) ہے ہرے! اتم اور ان رہت ہو تاہم سنتوں کے سنجوگ سے اسکے جوڑ سلے ہوئے ہیں آپ اپنی پیاری لکشمی سمیت اس پشدہ بستر کو منظور فرمائیے۔ (۲۹) ہے دیوا ہے باسدیو یہ یگیوپویت (جنیو) برھما جی کا رچا ہوا ہے آپ رما اور رکمنی سمیت اس یگیوپویت کو منظور فرمائیے۔ (۳۰) ہے دیو دیوا بہت قسم کے جواہرات سے آراستہ اور سونے اور موتیوں کا بنا ہوا یہ آبھوشن آپ اپنی پیاری رکمنی سمیت قبول کیجئے۔ (۳۱) ہے رکمنی ناتھا دہی۔ دودھ۔ گڑ۔ ان۔ پھینے لڈو۔ برفی وغیرہ منظور فرمائیے۔ ہے پربھوا ہمیں سناتھ کریئے۔ (۳۲) ہے بردان دینیوالی پربھوا پیاری رکمنی سمیت بڑا آنند دینے والی کپور اور اگر کی خوشبو سے بسی ہوئی اس کو قبول کیجئے۔ (۳۳) ہے پربھوا تم دنیا میں پھنسے ہوئے بھگت پرشوں کے سنسار روپ اندھکار کے دور کرنیوالے ہو تم جگت کو دیکھنے کیلئے اس دیپک کو قبول کرو۔ (۳۴) ہے کنول دل نین! ہے پیتامبر دھاری! ہے شیام سندرا ہے چتر بھج! ہے دیویش! ہے اچت! میں تمہاری شرن آیا ہوں رکمنی اور آپ ہماری رکشا کریئے۔ (۳۵) اسطرح کی بدھی سی پوجن کرتی ہوئی استریوں کو دیکھکر بیچاری سرسنتا انکے پاس گئی اور مہرشی بشوامتر جی کو پرنام کرکے ہاتھ جوڑے ہوئے بہت پیاری اور میٹھی باتوں سے کہنے لگی۔ (۳۶) سرسنتا بولی کہ ہے دیوا میں بدنصیب

پتال کے چرنوں میں پڑا ہوا دیکھ کر غصہ میں بھر کر کہنے لگی کہ تمہاری یہ کنیا شرمشٹا میری بندی رہے
۔ (۱۳) گیان وان راجہ نے دیو کے پرم بلوان۔ بیٹے کو یاد کر کے کنیا کو بُلایا اور دیویانی کی داسی
بنا کر اپنے مکان کو چلا گیا۔ (۱۴) پھر شکراچاریہ جی نے راجہ ججاتی کو بُلا کر پرتی لوم بواہ کی ریت سے
بہت ٹھیک طور سے اُسے دیویانی دیدی اور دیویانی کے ساتھ میں اُسکی داسی شرمشٹا بھی دیدی
۔ (۱۵) شکراچاریہ جی راج پتری شرمشٹا کو نذر کر کے راجہ ججاتی سے کہنے لگے کہ اگر تم اس راج پتری
کو اپنے پلنگ پر بلاؤگے تو فوراً ہی تم بوڑھے ہو جاؤگے۔ (۱۶) راجہ ججاتی نے گرو شکراچاریہ
جی کا کلام سنکر ڈر کے مارے دیویانی کی سکھی بڑی روپ والی شرمشٹا کو ایسی جگہہ رکھا جہاں ہر وقت
اپنی آنکھوں کے سامنے رہے۔ (۱۷) زاں بعد غمگین اور رنج سے پریشان ڈر کی ماری
راج کماری شرمشٹا روزمرہ سَو باندیوں کے ساتھ میں دیویانی کی سیوا اور خاطر کرنے لگی۔
۔ (۱۸) ایکدفعہ شرمشٹا جنگل میں گنگا کنارے پر بیٹھ گئی اور رونے لگی۔ یہ بیٹھی ہوئی رو رہی تھی
اُسیوقت کیا دیکھا کہ مہرشی بسوامتر استریوں سے گھرے ہوئے بیٹھے ہیں۔ (۱۹) اور آپ
برت دھارن کر کے خوشبودار چیزوں سے بسے ہوئے ہیں اور بہتر خوشبو والی سندر روپ والی عورتیں
اُنکے چاروں طرف بیٹھی ہیں اور وہ بسوامتر جی دھوپ دیپ پھولوں کی مالا اور طرح طرح کی سامگریوں
سے اُن استریوں کو برت کرا رہے ہیں۔ (۲۰) مہرشی بسوامتر جی نے دیدی کے بیچ
میں عمدہ نشانات سے اشٹ دل کنول بنایا تھا۔ بیدی کے چاروں کونوں پر چار کیلے کے
درخت کھڑے تھے ایک ڈیرے میں سونے کا سنگھاسن زیب دے رہا تھا اُسکے اوپر بہت سندر
طرح طرح کے رنگوں سے آراستہ باسدیو بھگوان کی مورتی براجمان ہو رہی تھی (۲۱-۲۲)
سوت جی کہتے ہیں کہ ہے شونک غیرہ رشیو اجسطرح بسوامتر جی نے اُن عورتوں کو پوجن کرایا اُسکی بدہ یہ ہے
کہ پرش۔ سوکت کا پاٹھ کر کے قسم قسم کے بہت اچھے خوشبودار جل سے پنچامرت سے اور پنچ گویہ سے برہمنوں
کے اُچارن کئے ہوئے منتروں کے ذریعہ باسدیو بھگوان کو اشنان
کرا کر سندر سنگھاسن کنول دل پر قایم کرے اور کھوڈش اُپچاروں کے ذریعہ۔ پندرہ اُپچاروں سے
سولہ قسم کی سامگری

کے مشورہ سے رُکمنی برت کرایا۔ (۱) یعنی بہنتا رستا ئش برت کی بدولت پتر والی خوش نصیب بہت بہت کامیاب اور نوجوان ہوئی۔ (۲) یہ سنکر شونک وغیرہ رشی بولے کہ ہے سوت جی! اس رُکمنی برت کی کیا بدھی ہے؟ کیا پھل ہے؟ اور اس بڑے اُتّم دھرم کے ملے ہوئے برت کو سب سے پہلے کس نے کیا ہے؟ سو ہمارے واسطے بیان کیجئے۔ (۳) یہ سُن کر سوت جی بولے کہ ہے برہمنو! میں سب حال کہتا ہوں سُنو۔ ایک زمانہ میں برکھ پروا نام دیت کی پتری شرمشٹا تالاب کے پانی میں اشنان کر رہی تھی سو اُسوقت سو مہیشور مہادیو جی کو دیکھا۔ (۴) شرمشٹا سکھیوں کی منڈلی اور دیویانی سمیت جل کا کھیل کر رہی تھی سو شب جی کو دیکھتے ہی ڈر کر فوراً پانی میں سے نکل آئی اور کپڑے پہن لئے۔ (۵) تہاں دیتیا گرو شکراچاریہ کی پتری دیویانی کے کپڑے دھرے تھے سو بھول سے دیویانی نے شرمشٹا کے کپڑے پہن لئے تب کپڑے بدلجانے سے شرمشٹا غصہ میں بھر کر کہنے لگی کہ اری بھکشک! میرے کپڑے اوتار دے۔ (۶) پھر داسیوں والی دانو کی پتری شرمشٹا نے دیویانی کو کپڑے سے باندھ کر کوئیں میں ڈالدیا اور گھر کو چلی گئی۔ (۷) دیویانی کوئیں میں پڑی ہوئی رونے لگی اُسوقت نہش کا پتر راجہ ججاتی پانی پینے کے لئے اُس کوئیں پر آیا اور دیویانی کو نکالکر ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا کہ ہے سُندر مُکھی! تو کون ہے؟ (۸) سو شکراچاریہ جی کی پتری دیویانی شرم اور خوف سے کپڑے پہنتی ہوئی راجہ کیطرف دیکھتی ہوئی شرمشٹا کا سارا احوال کہنے لگی۔ (۹) سو دیویانی کا سب مطلب جانکر راجہ نے اُس کے ساتھ شادی کرنے کی خواہش کی اور کچھ دور تک اُس کے ساتھ جاکر اچھی طرح سے اطمینان دلایا۔ اور اپنے راج مندر کو چلا گیا۔ (۱۰) پھر دیویانی نے بھی گھر جاکر پتا شکراچاریہ جی سے شرمشٹا کا سارا حال کہا۔ شکراچاریہ جی اس بات کو سُنتے ہی غصہ میں بھر گئے یہ سُن دیت راج برکھ پروا نے انکو شانت کیا۔ (۱۱) اور کہا کہ ہے پربھو! اگر میرے اوپر آپ کو غصہ ہے اور اگر میں ڈنڈ دینے کے لائق ہوں اور قصور مند شرمشٹا کے اوپر آپ کا غصہ ہے تو آپ حسب دلخواہ ڈنڈ دیجئے۔ (۱۲) ازاں بعد دیویانی و دیت راج برکھ پروا کو

اور بدرک آشرم میں جاکر پوری تپسیا کرکے آتما کو پرب برہم میں ملادیا اور پورن سروپ ہوکر پنچ بھوتک شریر کو چھوڑ دیا۔ (۴۳) پتی سے بڑی پریتی رکھنے والی پتیبرتا اسمتی بھی مری ہوئی پتی کو سینہ سے لگا کر آگ میں سماگئی اسوقت سورگ لوک میں دیوتا اسکی استتی کرنے لگے۔ (۴۴) کلکی بھگوان نے منیوں کی زبانی پتا اور ماتا کے سورگ لوک کو جانیکا ماجرا سنکر محبت میں مبتلا ہوکر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور پورے طریقہ سے شرادھ وغیرہ کریائیں کریں۔ (۴۵) لوک آچار اور وید آچار پراین دھرماتما کلکی بھگوان دیوتاؤں کی پرارتھنا سے سنبھل نگر میں رہکر رما اور پدما سمیت رعایا کی پرورش اور تخت سلطنت کو اپنے قدموں سے رونق افروز کرنے لگے۔ (۴۶)

جنہوں نے تیرتھوں کو بھی پوتر کردیا ہے ایسے پرسرام جی تیرتھوں میں پھرنے کے ارادہ سے مہیندر پربت کی چوٹی سے اوتر کر کلکی بھگوان کا درشن کرنے کے لئے سنبھل نگر میں آئے۔ (۴۷) بدھی کے جاننے والے کلکی بھگوان پرسرام جی کو دیکھتے ہی خوشی کے ساتھ پدما اور رما سمیت سنگھاسن سے اٹھ کھڑے ہوئے اور پورے طور سے پرسرام جی کا پوجن کیا (۴۸) اور بہت اچھی تاثیر رکھنے والی غذاؤں سے پرسرام جی کو بھوجن کرایا بعدہٗ جسپر کہ بہت بیش قیمت بچھونا بچھ رہا تھا ایسے آراستہ پلنگ پر سولادیا۔ (۴۹) گرو پرسرام جی بھوجن کرکے سورہے اوسوقت کلکی بھگوان نے انکو پیر دباکر بہت خوش کیا اور عاجزی کے ساتھ بڑی شیریں کلامی سے کہا۔ (۵۰) کہ ہے گرو! آپکی توجہ سے میرا دھرم۔ ارتھ۔ کام یہ تربرگ سدھ ہوگیا۔ اسوقت راجہ ششی دھوج کی پتری کی ایک عرض ہے سو سن لیجئے۔ (۵۱) راجہ ششی دھوج کی پتری اپنے پتی کا یہ کلام سنکر بہت خوشی سے پرسرام جی سے یہ پوچھنے لگی کہ ہے رشے! کسطرح ہم نیم جپ اور برت کرنے سے ہمارے حسب دلخواہ پتر ملے گا۔ (۵۲)

ستر ہواں ادھیائے

سوت جی کہتے ہیں کہ ہے رشیو! پھر پرسرام جی نے ششی دھوج کی پتری رما کو پتر کا خواہشمند دیکھکر کلکی بھگوان

یہ سن جیو بولا کہ ہے مایے! میرے بغیر تمھاری پیدا گیتا۔ پرکاش اور وشئے کی خواہش کبھی نہیں ہوسکتی (۳۲) یہ سنکر مایا بولی کہ جیو مایا کے ذریعہ منتر کی مانند کام اور چیشٹا کرتا ہے۔ مایا کے ذریعہ ہی زندگی بسر کرتا ہے اور ہاتھی کے کھائے ہوئے بیل کیطرح بیقابو ہوکر بھی قابو والا معلوم ہوتا ہے (۳۳) یہ سنکر جیو بولا کہ اری نادان! میرے سنسرگ سے پیدا ہوکر تو نے طرح طرح کے نام روپ دھارن کئے ہیں۔ اری جسطرح بیبھچارنی استری اپنے پتی کی برائی کرتی ہے اسیطرح تو میری برائی کیوں کرتی ہے؟ (۳۴) جسطرح سورج کے نکلنے پر اندھیرا نہیں رہتا ہے اسیطرح میرے نہ ہونے پر تیرا ابھاو ہو جاتا ہے۔ جسطرح نوین میگھ منڈل سورج کو ڈھک کر خود ظاہر ہوتا ہے اسیطرح تو میری مدد کرکے شوبھا کو پراپت ہوتی ہے (۳۵) ہے مایے! تو لیلا روپ درخت کی چھال روپ ہوتی ہے قسم قسم کی ہونیکے سبب تو اس جگت کے آد انت اور مدھیہ میں اندرجال کیطرح شوبھا کو پاتی ہے (۳۶) اسطور وشیوں کے بیاپار سے شونیہ نتیہ مانسک بیاپار رہت ابھوتک جیون شونیہ ستھیر دیکھ کر مایا نے اسے چھوڑ دیا (۳۷) مایا نے مجھے چھوڑ کر اسطرح بددعا دی کہ ارے اپریہ! اس لوک میں کاٹھ اور دیوار کی مانند تیری موجودگی یعنی ہر تکیش پراپتی کبھی نہیں ہوگی (۳۸) سو ہے بشنو بیش تمھارے پتر جگت روپ ان پر بھو کلکی بھگوان کی ہی وہ مایا ہے تس مایا کو جانکر شری ہری کے بشئے آتم سمرپن کرکے خواہش کی موافق غور کرو (۳۹) تم پھل پانے کی خواہش سے آزاد محبت دنیا سے خالی۔ قناعت کرنیوالے اور سب قسم کی لذات کی خواہش سے آزاد ہو جاؤگے۔ یہ جگت بشنو بھگوان میں موجود ہے۔ بشنو بھگوان بھی اس جگت میں بیاپ رہے ہیں ایسا گیان تم کو حاصل ہو جائیگا پھر جیو آتما کو پرماتما میں قایم کرکے سارے کاموں کی قید سے نجات پا جاؤگے (۴۰) دونوں رشی بشنو بیش کے ساتھ اس قسم کی گفتگو کرکے اور کلکی بھگوان کی پردکشنا کرکے کپل آشرم کو چلے گئے (۴۱) اور بشنو بیش نے جسوقت نارد جی کی زبان سے سنا کہ میرے پتر کلکی بھگوان ساکشات ترلوکی ناتھ نارائن ہیں اسیوقت سنسار آشرم کو چھوڑ کر بن کو چلے گئے (۴۲)

سادھو پُرشوں کا دل ہی دھرم ہے۔ سادھو پُرشوں کے کلام ہی سناتن دیوتا ہیں۔ سادھو
پُرشوں کے کرم ہی کُکرم کے ناش کا سبب ہیں اس لئے سادھو پُرش نشچے ہری کی مورتی ہی
ہیں ۔ (۲۱) دُشٹوں کا ناش کرنے کی غرض سے ہونیوالے کرشن اوتار میں کرشن بھگوان کا
نتیجہ جسطرح ٹھیک ٹھیک نہیں ہے اُسیطرح معلوم ہوتا ہے کہ اس ترلوکی میں بشنوؤں کا
نتیجہ بھی ٹھیک ٹھیک نہیں ہے ۔ (۲۲) ہے برہمن! مایا کے بھرے سنسار کے سمندر میں آپ
بشنو بھگوان کی روپ ناؤ کا کے ذریعہ پار کرنے والے ملّاح ہو اس سبب سے میں آپسے پوچھتا ہوں
کہ ہے جگت ہتکاری! میں کس کرم کے ذریعہ اس سنسار روپ دُکھ کے سمدر سے چھوٹکر پہنچ
کرنیوالے اوتّم موکش پد کو پاسکوں گا سو کہیئے! ۔ (۲۳-۲۴) یہ سُنکر ناردجی بولے کہ مایا کیسی
بشنو بھنا ہے! کیسی زبردست ہے! کیا سب کو متعجب کرتی ہے! کیسے تعجب کی بات ہے! بشنو روپ
کلکی جی کے پتا ماتا کو بھی یہ مایا نہیں چھوڑتی ہے۔ (۲۵) پورن نارائن جگت پتی کلکی بھگوان
جن کے پتر ہیں ایسے بشنویش پتر کو چھوڑکر مجھسے موکش مانگنے کی التجا کرتے ہیں ۔ (۲۶)
برھم پتر ناردجی ایسا خیال کر برہم نِش کے پتر بشنویش کو ایکانت میں برہم گیان دینے کے
لئے اسطرح کہنے لگے ۔ (۲۷) ناردجی بولے کہ دیہہ کا ناش ہونے پر جیو پھر
دیہہ دھارن کرنے کی خواہش کرتا ہے۔ ایسا دیکھکر مایا نے جو کہا وہ میں بیان کرتا ہوں
سُنو! اس کو سُن کر مُکتی کی پراپتی ہوتی ہے ۔ (۲۸) بدھصا چل پیدا مایا اپنی خواہش
کے بموجب استری کا روپ رکھکر کہنے لگی ۔ مایا بولی کہ میں مایا ہوں اور میں نے
تجھے چھوڑ دیا ہے۔ پھر تو کیوں جینے کی خواہش کرتا ہے؟ ۔ (۲۹) یہ سُنکر جیو بولا کہ

ہے مایا! میں جیون دھارن نہیں کرتا ہوں کیونکہ نشچے ہی جیو کا بھید ہے اور
۔ (۲۹) اس ابھمان کے ذریعہ بھید گیان ہوئے بنا دیہہ کسطور پر دھارن ہوسکتی ہے ۔ (۳۰)
یہ سُن مایا بولی کہ دیہہ دھارن کرنے پر دیہہ کے میل سے جسطرح بھید گیان ہوتا ہے اُسیطرح کی
عقل تمھاری اسوقت کیوں ہو رہی ہے؟ اصل مایا کی مطیع ہے اسوقت بغیر مایا کے تمھاری صورت کیسی ہو رہی ہے؟ (۳۱)

نے طرح طرح کے چابنے لایق چوسنے لایق چاٹنے لایق پینے لایق بھرے پوری حلوا - کیوڑہ
پھل مول اور اور طرح طرح کے پدارتھوں سے خوب اچھی طرح سے بھوجن کرایا یہ یگیہ پوری طور سے
پورا ہوا - اس یگیہ میں اگنی پاک کرنیوالا۔ ورن جل دینے والا اور بایو پرسنے والا ہوا -
کنول ورن نین کلکی بھگوان نے حسب دلخواہ عمدہ عمدہ کھانوں وغیرہ کے ذریعہ ناچنے گانے
اور باجوں کے ذریعہ اسطرح کے ہر ایک یگیہ میں کئی ہوئے طرح طرح کے اتسووں کے ذریعہ سب کو
بہت خوش کیا اور اُن کلکی جی نے بچے بڑے اور عورتوں وغیرہ سب ہی کو اُنکے حسب دلخواہ روپیہ
دیکر اُنکی ہر طور کی تعظیم و تکریم اور اُنکا آدر کیا - (۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳) رمبھا نامک اپسرا ناچنے لگی
نندی باجا بجاکر تال دینے لگا - ہوہو نام والا گندھرب گانے لگا - اُن ترلوکی ناتھ کلکی بھگوان
نے براہمن وغیرہ ست پاتروں کو زیادہ دھن دیا - (۱۴) پھر پتا سے اجازت لیکر کلکی جی
گنگا کے کنارے پر رہنے لگے اُدھر وشنو یش کی سبھا میں براہمن اور پنڈت لوگ اگلے
راجاؤں کے دلچسپ حالات بیان کر کے سب کو خوش کرتے ہوئے اور ہنستے ہوئے
سبھا کو رونق دے رہے تھے اُسیوقت میں جن کا دیوتا پوجن کرتے ہیں مہرشی نارد جی
اور تمبرو وہاں آئے - (۱۵ - ۱۶) پرم تیسوی وشنو یش نے اُنہیں خوش ہوکر اُن دونوں
مہرشیوں کا پوری طور سے پوجن کیا اور اُتم روپ تن کا پوجن کرنے کے بعد عاجزی بھرے ہوئے
دل وشنو بھگت بین لئے مہا منی نارد جی سے بہت خوشی سے کہنے لگے - (۱۷) وشنو یش
بولے - میرا کیسا اچھا نصیب ہے؟ میرا صدہا جنموں کا اکٹھا کیا ہوا بھاگیہ کیسا عجیب ہے؟ آپ پورن
روپ ہو ہماری مکتی کے لئے ہی آپکا درشن ہوا - (۱۸) آج آپکا درشن اور پوجن کرنے سے میرے پتر
ترپت ہو گئے - میں نے جو اگنی میں آہوتی دی تھیں وہ آج سپھل ہوئیں
آج ہمارے دیوتا بھی خوش ہو گئے - (۱۹) جن کا پوجن کرنے سے وشنو بھگوان خوش
ہوتے ہیں - جن کا درشن کرنے سے پھر سنسار میں جنم نہیں ہوتا ہے - جن کو چھونے
سے پاپوں کے ڈھیروں کا ناش ہو جاتا ہے ایسے سادھوؤں کا ملنا کیسا عجیب ہے؟ - (۲۰)

بن میں کوکامکھ نامک مقام میں تپسیا کرکے شری ہری کا دھیان کرتا ہوا سودرشن چکر سے مارا جاکر بیکنٹھ دھام کو چلا گیا۔ (۱۵)

سولھواں ادھیائے

سوت جی کہتے ہیں کہ ہے برہمنو! میں نے تمہارے لئے یہ راجہ شششی دھوج کا ماجرا کہا ہے۔ ہے رشیو! اب میں پھر کلکی بھگوان کا عجائب روایت تمہارے لئے بیان کرتا ہوں سو سنو (۱) کلکی جی کے راج سنگھاسن پر بیٹھنے پر وید۔ دھرم۔ ستجگ۔ دیوتا اور استھاور جنگم ساری جیو خوش اور قوی دل ہوئے اور پورے کامیاب ہوئے۔ (۲) کلجگ کے پوجاری براہمن طرح طرح کے زیوروں سے آراستہ کی ہوئی دیوتاؤں کی مورتیوں میں بازیگر کیطرح بیوپار کرتے تھے یعنی جھوٹی باتوں سے دہوکا دینے والے ہوتے تھے سو اسوقت بلاکپٹ کے بیوپار کرنے والے ہو گئے اسوقت اور کہیں بھی مایا موہ کے بھرے ہوئے سادہوؤں کو دہوکا دینے والے پاکھنڈی نہیں رہے۔ کلکی جی کے راجہ ہونے پر سب انگوں میں تلک لگانے لگے۔ (۳) (۴) اسطور سے کلکی جی پدما اور رما سمیت سنبھل گانوں میں رہنے لگے۔ ایکبار انکے باپ نے اُن سے کہا کہ دیوتا جگت کا ہت کرتے ہیں اسواسطے دیوتاؤں کے لئے تم یگیہ کرو! (۵) کلکی جی پتا کا بچن سن کر دل میں بہت خوش ہوئے اور کمال عاجزی سے کہنے لگے کہ میں دھرم۔ کام اور ارتھ کی سدھی کے لئے کرم کانڈ میں بیان کئے ہوئے راجسویہ اشومیدھ اور بہت طرح کے بڑے بڑے یگیوں کے ذریعہ یگیہ پتی شری ہری کی اُپاسنا کرونگا۔ (۶۔۷) ازاں بعد کلکی بھگوان نے کرپ۔ رام۔ بیاس۔ بششٹ۔ دھومیہ۔ اکرت برن۔ اشوتھاما۔ مدھو چھند۔ مندپال وغیرہ مہرشیوں کو اور وید کے پارگامی مہاتما براہمنوں کی پوجا کرکے گنگا جمنا کے بیچ میں یگیہ کے رشتے دکشت اور اسنان ہو کر دکشنا دی۔ (۸۔۹) پھر ان کلکی بھگوان

جو پورن بھاؤ سے پراپت ہوتی ہے۔ جو ادویت بھاؤ سے پراپت ہوتی ہے۔ جو پناہ لانیوالونکی
پرورش کرتی ہے جو دُنیا کی ابتدا۔ درمیان اور اخیر یعنی سب وقتوں میں موجود اور ظاہر رہتی ہے
جو دیوتا۔ انسان۔ پرند۔ چرند وغیرہ طرح طرح کی صورت سے ظاہر ہوکر جلوہ دکھا رہی ہے۔ جو سب کا
بھروسہ اور برہم روپ ہے تس بھگوتی کو میں نمسکار کرتا ہوں۔ (۷) جس کی ہونی میں ترلوکی
پنچ بھوت کے ذریعہ پرکاشمان ہو رہی ہے جسکے حکم کے بغیر کال۔ دیو۔ کرم وغیرہ کچھ بھی ظاہر
نہیں ہوتا ہے تس سب سریشٹا (تمام) سرپادھاری بھگوتی کو نمسکار کرتا ہوں۔ (۸) جسکے ہونے
سے زمین میں گندھ۔ جل میں رس۔ تیج میں روپ۔ ہوا میں سپرش (چھونا)۔ خلا میں آواز وغیرہ
طرح طرح کے عجائبات ظہور پا رہے ہیں تس بشوپا اپنی بشوروپا بھگوتی کو میں نمسکار کرتا ہوں۔ (۹)
تم برھما کی انگ سروپ سرسوتی ہو۔ تم رودر کی رودرانی ہو۔ تم نارائن کی لکشمی ہو۔ اور سورگ کے
اندر کی شریشٹ استری ہو اندرانی ہو۔ ہے مائیے! تم بشوروپ سے پرکاشمان ہو رہی ہو۔ (۱۰)
تم بال دستھا میں بالک روپ ہو۔ تم یوبن ادستھا (جوانی) میں یُوتی (جوان عورت) روپ ہو۔ تم استریونکی بردھ اوستھا
میں بردھا روپ ہو (استری ماتر تمہارا ہی پرکاش ہے) تم کال سروپ ہو۔ تم کام روپ ہو
مُنی لوگ قسم قسم کے یگیہ اور یوگوں کے ذریعہ تمہاری آپاسنا کرتے ہیں۔ تم گیان سے پیدے
ہوکر شوبھا کو پراپت ہوتی ہو۔ (۱۱) بھگت پُرش تم سے بردان مانگتے ہیں۔ تم بھگتوں کو
بردان دیتی ہو۔ تم لوگوں کو سدھی دیتی ہو۔ تم ہی برتا۔ دھنیا۔ لوک ماتیا۔ سوکنیا۔ چنڈی
درگا۔ کالکا وغیرہ قسم قسم کے اور طرح طرح کے دیش اور طرح طرح کے لباسوں سے جلوہ دکھا رہی ہو۔ (۱۲)
ہے جگت کی آدی روپا ہے دیوی! جب کوئی پُرش اپنے دل میں دیوتاؤں کے پرنام
کئے ہوئے تمہارے چرن کنولوں کا صدق دل سے دھیان کرتا ہے یا جب کوئی
اپنے کانوں سے تمہارے پاک ناموں کو سُنتا ہے تو اُسکو دھرم سمپدا کی پراپتی ہوتی ہے
اور وہ سب طرح کی سدھی حاصل کر لیتا ہے۔ (۱۳) شری شُکدیو جی نے یہ پوترمایا کا استوتر کہا ہے
راجہ شستی دہوج مہرشی مارکنڈے جی کے یہ مایا کا استوتر پاکر سدھی کو پراپت ہوگیا۔ (۱۴) پھر راجہ شستی دہوج

اور بیان کر کے اور شری ہری کا پوجن کر کے اوقات بسر کرنے لگے۔ (۳۳)

پندرہواں ادھیائے

شونک بولے کہ ہے سوت جی مہاراج! راجہ شتی دھوج مایا کی استتی کر کے کہاں چلے گئے؟ ہے سوت جی! آپ تتوں کو جاننے والے ہو۔ اس لئے مایا کی استتی کس طرح ہے سو بیان کرو۔ مایا کی کتھا اور وشنو بھگوان کی کتھا جدا نہیں ہے اس سبب سے پاپوں کو دور کرنے کے واسطے آپ اُس مایا کی استتی بیان فرمائیے۔ (۱) یہ سُن سوت جی بولے کہ ہے منیو! مہرشی مارکنڈے جی کے سوال کرنے پر پاک دل والے شنکد یوجی نے بہت ہی اُتم مایا کی استتی تن کے لئے بیان کی تھی میں اس وقت وہی مایا کی استتی بیان کرتا ہوں وہ سُنیئے۔ (۲) میں نے جسکو پڑھا اور سُنا ہے اور جس کے پڑھنے اور سُننے سے لوگوں کی تمام مُرادیں حاصل ہو جاتی ہیں جسکے سُننے پڑھنے وغیرہ سے سارے پاپ اور تاپ دور ہو جاتے ہیں وہ مایا کی استتی میں بیان کرتا ہوں سُنیئے۔ (۳) مارکنڈے جی کے سوال کرنے پر شری شنکد یوجی کہنے لگے کہ وشنو بھگوان کا پورا بھگت راجہ شتی دھوج اپنے مہلات وغیرہ کو چھوڑ کر سنسار کے بندھن سے چھوٹنے کی غرض سے مایا کی استتی کرنے لگا۔ (۴) راجہ شتی دھوج بولا کہ جو (ہرینگ) (ہریں) بیج روپ ہے جو شدھ سروپ ہے جس سے برہما وشنو اور مہادیو جی وغیرہ کی پیدائش ہوئی ہے جسکا چاروں وید بیان کرتے ہیں جو سوکشم اور سوا روپ ہے۔ جس کی گلتا میں پنچ بھوت اور پنچ تماتر رہتے ہیں دیوتا۔ گندھرب اور سدھ گن جسکا پوجن کرتے ہیں اس بھگوتی (مایا) کو میں نمسکار کرتا ہوں۔ (۵) جو لوک سے پرے ہے جس سے دویت بھاو کا آروپن کیا جاتا ہے بیاس نتا وغیرہ مہرشی جسکو پرنام کرتے ہیں گیانی لوگ جسکی استتی کرتے ہیں جس کال کو اننگ میں گھومتی رہتی ہے جسکی کلا کی لیلا جو سنسار سمندر میں پیدا ہوتی ہے ۔۔۔ (۶)

مہامنی کا پتر امرش ہوا۔ امرش کا پتر دھی مان سہسر نامک ہوا اُسکا پتر پرسیدہ اسی نامک ہوا۔ (۲۲) جس کے بنش میں بہت سے اسی نام والے راجاؤں کی پیدائش ہوئی تس راج سنگھ مشہور کو اجودھیاپوری کا راج تلک دیکر ہنستری ہری انہوں کو ساتھ میں ساتھ میں لئے ہوئے متھراپوری میں گئے اور تن مہا پربھو نے راجہ سورج کیتو کو متھراپوری کے راجیہ میں تخت نشین کردیا۔ (۲۳-۲۴) پھر بارن وت میں گئے وہاں دیوی کو راجہ بناکر اُس کو آتھل۔ بربتھل۔ مالکند۔ ہستناپور۔ بارن دت ان پانچ دیسوں کا مالک بناکر ہنستری ہری سنبھل کو چلے آئے پھر بعد از تس ہنستری ہری نے کپی کو شومبھ ہر اگیہ کو پونڈ اور سومنت کو پولند اور مگدہ دیش دیدیا۔ (۲۵-۲۶) زاں بعد جگد یشور کلکی بھگوان نے اپنے گوتر کے لوگوں کو کیکٹ۔ مدھیہ کرناٹک۔ اندھر اور اوڈر یہ سب ملک دیدئے۔ (۲۷) پھر بڑے تیجوان کلکی بھگوان نے اپنے آپ سنبھل نگر میں رہ کر لیتا کہ بوپ کو کنک دیش اور کپال دیش دیدیا۔ (۲۸) پھر تن کلکی بھگوان نے دوارکا کے علاوہ میں چوڑل۔ بربر اور کرودیش۔ کرت برما وغیرہ پتروں کو دیدئے۔ (۲۹) اور پوری بھگت پتا کو دھن اور رتن دئے پھر سنبھل کے رہنے والے رعایا کے لوگوں کو سب طرح سے آنند دیتے ہوئے گرہستھ آشرم میں رہ کر رما اور پدما کے ساتھ آنند کے ساتھ وقت گذارنے لگے۔ ترلوکی میں ستجگ چھا گیا۔ (۳۰-۳۱) دیوتا لوگ شاستر میں کہے ہوئے طریق کے بموجب پرانیوں کو پھل دیتے ہوئے سب کے سب پھرنے لگے زمین میں سب قسم کے اناج وغیرہ پیدا ہونے لگے۔ سب جگہ کے سب لوگ خوش اور قوی دل ہوگئے سختی۔ چوری۔ جھوٹ بولنا۔ جھوٹا بیوہار۔ فساد اور جھگڑے یہ سب زمین سے اٹھ گئے۔ (۳۲) براہمن لوگ وید پڑھنے میں مشغول ہوگئے۔ عورتیں نیک راچھی کام کرنیوالی سداچرن کرنیوالی۔ برت دھارن کرنیوالی پوجا ہون کرنے میں مشغول اور پتی برتا دھرم دھارن کرنیوالی ہوگئیں۔ چھتری لوگ یگیہ وغیرہ کرنے لگے ویشیہ لوگ بشنو بھگوان کی پوجا کرنے میں مشغول رہکر دھرم کی بموجب دھن کا بیوہار کرکے جیووں کا نرباہ کرنے لگے اور شودر لوگ دوجوں کی سیوا کرنے میں مشغول ہوکر اور شری ہری کی کتھا کو سنکر

غمگین ہوں کیونکہ مجھے دیوتا۔ دیت اور انسان وغیرہ کسی کے اپنی محبت کی امید نہیں ہے۔
اسوقت میں آپکی توجہ سے امرت سے سینچے ہوئے کی مانند ہوئی ہوں۔ میں آپکو نمسکار کرتی ہوں
۔ (۱۱) اِس سنسار میں میں زہرآلودہ نگاہ والی اور بڑی بدنصیب ہوں۔ آپکی نگاہ آب حیات
کی تاثیر رکھنے والی ہے میں نے ایسی کون سی تپسیا کری تھی جس سے آپکے ساتھ ملنا ہوا۔
(۱۲) یہ سُن کر کلکی بھگوان بولے کہ سوندروتی! تو کون ہے؟ کس کی کنیا ہے؟ تیری یہ حالت کس
سبب سے ہے؟ تو نے ایسا کون سا کام کیا تھا جس سے تیری نگاہ زہر برسانیوالی ہوگئی؟
(۱۳) یہ سُن کر بِشِ کنیا بولی کہ ہے مہاتمے! میں چترگریو نامک گندھرب کی استری ہوں میرا
سُلوچنا ہے۔ میں اپنے پتی کا دل بہت خوش کرتی ہوں۔ (۱۴) ایکبار میں اپنے پتی کے
ہمراہ بوان پر بیٹھ کر گندمادن پہاڑ کی کھوہوں میں گئی اور ایک پتھر کی سلا پر بیٹھ کر بہار وغیرہ
کرنے لگی۔ (۱۵) اُسوقت وہاں پر میں نے یکش مُنی کو قوی تندرست اور ہوشیار دیکھ کر اپنے
خوبصورت پن کے غرور سے ترچھی نگاہ کر کے اُن کو بُرا بھلا کہا۔ (۱۶) مہرشی یکش نے میرے
منہ سے بیعزتی کے بھرے ہوئے سخت اور نامعقول کلمات سُنکر غضبناک ہو کر مجھے بددعا دی
اُنکی بددعا سے ہی میں زہرآلود نگاہ والی ہو گئی ہوں۔ (۱۷) زاں بعد مجھ سانپوں سے
محفوظ کی ہوئی اِس کانچنی نامک نگری میں ناگنیوں میں ڈالدیا۔ بہت ہی بدنصیب میں پتی
سے جُدا ہو کر نظر سے زہر برساتی ہوں۔ یہاں تن تنہا رہتی ہوں۔ (۱۸) میں نہیں جان سکتی
کہ میں نے ایسی کون سی تپسیا کری تھی جو مجھے آپکا درشن ہوا۔ آپکے درشن سے اب میں شراپ
سے چھوٹ گئی۔ اسوقت میری نگاہ بھی امرت برسانیوالی ہوگئی سو اب میں پتی کے پاس
جاتی ہوں۔ (۱۹) دیکھو کیسے تعجب کی بات ہے۔ سادہو پُرشوں کی خوشی کا نتیجہ ترقی دینیوالا
ہے کیونکہ رشی کا شراپ ہونے کے سبب شراپ سے چھوٹتے وقت مجھے آپکے چرن کملوں کا
درشن ہوا۔ (۲۰) وہ بِش کنیا اِس قسم کی گفتگو کر کے سورج کی سمان تیجوان بوان پر بیٹھ کر
سورگ لوک کو چلی گئی اور کلکی بھگوان نے مہامتی نامک راجہ کو اس کانچن پوری کا مالک بنا دیا۔ (۲۱)

سوت جی کہتے ہیں کہ ہے رشیو! ازاں بعد بڑے تیجوان کلکی بھگوان قسم قسم کی باتوں سے اپنے خسر راجہ ششی دہوج کو خوش کر کے راجاؤں سمیت چلے گئے ۔ (۱) راجہ ششی دہوج بھی کلکی بھگوان سے بھینٹ بر پاکر ماہیشوری جہا یا کی آسکتی سے مایا روپی بھاؤں سے چھٹکر اپنی پریہ استری سمیت بن کو چلا گیا ۔ (۲) ازاں بعد کلکی بھگوان اپنی فوج کے گروہ سمیت کانچنی نامک نگری میں گئے وہ نگری پہاڑ اور قلعوں سے گھری ہوئی اور زہریلے زہر کے برسانیوالے سانپوں سے محفوظ تھی ۔ (۳) ادھر بھی راجاؤں کو جیتنے والے سندر روپ کلکی بھگوان اپنی فوج سمیت اس دشوار گذار قلعہ کو توڑ کر نگری میں گھس گئے ۔ (۴) اور دیکھا کہ وہ بستی قسم قسم کی منیوں اور سونے کی ڈھیریوں سے آراستہ تھی ۔ اس نگری کے ہر ایک مقام میں ناگ کنیا رہتی تھیں بیچ بیچ میں کلپ برکش رونق پا رہے تھے مگر وہاں آدمی ایک بھی نہ تھا ۔ (۵) کلکی بھگوان یہ تمام ماجرا عجائب غرائب دیکھکر ہنستے ہوئے راجاؤں سے کہنے لگے کہ دیکھو! یہ سانپوں کی بستی ہے اور کیسی اعلیٰ درجہ کی خوبصورت ہے یہ مقام انسانوں کو بہت ہی خوف دینیوالا ہے اسمیں صرف ناگ کنیائیں رہتی ہیں اس نگری میں آگے کو چلیں یا نہیں؟ سو کہو ۔ (۶) لکشمی پتی پربھو شری ہری اور راجوں نے مشورہ کیا لیکن اسبارہ میں کہ اس معاملہ میں کیا کرنا چاہیئے کوئی انتظام نہ کر سکے تب تو فکر کرنے لگے اسیوقت آکاش بانی ہوئی کہ (۷) اس نگری میں فوج سمیت جانا تمھیں مناسب نہیں ہے کیونکہ اس کے اندر رہنے والی بش کنیا کی نظر پڑتے ہی سوائے تمھارے اور سب مر جائیں گے ۔ (۸) کلکی بھگوان ایسی آکاش بانی سنکر فوراً ہی ہاتھ میں تلوار لے گھوڑے پر سوار ہو گئے اور طوطے کو ساتھ میں لیکر اکیلے ہی چلدئے ۔ (۹) کچھ دور جاکر کلکی بھگوان نے ایک اپورب کنیا دیکھی جسکو دیکھکر بڑے مستقل مزاج گیانیوں کا بھی استقلال جاتا رہے وہ کنیا بڑی روپ والی رمانا تھ کلکی بھگوان کو دیکھکر کہنے لگی ۔ (۱۰) بش کنیا بولی کہ اس جگت میں بڑے بڑے بہادر صدہا راجے اور اور بھی بہت سے آدمی میرے دیکھنے سے مردہ ہوکر طعمہ اجل ہو گئے اس سبب ہی میں بہت

سمیت شری کرشن چندر کا درشن کرتے کرتے پرانوں کو چھوڑ کر مکتی پاگیا ۔ (۲۸) لیکن آپ
رشی راج جامبوان نے مہر کرشن چندر کی نو دربا دل سمان شیام مورتی کا درشن کر کے
اُنکو منی اور ساتھ میں اپنی جامبوتی نامک کنیا دیدی تھی ۔ (۲۹) سو شری کرشن بھگوان
نے منی اور جامبوتی کو لئے ہوئے دوارکا میں آئے مجھے سبھا میں بلایا اور اُسوقت اُنھوں
نے وہ منی جسکا ملنا مہرشیوں کو بھی مشکل تھا مجھے دی ۔ (۳۰) اُسوقت میں نے
بہت ہی شرمندہ ہو کر وہ منی اور ستیہ بھاما نامک اپنی کنیا شری کرشن چندر کو دیدی
شری کرشن چندر نے دونوں کی خوبصورتی کو دیکھکر اُنھیں منظور فرمالیا ۔ (۳۱) کچھ دنوں
بعد پربھو شری کرشن چندر میرے پاس منی رکھکر ستیہ بھاما کو ساتھ میں لئے ہوئے مقام
ہستناپور کو گئے ۔ (۳۲) سو جب شری کرشن چندر ہستناپور کو چلے گئے تب شت دھنوا
نامک راجہ نے مجھے مار ڈالکر منی لے لی اس سبب سے ہی بھگوان نے پہلے اوتار میں جو جو
چرتر کئے تھے وہ مجھے سب معلوم ہیں ۔ (۳۳) میں نے شری کرشن چندر کو ناحق کلنک
لگایا تھا اس سبب سے اُس جنم میں میری مکتی نہیں ہوئی اس سبب سے میں اس جنم
میں کلکی روپ پرماتما شری کرشن چندر کو ستیہ بھامارو پا اپنی کنیا رتنا نامک دے کر
اچھی گتی کو حاصل کرونگا ۔ (۳۴) میں نے بھی چاہا تھا کہ سو درشن چکر کے ذریعہ میری
موت ہووے سو کلکی بھگوان کے ساتھ لڑائی میں مارے جانے سے مکتی ہو جاویگی ایسا [غالباً]
سوچکر میں لڑائی کرنے میں مشغول ہوا تھا ۔ (۳۵) جگت پتی پربھو کلکی بھگوان اسطرح
خسر کا قول سن کر دھرم کے خوف اور شرم سے سر نیچے کو کر کے بیٹھ گئے ۔ (۳۶) اس تعجب انگیز بیان
ماجرا کو سن کر سبھا میں بیٹھے ہوئے راجہ لوگ متحیر ہو گئے اور بہت خوش ہوئی جو رشی گن کلکی بھگوان کے گنوں
کو سنکر بدرجہ کمال خوش ہو گئے ۔ شری بیاس جی شکدیو جی سے کہتے ہیں کہ ہم کی کہی ہوئی اس دیا کتھا کو جو کوئی سنیگا وہ ہر طرح کے
سکھ پاکر آخر کار موکش ہو جائیگا ۔ (۳۷)

چودہواں ادھیاے

یعنی سمدر کے اوتر کے کنارہ پر دوبدی نام والا بندر ہے اسطرح لکھے ہوئے منتر کو جو شخص
دیکھے گا اُس کو آسیب الاستجار نہ آئیگا۔ (۱۷) جو شخص اس منتر کو تاڑ کے پتہ پر لکھکر اپنے
روزانہ آسیب
گھر کے دروازے پر لگا دیگا اور جو اُسے دیکھے گا اسکا بیماری سے آسیب الاستجار جاتا رہیگا۔
(۱۸) دوبدی بندر لکشمن جی سے یہ بردان پاکر تندرست اور اچھی طور سے بہت دیر تک زندہ رہا
پھر بہت دیر کے بعد بلرام جی کے شستر سے مارا جاکر بندر کے قالب سے آزاد ہوگیا۔ (۱۹)
اسیطرح اپنی خواہش کے بموجب سوت جی کے لڑکے لومہرشن نیم سار میں بلرام جی کے
استر سے مارے گئے۔ (۲۰) ہے راجاؤ! پہلے جسوقت بشنو بھگوان نے باون اوتار
لیا تھا اُس وقت جب اُنھوں نے اپنے تین قدموں سے ساری ترلوکی کو گھیر لیا تھا اُسوقت
جامبوان نے اُنکے اوپر کو اُٹھے ہوئے قدم کو پرکرما دی۔ (۲۱) باون بھگوان نے من کی
مانند اسکو بہت فکر مند دیکھکر دل میں خوشی مانکر کہا تھا کہ ہے رشی پت اِتم بڑی زبردست
ہو مجھسے بردان مانگو۔ (۲۲) برہما جی کے انش سے پیدا ہوا جامبوان یہ بات سُنکر خوش
ہوا اور کہا کہ مجھے یہ بردان دو کہ آپکے چکر سے میں مارا جاؤں۔ (۲۳) باون بھگوان اس
طرح کے جامبوان کے کہنے کو سُنکر کہنے لگے کہ میں جسوقت کرشن اوتار لونگا تب میرے چکر سے
نام اوتار
تمھارا سر کٹے گا اور تم کو مکتی حاصل ہوگی۔ (۲۴) سو جب سری کرشن اوتار ہوا تب میں
ستراجت نامی راجہ ہوا میں سورج کی آرادھنا کیا کرتا تھا اُسوقت مجھسے منی کے سبب سے کرشن
پوجنا
چندر کو ایک کلنک لگ گیا۔ (۲۵) سب سے چھوٹے بھائی کا نام پرسین تھا ایک سنگھ نے
منی کے لئے میرے چھوٹے بھائی کو مار ڈالا وہ سنگھ بھی منی کے واسطے جامبوان سے مارا گیا
(۲۶) بڑے تیجوان سری کرشن بھگوان کلنک سے خوف زدہ ہوکر منی کی تلاش کرنے
لگے پھر ایک گوپھا میں جامبوان کے ساتھ اُن سری کرشن چندر کی لڑائی ہوئی (۲۷)
اُس وقت جامبوان نے اپنے پربھو کو پہچان لیا۔ اور پھر
سری کرشن چندر بھگوان کے چکر سے اُسکا سر کٹا۔ جامبوان لکشمن جی

پرورش کریں گے ۔ (۳) ہے دیودیوا میرا جو مقصد ہے سو آپ جانتے ہی ہیں پہلے اوتار میں آپنے
جامبوان اور دودبدی نامی بندروں کا قتل کیا تھا وہ بھی آپکو یاد ہی ہے ۔ (۴) جب راجہ ششٹی دہموج
یہ کہتا کہکر اِستری سمیت جلنے کو آمادہ ہوا اُس وقت کلکی بھگوان نے شرم سے سر نیچے کو کرلیا
سو اُس وقت راجے لوگ اِسکا سبب معلوم کرنے کی خواہش سے کہنے لگے کہ (۵) ہے ناتھ! راجہ
ششٹی دہموج نے کیا بات کہی؟ اور آپ نے اُسکو سنکر سر نیچے کو کیوں کرلیا؟ سو ہم سے کہکر آپ ہمارے
تفکر کو دور کیجئے ۔ (۶) یہ سُن کلکی جی بولے کہ ہے راجاؤ! آپ اس ششٹی دہموج راجہ سے ہی اِسکا
سبب پوچھو یہ تمہارا فکر دور کریں گے کیونکہ یہ بڑے گیانی اور میرے پرم بھگت ہیں ۔ (۷)
راجہ لوگ کلکی جی کا یہ کلام سُن کر اُنکی اجازت کی بموجب قرینہ طرب ہوکر راجہ ششٹی دہموج سے پھر کہنے
لگے ۔ (۸) راجے بولے کہ ہے ششٹی دہموج جی! آپ بڑے بدھی وان اور راجہ ہو تم نے اِسوقت
کیا بات کہی اور تمہاری بات کو سُن کر کلکی جی نے نیچے کو سر کیوں کرلیا؟ (۹) یہ سُن راجہ ششٹی دہموج
بولا کہ پہلے جسوقت راما اوتار ہوا تھا تب لکشمن جی نے میگھناد کو مارا تھا سو لکشمن جی کے ہاتھ سے مرنے
کے سبب وہ سخت راکشس کی جون سے چھوٹ گیا ۔ (۱۰) میگھناد کا قتل کرنے سے لکشمن جی کے جسم میں
ایک تیز بخار اثر کرگیا اُس سے لکشمن جی کو غشی وغیرہ ہونے لگی ۔ (۱۱) آشوِنی کمار کے بنس میں
پیدا شدہ بید یہ ور دودبدی نامی بندر نے لکشمن جی کو بہت پریشان دیکھکر ایک منتر سُنایا ۔ (۱۲)
اور اُس منتر کو لکھکر فوراً شری رامچندر جی کے سامنے اوپر کے مقام میں موجود ہوکر لکشمن جی کو دکھایا
۔ (۱۳) لکشمن جی اُس منتر لکھے ہوئے پتر کو دیکھکر بخار سے نجات پاگئے اور جسم میں توانائی آگئی پھر
لکشمن جی نے اُس دودبدی نامی بندر سے کہا کہ ہے دودبدی تم بر مانگو ۔ (۱۴) یہ بات سُنکر
دودبدی دلمیں بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ میں یہ بر مانگتا ہوں کہ آپکے ہاتھ سے مروں اور
اس بندر کے قالب سے چھوٹ جاؤں ۔ (۱۵) یہ سُنکر لکشمن جی بولے کہ میں دوسرے
جنم میں بلرام روپ سے اوتار لونگا اُس وقت میرے ہاتھ سے تمہارا بندر کا قالب چھوٹ جاویگا

"समुद्रस्योत्तरे तीरे द्विविदो नाम वानरः" (۱۶)

بھکت پرش بھی شری ہری کے دوسرے روپ ہوتے ہیں۔ سارے چھبیس اور تیر تھوں کو بھی پوتر کرتے ہیں ہمیشہ دھرم کے کام کرنے میں مصروف رہتے ہیں سارا سار پدارتھوں کو بھلی بھانت جانتے ہیں اور انکی ہی بھیو بیوک روپ دو مورتی ہیں۔ (۲۴) جسطرح بھگوان شری کرشن چندر جی کا اوتار ہوا تھا اسیطور انکے بھکت بھی وقت کے لحاظ سے اوتار لیا کرتے ہیں اسطرح وہ شری کرشن بھگوان جو بھکتوں کی آنکھوں میں نشش روپ سے موجود رہتے ہیں سو انکی لیلا اننت ہے۔ (۲۵) بسنشٹ جی نے مکت ہو کر بھی جو شریر دھارن کیا اُسکا بھی سبب یہی ہے۔ ہے راجاؤ! یہ بھگتی اور بھگتوں کا مہاتم میں نے تمہارے لئے بیان کیا۔ (۲۶) اسکو سنکر فوراً انسان کے سارے پاپ دور ہو جاتے ہیں اور شری ہری کے ویشے بھگتی پڑھتی ہے اندریوں کے ادھشٹھاتر دیوتاؤں کا سکھ اور آنند ترقی کرتا ہے راگ دویش وغیرہ سارے دوش دور ہوتے ہیں اور مایا سوہ وغیرہ کا ناش ہوتا ہے۔ (۲۷) ترلوکی کے رہنے والے ویدویاس وغیرہ منی گن۔ وید پوران اور انکوں شاستروں کی نرمل بیا کھیا روپ امرت کے سمندر کو متھ کر اسمیں سے نکلے ہوئے سنسار بندھن سے چھوٹا ہوا لے اننیہ بھگتی روپ تازے اور سو چھ مکھن کو حاصل کر کے ترلوکی میں شری کرشن بھگوان کی سمان ہو گئے۔

تیرہواں ادھیاء

سوت جی کہتے ہیں کہ ہے رشیو! خوشدل راجہ شتی دہوج سبھا میں موجود لوگوں کو قریب اپنا حال بیان کرکے ہاتھ جوڑ کر کلکی بھگوان سے کہنے لگا۔ (۱) راجہ شتی دہوج بولا کہ ہے میرے اتم ترلوکی کے ناتھ ہو یہ سب راجے آپ کے ہی سہاری ہیں اور ان راجاؤں کو اور مجھے اپنا فرماں بردار خیال کیجئے۔ (۲) میں اب لوگوں کا دلپسند جو ہردوار ہے وہاں عبادت کرنے کے لئے جاتا ہوں یہ سب میرے بیٹے پوتے وغیرہ آپکے بھروسہ پر ہیں آپ ہی انکی

اسطرح بھگوتی مایا کا اُلٹین کر غلام اور آقا کے طریقہ سے پوجن کر کے بھگت پرش خوش
ہوتا ہے اور کسی طریق سے آرام نصیب نہیں ہو سکتا ہے۔ (۱۴) یہ سُن راجہ بولے کہ
کہے راجن شُشتی دہوج اِنمی راجہ نے گرو بسشٹ کی بد دعا سے قالب چھوڑ دیا تھا لیکن لیش
کرموں کے بھوگنے کے مقام یعنی جسم میں تن راجہ نمی کو کسطرح ویراگیہ ہوا؟ یعنی یگیہ کے اخیر میں
دیوتاؤں نے خوش ہوکر اُنکو شراپ سے چھٹا دیا تھا اور دیگر قالب میں روح لیجانیکی اجازت
دی تھی پھر کسطرح سے اور کیوں راجہ نمی نے چھوڑے ہوئے جسم میں داخل ہونیکو منظور نہ کیا؟
(۱۵) اور سُننے میں آیا ہے کہ مہرشی بسشٹ جی نے اپنے چیلے نمی راجہ کے شراپ سے
قالب کو چھوڑ دیا اور پھر اُسمیں داخل ہو گیا ہے راجن! بھگت پرش مکت ہو جاتا ہے سو مکت پرش
کسطرح پھر جنم لیتا ہے۔ (۱۶) اس بارہ میں بھگوان کی مایا کو جاننا گیانیوں کو بھی بہت
دشوار ہے یہ مایا طرح طرحکے اندرجال کیطرح دُنیا کو ہمیشہ موہ میں ڈالی رکھتی ہے۔ (۱۷) جواب
دینے میں بڑا حاضر جواب راجہ شُشتی دہوج اُن کا یہ کلام سُنکر بھکتی بھرے ہوئے دلمیں خوش
ہوکر بولا۔ (۱۸) شُشتی دہوج بولا کہ تیرتھ چھیتر وغیرہ کے درشن کے پھل سے بہت سے جنموں میں
ایشور پرماتما کی عنایت سے جیو کو سادھو پرشوں کا ست سنگ نصیب ہوتا ہے سادھو
پرشوں کا سنگ ہونیسے ہی ایشور کا درشن ہوتا ہے۔ (۱۹) پھر وہ بھگت پرش وشنولوک میں جاکر
آدر بھری ہوئی دل سے بھگوان کا بھجن کرتا ہے اسواسطے جیو انویم بستوؤں کا بھوگ کرکے پھر دُنیا
میں بھگت ہوتا ہے۔ (۲۰) جو لوگ رجوگنی ہوتے ہیں وہ نیم سے پوری کرموں کے ذریعہ سے
ہمیشہ شری ہری کا پوجن کرتے ہیں اور ہمیشہ ہری نام کو گاتے ہیں اور سدا ہی شری ہری
کی صورت کا دھیان کرتے رہتے ہیں۔ (۲۱) بھگوان کے اوتاروں کی لیلائیں کرتی ہیں
ایکادشی وغیرہ ہر ایک برت رکھتے ہیں اُتسب کرتے ہیں بھگوان کی بھکتی اور پوجن
کرنے کے کام میں سدا خوش رہتے ہیں۔ (۲۲) ایسے بھگت پرش اسطرح اچھے کاموں کا پھل
فوراً بھوگتے ہوئے مکتی کی بھی خواہش نہیں کرتے ہیں اور سورگ میں رہ کر چھ جنم لیکر وہ شری ہری کی بھگتی کرتے ہیں (۲۳)

ہنسیا اور دوش بھرسے بیدہ کرنے میں کس طرح مستعد ہوئے سو کہیئے ؟ ۔ (۲) ہم نے دیکھا
ہے کہ اکثر سادھو پُرش پرانوں سے بدھی سے دھن سے اور واکیہ سے بشنو میں پھنسے
ہوئے جیووں کا ہت کرتے ہیں ۔ (۳) یہ سن راجہ شتنی دھوج بولا کہ تم گن روپ
جو ترگن آتما پرکرتی ہے اُسی سے دویت بھاو کی پرپتی ہوتی ہے یہ پرکرتی ہی کام روپنی یعنی
سنکلپ بکلپ روپ ہے اس پرکرتی سے ہی چاروں وید اور تینوں لوک پیدا ہوئے ہیں
۔ (۴) جو بشنیوں کی ابھلاشا کرنیوالے کامی پُرش ہیں اُنکے لیئے وید نے ترلوکی کے دھرم
قایم کرکے ادھرم کا ناش کرنے کو بھکتی پیدا کردی ہے ۔ (۵) وید کے پارنگت بالستاین
وغیرہ رشی اور شسٹیہ وید کی آگیا کے بموجب تن من سے بشنو بھگوان کے ارتھ یگیہ وغیرہ
کرتے ہیں ۔ (۶) میں نے بھی کُش وید کے حکم کی بموجب دھرم کرم کرنے میں مستعد اور
مشغول ہوکر لڑائی کی یعنی میں نے وید کے اصول کے بموجب مارنے کو آتے ہوئے دشمن
کے ساتھ لڑائی کی ۔ (۷) سب ویدوں کے اصول کو جاننے والے بڑے عاقل
ویدویاس جی مہاراج نے کہا ہے کہ جو پُرش نہ مارنے کے لائق ہے اُس کے مارنے
میں جیسا پاپ ہے ویسا ہی جو شخص مارنے کے لائق ہو اُسکو نہ مارنے میں پاپ
ہوتا ہے ۔ (۸) ایسا برتاؤ کرنے پر اتنا ادھرم ہوتا ہے کہ جسکا پرائشچت نہیں ہوسکتا
اس سبب سے میں نے لڑائی میں آپکی فوج کو قتل کرکے دھرم ستجگ و رکلکی جی کو لیکر چلا آیا
میرے خیال میں یہ بھکتی ہی سب سے بڑھکر ہے اس بارہ میں آپکی کیا رائے ہے سو فرمائیے ؟
۔ (۹ ۔ ۱۰) تب میں وید کے احکام کی بموجب جواب دونگا سب جگہ بشنو بھگوان ہی ہیں یہ اصول
اگر ٹھیک ہے تو کون کسکا ناش کرتا ہے ؟ یعنی کوئی کسی کا ناش کرتا ہے اور نہ کوئی نسٹ ہوتا ہے ۔ (۱۱)
مارنیوالا بھی بشنو روپ ہے اور جو مارا جاتا ہے وہ بھی بشنو روپ ہے اس سبب سے نہ کسی نے
مارا اور نہ کوئی مرا ۔ وید کا حکم ہے کہ لڑائی اور یگیہ میں قتل کرنا پاپ میں شمار نہیں ہوتا ۔ (۱۲) پھر تینوں نے
اور ہم انسانوں نے ایسا ہی کہا ہے میں نے بھی اسی طرح بذریعہ لڑائی اور یگیہ کے بشنو بھگوان کا پوجن کیا ہے ۔ (۱۳)

دُنیا میں جن لوگوں کو ددی کا خیال ہو رہا ہے اُن میں جن کو ستو گن کا آدربھاو ہے وہ نرگُنتا
کو حاصل کرتے ہیں۔ جن کو رجو گن حاصل ہوتا ہے اُن کی منتے بھوگ بلا بھلا نتار ہتی ہے اور
جن پُرشوں میں تموگن زیادہ ہے وہ نرک کو بھوگنے والے ہیں۔ (۴۶) بھوگ لگا ہوا پوِتّر
اچھوت اور پوتر بشنو بھگوان کے نیوّدیہ جو بھگت بھوجن کرتے ہیں وہ ہی ساتوِک بھوجن ہے
۔ (۴۷) جو اندریوں کو پرسن کرتا ہے جس سے بیرج اور خون بڑھتا ہے جس سے عمر کی ترقی
ہوتی ہے اور جس سے جسم تندرست رہتا ہے اُس بھوجن کو راجس بھوجن کہتے ہیں۔
(۴۸) اب تامس بھوجن کا بیان کرتے ہیں کٹو۔ کھٹا۔ گرم۔ جلا ہوا اور باسی (رات کا
رکھا ہوا) ایسے بھوجن کو تامس بھوجن کہتے ہیں اور یہ ہی تامسی لوگوں کو پیارا ہوتا ہے۔ (۴۹)
بن میں رہنا ساتوِک ہے۔ گاؤں کا رہنا راجس ہے اور تامس پُرش جوئے کی جگہ میں اور
مدیہ کے مقامات میں رہتے ہیں۔ (۵۰) نہ تو شری ہری کسی بھگت کو کچھ دیتے ہیں اور نہ
وہ بھگت کچھ مانگتا ہے لیکن تو بھی شری ہری اور بھگت پُرش کے باہم کمال محبت معلوم ہوتی ہے
یہ تھوڑے تعجب کی بات نہیں ہے۔ (۵۱) پاک ہے دل جن کا ایسے سنک دیورشی اسطرح کے
بشنو بھگوان کے گُن کو سُن کر بہت خوش ہوئے اور عاجزی بھرے کلام سے استُتی کر کے
اندرلوک کو چلے گئے۔ (۵۲)

بارہواں ادھیائے

راجہ شنتی و مصوج بولا کہ ہے راجا! راجن کے تعجب انگیز فعل قابل بیان ہیں ایسے بھگتوں
اور بھگتی کا حال میں نے تمھارے واسطے بیان کیا۔ اب اور کیا بیان کروں سو کہو! ۔
(۱) یہ سُن راجے بولے کہ ہے راجن! تم بشنو بھگوان کے پرم بھگت ہو اور ہمیشہ سب جانداروں
کی بہتری کرنے کے شغل میں لگے رہتے ہو۔ کسی کو ایذا نہ دینا آپ کا پرم دھرم ہے پھر آپ

اور اگنی پر یعنی سواہا کے درمیان میں نمہ ان لفظوں کا یعنی "اوم نمہ سواہا" اس منتر کا
دل لگا کر سمرن کرے پھر وہ چیلہ یکسوئی قلب سے پاتیہ۔ ارگھیہ۔ اور آچمنیہ وغیرہ سامگری کے ذریعہ اور
نہانے بستر۔ بھوشن وغیرہ کے ذریعہ دل لگا کر عمدہ طریقے سے شری باسدیو بھگوان کے چرن
کنولوں کا پوجن کرے پھر اپنے کنول روپی ہردے میں موجود بڑے خوبصورت سراپا سندر باسدیو بھگوان کا
دھیان کرے۔ (۳۴-۳۵-۳۶) اننیہ بھگتی کو جاننے والا گیانی پرش۔ بانی۔ من اور
بدھی اور اندریوں سمیت آتما کو شری ہری کی نذر کردے۔ (۳۷) اور دیوتاؤں کی مورتیں کلکی سروپ
اننت بشنو بھگوان کے انگ روپ ہیں تن سب دیوتاؤں کو آتما ہی ہیں وہ سب نام کلکی روپ بشنو بھگوان
کے ہی ہیں اُن سے جدا اور کچھ نہیں ہے۔ (۳۸) شری کرشن خدمت کرنیکے لائق ہیں میں خدمت
کرنیوالا ہوں ساری جیو تن شری کرشن چندر کے آتم روپ ہیں گیانی لوگ کہتے ہیں کہ ان ساری
جیووں کی پیدائش جہالت کے جھگڑوں کے سبب ہوتی ہے۔ (۳۹) جو بھگت لوگ ہیں انہیں
بھی جہالت کے جھگڑے کے سبب سیو سیوک روپ دویت بھاؤ رہتا ہے حقیقت میں شری ہری
کے سوائے کہیں کوئی بھی چیز نہیں ہے۔ (۴۰) بھگت پرش تن شری ہری کا سمرن کرے شری
ہری کے نام کا گان کرے جو کچھ کام کرے شری ہری کے سپرد کرکے کرے ایسا کرنے سے بھگت پرش
کو آنند اور سکھ میسر آتا ہے۔ (۴۱) بھگت پرش باولے کیطرح ناچے۔ روے۔ ہنسے۔
شری ہری کا دھیان کرتے ہوئے گشت کرے۔ آتم کا سمرن ہونے کے سبب چپ ہوا کرے
کہیں بھی کسی چیز میں فرق نہ سمجھے۔ (۴۲) اسطرح کی بلا وسواس کی ہوئی بھگوت بھگتی دیوتاؤں کو
دیتوں کو اور منشیوں کو فوراً پوتر کر دیتی ہے۔ (۴۳) جو نتیہ پرکرتی ہے اور جو برہم شکتی ہے وہی بھگتی
روپ سے ظاہر ہوتی ہے وہ بھگتی ہی وید وغیرہ میں سب سے برتر کہی ہے۔ بھگتی ہی برہما بشنو اور شیو روپ
ہے۔ (۴۴) سنسار میں جن پرشوں کو دوئی کا گیان ہے اُن میں سے جن کو ستوگن کا ابھیاس
ہے وہ بھگت ہیں اُنکو رجوگن کا ابھیاس ہے وہ اندریوں کے بیاروں میں لولوپ ہو رہے ہیں
اور جن پرشوں کو تموگن کا ابھیاس ہے وہ گھور کام کرنے میں دل نہاد رہتے ہیں۔ (۴۵)

کی باندئیں بہت سے بیش قیمت جواہرات دیگر بھائیوں سمیت اپنے کو کرتارتھ مانا۔ (۲۲-
۲۳-۲۴) سبھا میں بیٹھے ہوئے لوگ اسطرح راجہ شتشی دمبج کے پچھلے جنم کا حال سنکر دل میں
تعجب ماننے لگے اور اس راجہ کو پورا بھگتیمان مانا۔ (۲۵) پھر وہاں سبھا میں بیٹھے ہوئے
سب لوگ کلکی بھگوان کی استتی کرتے ہوئے دھیان کرنے لگے پھر وہ سارے سبھا کے لوگ
راجہ شتشی دمبج سے بھگتی اور بھگتوں کا لکشن پوچھنے لگے۔ (۱۶) راجہ بولے کہ بھگوت بھگتی کسکو کہتے
ہیں؟ اور بدھی کا جاننے والا بھگت کسکو کہتے ہیں؟ بھگت پرش کیا کام کرتا ہے؟ کیا چیز
کھاتا ہے؟ کہاں رہتا ہے؟ اور کیسی بات کرتا ہے۔ (۲۷) ہے راجیندر شتشی دمبج! آپکو سب
معلوم ہے اس لئے آپ سوالوں کا ٹھیک ٹھیک جواب دیجئے؟ راجاؤں کے ایسے کہنے کو سنکر شتشی دمبج
کا کنول روپی چہرہ بشاش ہو گیا اور ان سب کو شاباشی دیکر انکو سنتشٹ کرنیکے لئے پچھلے جنم کی
یاد رہنے کا سبب جو شری کرشن نام ہے اسکو بیان کر کے جگت کو پوتر کرنے کی خواہش سے
جو کچھ پہلے برہماجی سے سنا تھا سو کہنے لگا۔ (۲۸-۲۹) راجہ شتشی دمبج بولا کہ ابتدا میں ایکوقت
برہم لوک میں برہماجی کی سبھا میں مہرشیوں کے گروہ بیٹھے ہوئے تھے اسوقت جو سوال تم نے
مجھسے کیا ہے یہی سوال سنک رشی نے نارد جی سے کیا تھا۔ (۳۰) میں بھی اسوقت وہاں
ہی بیٹھا تھا سو میں نے سب انکے مونہہ سے وہ باتیں سنیں۔ ہے راجاؤ! میں نے جو جو باتیں
وہاں سنی تھیں وہ تمام پاپوں کی ناش کرنیوالی باتیں تمہارے لئے بیان کرتا ہوں انکو سنئے
۔ (۳۱) ہے راجاؤ! سنک رشی نے نارد جی سے پوچھا کہ ہے مہرشی نارد! کسطرح شری ہری کی
بھگتی کرنے پر پرش پھر سنسار میں جنم نہیں لیتا ہے؟ کون سی بھگتی سب سے بڑھکر ہے؟ سو آپ پہلے
بیان کیجئے ہم سننے کے لئے اطمینان سے بیٹھے ہیں۔ (۳۲) یہ سنکر نارد جی بولے کہ لوک شاستر
میں ہوشیار۔ سادھک پرش اتم بدھی کے ذریعہ آنکھ۔ کان۔ ناک۔ جیبھ۔ کھال ان پانچ
گیان اندریوں اور من کو قابو میں کر کے گرو کے چرنوں میں دیہہ کو سمرپن کرے۔ (۳۳) گرو کے
خوش ہونے پر بھگوان شری ہری از خود خوش ہو جاتے ہیں۔ گرو کی آگیا سے اونکار اور

سببسے بہت ہی پریشان ہورہے تھی اسوجہ سے ہم اُن پلاؤ گدہوں کو دیکھکر اپنے دلمیں کسی قسم
کا شبہہ نکر کے گوشت کے لالچ سے اُن پلاؤ گدہوں کے ساتھ اُس جال پھنسے ہوئے مقام پر اُترے
۔ (۱۱) وہ شکاری ہمیں جال میں پھنسا ہوا دیکھکر دلمیں خوش ہوتا ہوا وہاں آیا اور جلدی سے
ہماری گردنیں پکڑلیں ہم بھی اُسوقت اپنی چونچوں سے اُسکو کاٹنے لگے ۔ (۱۲) مگر کسیطرح
چھوٹ نہ سکے پھر وہ گوشت کا بھوکھا ہم دونوں کو پکڑکر گنگا جل کے نزدیک لے گیا وہاں
کی سِلا پر رکھکر اُس ظالم نے ہم دونوں کے سر کو پھوڑا ۔ (۱۳) گنگا جل کے قریب سالگرام کی سلا پر
مرنے کی وجہسے ہم دونوں فوراً ہی چار ہاتھ والی شکل کے ہوگئے اور جھکتا ر بوان پر چڑہکر
اور سب لوگوں کی پرستش کے لایق بیکنٹھ دہام کو گئے وہاں سو جگ تک رہکر برہم لوک کو گئے
۔ (۱۴، ۱۵) برہم لوک میں پانچسو جگ تک سُکھ بھوگ کرکے کال کے بس میں چار سو جگ تک
دیولوک میں سورگ سُکھ بھوگا ۔ (۱۶) ہے راجا ازاں بعد ہم دونوں نے اس مرتیولوک
میں جنم لیا ہے لیکن سالگرام کے سلا پر مرنے سے اور شری ہری کی کرپا سے یہ سب سرگذشت
مجھے یاد رہی ۔ (۱۷) سالگرام کے سلا پر مرنے سے جیسا پہلے جنم کا حال یاد رہتا ہے اُسکو
اور کیا بیان کروں ؟ جس سالگرام کے پانی کے چھوجانے سے ایک عجیب غریب نتیجہ ملتا ہے
۔ (۱۸) جب مرتے وقت سالگرام کو چھونے سے ایسا پھل ملتا ہے پھر بھگوان باسدیو کی
خدمت کرنیسے کتنا زیادہ پھل ملیگا اُسے میں بیان نہیں کرسکتا ۔ (۱۹) ہم ایسا خیال کرکے
شری ہری کی پوجا کرنے میں ہمیشہ اپنے دل کو لگاکر کبھی ناچتے ہیں ۔ کبھی شری ہری کے گُنوں کو
گاتے ہیں اسطرحپر یہاں ہم اپنے وقت کو گذارتے ہیں ۔ (۲۰) شری نارائن کے انش (جز)
کلکی بھگوان نے جو کلجگ کا ناش کرنے کی غرض سے اوتار لیا ہے سو میں پہلے ہی برہماجی کے
مونہہ سے سُن چکا ہوں میں اِن کلکی بھگوان کی بہادری اور جوانمردی کو بخوبی جانتا ہوں
۔ (۲۱) راجہ شششی دھوج نے اسطرح سبھا میں اپنا حال بیان کرکے ۔ رمانا تھ کلکی بھگوان
کو صدق دل سے بڑے آدر کے ساتھ دس ہزار ہاتھی ۔ ایک لاکھ گھوڑے ۔ چھہ ہزار رتھ ۔ سو جوان عمر

اپنا داماد بناکر اُسی سبھا میں بیٹھ گیا ۔ (۳۴)

گیارہواں ادھیائے

سوت کہتے ہیں کہ ہے رشیو! گذشتہ مہررشیوں نے جہانتک کہ بھگتی کی حد بیان فرمائی ہے اُس حد سے بنا ہوا ہے جسم جنکا ایسے شیو بھگوان کے پوری بھگت راجہ شتی دھوج کو اور ستجگ کو اور دھرم سمیت رانی سونتا کو دیکھ کر آئے ہوئے راجے اور براہمن کہنے لگے ۔ (۱ ر ۲) راجہ بولے کہ ہے راجن! اسوقت تم ساکشات نارائن کلکی بھگوان کے خسر ہوئے یہ بڑی خوشی کی بات ہے لیکن ہم سب راجے ۔ یہ ساری رشی یہ تمام براہمن اور ویشیہ وغیرہ یہ سب اور سارے لوگ بھی تیری ہی میں آپکی بھگتی کی کثرت (زیادتی) دیکھکر بہت ہی متعجب رہے ہیں اور ہم سب یہ جاننا چاہتے ہیں کہ تم کو یہ مہاتما کی بھگتی کسطرح اور کہاں سے ملی ہے ۔ (۳ – ۴) ہے راجن! کیا یہ بھگتی آپنے کسی سے سیکھی ہے؟ یا یہ بھگتی آپکی پیدائشی عادت ہے؟ ہے راجن ہماری خواہش ہے کہ آپ سے اس بھگوان کی بھگتی کا سبب سنیں اسکی سننے سے بھی تینوں لوک کے جاندار پوتر ہو جاتے ہیں اور اس بھگتی کے پربھاو سے ہی انسان قید دنیوی سے رہائی پاجاتا ہے ۔ (۵ – ۶) یہ سنکر راجہ شتی دھوج بولا کہ ہے راجاؤ! ہم دونوں عورت اور مرد کے جسطرح جنم کرم وغیرہ ہوئے ہیں اور جسطرح بھگتی اور سمرتی (برزاتی) حاصل ہوئی ہے سو سب کہتا ہوں سنو ۔ (۷) ہزار جگ گذرے کہ جس سے پہلے میں بدبودار گوشت کا کھانیوالا گرودھر (گدھ) تھا اور یہ میری عورت سونتا گدھنی تھی ہم دونوں بن میں ایک بڑے پیڑ پر گھونسلا بناکر رہا کرتے تھے ۔ (۸) اور بنوں کے جابجا مقامات میں اپنی حسب دلخواہ پھرا کرتے تھے اور ہم دونوں مُردوں کے بدبودار گوشت کو کھاکر زندگی بسر کرتے تھے ۔ (۹) ایکدفعہ ایک سنگین دل شکاری نے ہم دونوں کو دیکھکر پکڑنا چاہا اور پھر اُسنے ہمیں جال میں پھانسنے کے لئے اپنے گھر کے پلاؤ گدھ چھوڑی ۔ (۱۰) اُسوقت ہم دونوں بھوک کے

لڑائی میں مصروف ہوا تھا سو اب مجھے دنڈ دینے لایق کو آپ دنڈ دیجئے۔ (۲۳) کلکی بھگوان
راجہ شسشی دھوج کی یہ بات سنکر مسکراتے ہوئے باربار کہنے لگے کہ تو نے مجھے جیت لیا۔ (۲۴)
اس کے بعد راجہ شسشی دھوج نے اپنے پتروں کو لڑائی میں سے بلا لیا اور رانی سوشانتا کی خوشی کیکر
کلکی بھگوان کو رما نام والی اپنی لڑکی بیاہ دی۔ (۲۵) اسوقت مرو۔ دیواپی۔ وشاکھ یوپ
راجے اور رودھی راشو یہ سب شسشی دھوج راجہ کے بلانے سے شیام کرن نام والی راجہ کے
ساتھ بھلاٹ نگر میں گئے۔ بیشمار فوج کے غول سے بھلاٹ نگری گیچ پچ ہونے لگی۔ (۲۶۔
۲۷) کلکی بھگوان کے ساتھ رما کی شادی کی خبر سنکر شادی کی تقریب دیکھنے کے لئے بیشمار
راجے ہاتھی۔ گھوڑے۔ رتھ۔ پیدل۔ چھتر نقش ونگار کی اور سادی رتھوں کی جھنڈی
اور صدہا قسم کی فوج اور سواروں کو ساتھ میں لئے ہوئے جلدی سے آئے۔ سنکھ۔ نفیری۔
مردنگ۔ ورا اور طرح طرح کی باجوں کی آوازوں اور ناچنے گانے وغیرہ کی آوازوں اور شہر کی
عورتوں کے خوشی کے کاموں یعنی ٹھٹھولوں میں گانے کی آوازوں سے تمام بستی میں عجیب لطف
ہوا۔ رما اور کلکی بھگوان کا بیاہ بڑی دھوم دھام سے ہوا اور سب کو بڑا سکھ اور آنند ہوا۔
(۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰) راجے لوگ قسم قسم کے کھانے پینے وغیرہ کے لایق پدارتھوں سے ستکار کو پراپت
ہوئے یعنی انکی ساتھ میں پورے طور سے مہمان نوازی کا برتاؤ ہوا پھر وہ راجے سبھا
میں بیٹھے براہمن۔ چھتری۔ ویشیہ۔ شودرا اور اور ذات کے لوگوں کی بھی علیٰ قدر
مراتب مہمان نوازی ہوئی پھر وہ سب کلکی بھگوان کا درشن کرنیکے واسطے سبھا میں آکر
بیٹھے۔ کنول کی سی آنکھوں والے کلکی بھگوان اس سبھا میں بیٹھے ہوئے ساری سبھا
کو رونق دے رہے تھے۔ (۳۱۔ ۳۲) جسطرح سے پورنماشی کا چاند تاروں میں سبھا
دیتا ہے اسیطرح سے راجوں کے سوامی کلکی بھگوان سارے پرانیوں کا من ہر لیتے ہوئے اس
سبھا کو رونق بخش رہے تھے۔ (۳۳) راجہ شسشی دھوج بھی کنول کی سی آنکھوں
والے کلکی بھگوان کو سبھا میں بیٹھا ہوا دیکھکر بھگتی کے ملے ہوئے اپنے دل سے انکو

سوشانتا کی استتی کرنیسے خوش ہو کر لڑائی میں پڑے ہوئے جوانمرد کی مانند مورچھا سے اُٹھی۔ (۱۲)
وہ کلکی بھگوان راج شانتا کو سامنے اور سنجگ کو بائیں طرف اور دھرم کو دائیں طرف اور
راجہ ششتی دھوج کو پیچھے کھڑا ہوا دیکھ شرم سے مونہہ نیچے کو کر کے کہنے لگے۔ (۱۳) کہ ہے کنول ل
نیتر تم کون ہو؟ کس غرض سے میری پوجا کرنے میں مصروف ہو؟ بڑا جوانمرد ششتی دھوج
کس واسطے میرے پیچھے کھڑا ہے۔ (۱۴) ہے دھرم اے سنجگ! ہم لڑائی کے میدان کو چھوڑ کر
یہاں دشمن کے رنباس میں کسطرح سے آئے ہیں سو کہو!۔ (۱۵) میں تو دشمن ہوں پھر دشمن
کی عورت کیونکر خوشدلی سے میری خدمت کر رہی ہے؟ میں تو بیہوش ہو گیا تھا پھر بڑی بہادر
ششتی دھوج نے مجھے قتل کیوں نہیں کیا؟۔ (۱۶) اسطرح کی کلکی بھگوان کی بات سنکر
سوشانتا بولی کہ بھولوک۔ سورگ لوک اور پاتال لوک میں نواس کرنیوالے منشیہ دیوتا
دیت اور ناگوں میں ایسا کون ہے جو شری نارائن کلکی بھگوان کی سیوا میں مشغول نہ ہوگا؟
۔ (۱۷) سارا جگت جن کی سیوا کرتا ہے۔ جن کا منتر ہے جنکے درشن ماتر سے عداوت پن
دور ہو جاتا ہے تن شری نارائن کلکی بھگوان کا کون شخص دشمن ہو سکتا ہے؟۔ (۱۸) میرے
پتی اگر بنظر عداوت تمھارے ساتھ لڑائی کرتے تو کیا آپکو اپنے مکان پر لا سکتے؟۔ (۱۹)
میرے پتی آپکے داس ہیں۔ میں آپکی داسی ہوں سے مہا پربھو! ہمارے اوپر خوش ہو کر آپ
اپنے آپ ہی یہاں آئے ہو۔ (۲۰) دھرم بولا کہ ہے کلجگ کے قتل کرنیوالے بھگوان!
یہ دونوں آپکی جسطرح بھگتی کر رہی ہیں جسطرح آپکے ناموں کی بڑائی کر رہے ہیں جسطرح
آپکی استتی کر رہے ہیں اسکو دیکھکر میں کرتارتھ ہو گیا اب اس سے زیادہ اور کیا کرتارتھ
ہوؤنگا۔ (۲۱) سنجگ بولا کہ آج آپکے اس داس کا درشن کر کے میں سنجگ نام کی سارتھکتا
کو پراپت ہوا۔ آپ بھی اس سیوک کے تیج سے ایشور اور جگت کے پوجنیہ ہوئے۔ (۲۲)
ششتی دھوج راجہ بولا کہ ہے پربھو! میں نے لڑائی کر کے آپکے جسم پر استروں کے وار
کرے ہیں۔ آپ میرے اتماہو میں کام کرودھ وغیرہ کے بس میں ہو کر آپسے عداوت کر کے

چاند سا مسکراتا ہوا۔ امرت سے بھیگا ہوا ہے۔ تمھارا یہ منھ کنول کی مانند جسطرح جگت کی بہتری
کرنیوالا ہوے سو کرو۔ (۳) ہے پربھو! میرے اس پتی کو کوئی بھی برائی نہیں جیت سکتا ہے۔
اگر اس نے کسیطرح کا کام تمھاری خلاف مرضی کیا ہو تو تم عداوت کو چھوڑکر عنایت کرو نہیں تو لوگ
تمھیں کسطرح سے دیالو کہیں گے؟۔ (۴) تمھاری پرکرتی روپ استری سے حقیقت تو۔ اہنکار اور پنچ تتوا
وغیرہ کے ذریعہ جسم بنتا ہے۔ تمھاری کشاکش اور لیلا سے برہم کے نئے کلپنا کئے ہوئے اس جگت
کی سرشٹی۔ استھتی۔ اور پرلے ہوتی ہے۔ (۵) تم پرا اور اندریوں کے ذریعہ اور اپنی ترگن مورتی
کے ذریعہ اپنی سیوا کی آرزو رکھنے والے پرانیوں پر کرپا کرو۔ (۶) جو لوگ دنیوی تفکرات سے
دق ہوکر کلجگ کے پاپیوں کو ناش کرنیوالی دنیا کے خوف دور کرنیوالے تمام گنوں کے استھان پرم
پوتر آپکے نام کا ورد کرتی ہیں انکو پھر اس دنیا میں جنم نہیں لینا پڑتا ہے۔ (۷) آپکا اوتار ہونے
سے سادھو پرشوں کے سنسکار کی ترقی ہوتی ہے۔ براہمنوں کی بہبودی ہوتی ہے۔ دیوتاؤں کی
رکشا ہوتی ہے۔ ستجگ کی ترقی ہوتی ہے۔ اور کلجگ کے خاندان کا ناش ہوتا ہے۔ آپکا یہ اوتار میری
بہتری کرے۔ (۸) میرے یہاں پتی۔ پتر۔ پوتر۔ ہاتھی۔ رتھ۔ جھنڈی۔ چنور۔ مقدرت
اور منیوں سے اور جواہرات سے جڑے ہوئے سنگھاسن وغیرہ ساری چیزیں بدبہیان ہیں مگر
آپکے چرن کملوں کی پوجا کے بغیر ان سب چیزوں کی کچھ بھی سوبھا نہیں ہے۔ (۹) ہے جگت روپ!
سندر مسکرانے سے رونق بڑھانے والے بھنویں سندر رن کے ہرنیوالی میٹھے کلام سے زینت یافتہ اور
خوبصورتی سے بنا ہوا آپکا یہ موںھ اگر میری بہتری کرنے میں مشغول نہ ہوویگا تو فوراً ہی میری
موت آجاویگی۔ (۱۰) تم گھوڑے پر چڑھ کر گشت کرتے ہو۔ تمھاری عنایت سے سب کے
خوف دور ہو جاتے ہیں۔ آپ برہما اور مہا دیو جی کا سہارا ہیں۔ آپ نے بڑے تیز تیروں کے
مینہ سے بڑے زبردست بہادروں کا قتل کیا ہے جو جوانمرد آپسے لڑائی میں ترسکار اور ناش
کو پراپت ہوئے ہیں۔ آپ نے انکی پرورش کی ہے کیونکہ آپ دنیا بھر کی تکلیف کو دور کرتی ہو۔
آپکے چرن کنول صدہا چندرماؤں کی سمان امرت کا رس بہا رہے ہیں۔ (۱۱) کلکی بھگوان اسطرح

خستہ خراب کرتا ہوا اپنے گھر کو گیا اور دیکھا کہ رانی ستونتا نتا بشنو مندر میں بیٹھی ہے۔ (۱۸)
بشنو بھگت استریں اس کے چاروں طرف بیٹھی ہوئی شری ہری کا گن اور کتھائیں گا رہی تھیں
راجہ شتشی دبوج ستونتا نتا کا سندر کنول کا سا مونہہ دیکھکر کہنے لگا کہ جنھوں نے دیوتاؤں کی تمنا سے
سنبھل میں اوتار لیا ہے وہ کلکی بھگوان یہ موجود ہیں انھوں نے اس طرح سے علم پڑھا ہے۔ اس
اسطرح شادی کی ہے اور اس طرح پاکھنڈیوں اور ملیچھوں کا ناش کیا ہے۔ (۱۹) ہے پیاری!
جو کلکی بھگوان ہمیشہ دل میں بودوباش کرتے ہیں وہ ہی اسوقت تمھیں قدرت کا تماشا دکھانے
کے لئے مایا کے ذریعہ سورج چھپا کے بہانے سے اسوقت آکر موجود ہوئے ہیں ہے پیاری! یہ دیکھو دھرم
اور ست جگ میری دونوں مخلوقیں دبے ہوئے ہیں تم ان سب کا پوجن کرو۔ (۲۱)
ستونتا نتا اپنے سوامی راجہ شتشی دبوج کا یہ کلام سنکر بہت ہی خوش ہوئی اور شری ہری دھرم ست جگ
اور اپنے پتی کو ڈنڈوت کر کے شرم کو چھوڑ دیا اور اپنی سکھیوں سمیت شری ہری کی گنوں کا
کرتن اور پردکشنا کرتے کرتے ناچنے لگی۔ (۲۲)

دسواں ادھیار

ستونتا نتا کہنے لگی کہ ہے ہرے! تمھاری جے ہو۔ مایا کی طاقت سے ظاہر کی ہوئی اپنی صورت
کو چھوڑیئے۔ سب سے پہلے اسادھو پرشوں اور اندر کے معبود طرح طرح کے زیوروں سے آراستہ
اپنے چرن کنولوں کو میری پیش نظر کیجئے۔ (۱) تمھارا یہ جسم دنیا بھر کی عمدہ سپتیوں سے
آراستہ ہو رہا ہے۔ تمھاری یہ صورت سادھو پرشوں کے دل میں پرکاش کرتی ہے۔ تمھارے
اس روپ کو دیکھ کر کامدیو بھی شرماتا ہے۔ ہے پربھو! اب جسطرح میرا مقصد پورا ہو وہ کیجئے
(۲) ہے پربھو! تمھاری جس کا گان سن کر جگت کا رنج دور ہو جاتا ہے۔ تمھارا یہ چاند سا
منہہ ملائمیت بھری بول چال کے امرت کی برکھا کر کے سب کو خوش کرتا ہے۔ تمھارا یہ

تو دیبیا استر شستروں کے ذریعہ اُن دونوں میں بڑی بھاری لڑائی ہونے لگی۔ (۹)
برہم استر سے برہم استر۔ پاربتا استر سے وایوا استر۔ پارجنیا استر سے آگنیا استر اور گرڑ استر سے
پنّگا استر کھنڈت ہونے لگے۔ (۱۰) اسطرح کلکی بھگوان اور راجہ ششتی دھوج کے قسم قسم کے
دیبیا استروں کے ذریعہ لڑائی کرنے پر سارے جاندار اور لوکپال بدرجہ کمال خائف اور ہراساں
ہوگئے اور دل میں اندیشہ کرنے لگے کہ کہیں آج پرلے کال تو نہیں آگیا۔ (۱۱) جو سارے
دیوتا لڑائی دیکھنے کے لئے آسمان میں سیر کر رہے تھے وہ بھی تیروں کی آگ سے خوف زدہ
ہونے لگے اسطرح کلکی بھگوان اور راجہ ششتی دھوج دونوں کا دیبیا استر چھوڑنا بیکار ہوا۔ (۱۲)
یہ دیکھکر دونوں نے اپنے استر شستر چھوڑ دئے اور باہم کشتی لڑنے لگے۔ لاتوں تھپڑوں اور
گھونسوں سے دونوں لڑائی کرنے لگے۔ (۱۳) دونوں ہی زبردست تھے اور دونوں
ہی فن کشتی گیری میں طاق تھے اس سبب سے دونوں آپس کے داؤ پیچ دیکھکر خوش ہوئے۔
ابتداء آفرینش میں جب باراہ بھگوان نے زمین کو اُٹھایا تھا اُسوقت جیسی آواز ہوئی تھی ویسے
ہی بڑی مہیب آواز سے بھرا ہوا تھپڑ کلکی بھگوان نے راجہ ششتی دھوج کے مارا۔ (۱۴) تب تو
راجہ ششتی دھوج بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا اور پھر اُٹھکر غصہ میں بھر گیا اور زور سے دو گھونسے بجر
کی مانند کلکی بھگوان کے جسم پر مارے۔ کلکی بھگوان کو بھی اُن گھونسوں کے صدمے سے غش آگیا
اور بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑے۔ (۱۵) دھرم اور ستجگ ترلوکی ناتھ کلکی بھگوان کو بیہوش دیکھکر
اُٹھا لیجانے کا قصد کرکے وہاں آئے سو راجہ ششتی دھوج نے دھرم اور ستجگ کو دونوں بغلوں
میں دبا لیا۔ (۱۶) پھر کلکی بھگوان کو اپنے سینہ سے چپٹا کر خوش خوش اپنے لشکر کی طرف کو
چل دیا اور سوچنے لگا کہ کوئی دوسرا راجہ لڑائی میں میرے دونوں لڑکوں کو تو مار ہی نہیں سکتا۔
(۱۷) اسطرح راجہ ششتی دھوج دیوتاؤں کے بھی سوامی کلکی بھگوان کو لڑائی میں شکست دیکر
اور دھرم اور ستجگ ان دونوں کو دونوں بغلوں میں دباکر خوشی سے جامہ میں پھولا نہ سمایا۔
اور خوشی کے مارے تمام بدن پر روئیں کھڑے ہوگئے اسطرح راجہ ششتی دھوج کلکی بھگوان کی فوجونکو

نواں ادھیائے

شری سوت جی کہتے ہیں کہ ہے رشیو! راجہ ششتی دہوج دھیان کرنے لائق سن کو
ہرنیوالے گھوڑے پر سوار تلوار باندھے ہوئے پورن اوتار کلکی بھگوان کا درشن کرکے کہنے
لگا۔ (۱) چونکہ یہ ترلوکی ناتھ بھگوان وشنو دھاری دل کے موہ لینے والے زیورات سے
آراستہ اپنے درشنوں سے سب کے پاپ اور تاپ دور کرنے کے لئے آمادہ تھے اس سبب
تن کلکی بھگوان کا درشن کرتے ہی راجہ ششتی دہوج کے جسم پر رونگٹے کھڑے ہوگئے اور اُن
پرماتما کلکی بھگوان سے کہنے لگا کہ ہے پنڈریکاکش! آئیے میرے سینہ پر چوٹ کیجئے
۔ (۲-۳) اور ہے پرماتمن! میرے تیروں کی ضرب کے خوف سے اگیان روپ اندھکار کے
بس ہوئے مت کے پردے میں پرویش کرکے چھپ جائیے۔ جو نرگن ہوکر بھی گنوں کو جانتے
ہیں جو ادویہ ہوکر بھی استر شستروں کی چیشٹا کرنے کو مستعد ہو رہے ہیں اور جو نشکام ہوکر
بھی فتحیابی کی غرض سے فوجوں کا خون کر رہے ہیں تن پرماتما کے ساتھ میں ششتی دہوج لڑائی
کرنے کو آمادہ ہوتا ہوں سب پُرش دیکھو۔ (۴-۵) ہے بھگوان! اگرچہ تم قادر مطلق ہو تو بھی تمہارے
اوپر شستر کا پورا وار کرونگا کیونکہ چوٹ کرنے پر اگر مجھے بھید گیان رہے گا تب بھی میں جس لوک
کو شیو اور وشنو بھگوان میں بھید ماننے والے جاتے ہیں اُس لوک کو جاؤنگا۔ (۶) استر
شستر دھاری شترو سنتاپ کاری راجہ ششتی دہوج کے اس کلام کو سن کر پربھو کلکی بھگوان
نے غصہ کو چھوڑ دیا مگر اپنی عادتیں بظاہر غصہ والوں کی سی ہی رکھیں اور اُس لڑائی کے
میدان میں ششتی دہوج کے اوپر صدہا تیر چھوڑنے لگے۔ (۷) راجہ ششتی دہوج نے اُس
تیروں کی بوچھار کو کچھ بھی خیال نہ کیا بلکہ جس طرح سے کہ پہاڑ کے اوپر جل کی بارش ہوتی ہے
اُسیطرح وہ ششتی دہوج کلکی بھگوان کے اوپر قسم قسم کے استر شستروں کی بارش کرنے لگا۔ (۸)
اُن بانوں کی بارش سے جسم پارچہ پارچہ ہوجانے کے سبب کلکی بھگوان کو بہت ہی غصہ آگیا تب

تیروں سے ڈھکے ہوئے دیواپی نے فی الفور اپنی کمان کے تیر چھوڑ کر اُسکے تیروں کی بارش کو
دفع کر دیا۔ (۳۸) پھر تس دیواپی نے بڑی تیز دھار والے تیروں سے برہت کیت کے بڑے
بڑے استروں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے تب تو برہت کیتو نے پھر کمان اُٹھائی اور اُسپر تیر چڑھایا
۔ (۳۹) اور جن کی پچھلی جانب سونا لگا ہوا گدھ کے پروں سے تیے ہوئے لوہے کی نساں
والی تیز تیر تھے اُن کی بوچھار کرنے لگا۔ (۴۰) دیواپی نے بھی تیز تیروں سے برہت کیت کے
اُس تیرہ دھنش کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جب برہت کیت کے دھنش کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے
تب تو دیواپی کا قتل کرنے کی خواہش سے تلوار اُٹھائی۔ (۴۱) پھر اُس جوانمرد برہت کیت نے
اُس جنگ عظیم میں دیواپی کے گھوڑے اور سارتھی کو مار ڈالا تب تو دیواپی نے کمان کو رکھکر
برہت کیت کے ایک طمانچہ مارا۔ (۴۲) اور اوسکو دونوں بازوؤنکے بیچ میں لاکر بیدردی
سے دبوچ ڈالا۔ اٹھارہ برس کا برہت کیت مخالف سے ایذا پاکر فوراً بیہوش ہو گیا اور مردہ
کی مانند زمین پر گر پڑا۔ (۴۳) راجہ سورج کیتو نے اپنے چھوٹے بھائی کی ایسی حالت دیکھکر
بجر کی ضرب کی سمان ایک گھونسا دیواپی کے سر پر مارا تب تو دیواپی بھی غش کھاکر زمین پر
گر پڑا۔ دیواپی کا مخالف سورج کیتو دیواپی کو بیہوش دیکھکر اُسکی فوج کے اوپر بیدردی سے چوٹ کرنے
لگا (۴۴-۴۵) ادھر راجہ ششتی دھوج نے لڑائی کے میدان میں مقابل کھڑے ہوئے کلکی بھگوان
کا درشن کیا وہ کلکی بھگوان سورج کی سمان تیجوان اور سانولے رنگ والے تھے جو تمام جگت کے
اور سارے برہمانڈونکے ایک ہی مالک ہیں جن کی دونوں آنکھیں کنول کی مانند تھیں اُنکا
سر دل کے موہ لینے والے مکٹ سے رونق پا رہا تھا۔ (۴۶) وہ کلکی بھگوان قسم قسم کی
منیوں سے آراستہ جسم کی زیبائش کی چمک سے تمام ذی روحوں کی آنکھوں اور دل کے
اندھیرے کو دور کر رہے تھے۔ دیتا کہ یپ وغیرہ راجے تن کلکی بھگوان کے چاروں طرف
کھڑے ہوئے تھے۔ دھرم اور ست جگ کلکی بھگوان کا پوجن کرنے میں لگے ہوئے تھے
(۴۷) ۔

اور پیر کٹ کٹ کر اور سر کٹ کٹ کر زمین پر گرنے لگے۔ (۲۹) بعض بعض چوٹ کھا کھا کر بھاگنے لگے۔ کوئی چلّانے لگے۔ کوئی کوئی گھبرا کر گھگیانے لگے۔ کسی کسی بہادر کا سارا جسم خون میں تر ہو گیا۔ اسطرح ایک نے ایک کے اوپر گر گر کر زمین کو چھپا دیا۔ کوئی کوئی ہاتھیوں کے پیروں سے کچل گئے کوئی گھوڑوں کی ٹاپوں کی ضربوں سے مُردہ ہو کر گر پڑے اور کوئی کوئی رتھ کے پہیّوں سے پچک کر مر گئے۔ (۳۰) اسطور سے اُس لڑائی میں لاکھوں اور کروڑوں جوانمرد اور دلاور مُردہ ہو کر میدان کارزار میں گر گئے۔ لڑائی کے میدان میں خون کی ندی بہنے لگی۔ اُس خون کی ندی کے بہنے سے پشاچ، راکشس گیدڑ اور گدھ وغیرہ جانوروں کو بڑی خوشی نصیب ہوئی۔ (۳۱) اُس خون کی ندی میں گرے ہوئے سروں کے ٹوپ بیہسوں کی مانند معلوم ہونے لگے اور مردہ ہاتھیوں کے جسم مثل ٹاپو کے نظر آنے لگے رتھوں کی قطاریں مثل کشتیوں کے دکھائی پڑنے لگے۔ کٹے ہوئے بہت سے ہاتھ اور پیر مچھلیوں کیطرح اُس خون کی ندی میں تیرنے لگے ٹوٹے ہوئے تلواروں کے ٹکڑے ریت کے ذرّوں کیطرح چمکنے لگے۔ (۳۲) اسطرح اُس لڑائی کے میدان میں ایک بڑی بھیانک ندی بن گئی۔ بڑا زبردست سورج کیتو مَرُو کے ساتھ لڑائی کرنے لگا۔ (۳۳) کال کیطرح کسی سے نڈرنے والے سورج کیتو نے مَرُو کو تیروں کی ضرب سے زخمی کر دیا یہانتک کہ وہ بیقرار ہو گیا مگر پھر مَرُو نے صرف دس ہی تیر لگا کر سورج کیتو کو بہت ہی زخمی کر دیا۔ (۳۴) سورج کیتو بہادر مَرُو کے تیروں سے زخمی ہو کر غصّہ میں بھر گیا اور اُس کے سارے گھوڑوں کو مار ڈالا اور لاتوں کی ضربوں سے اُسکے رتھ کو چور چور کر دیا پھر گدا کو گھما کر بڑے زور سے مَرُو کے سینہ پر مارا کہ اُسکے صدمہ سے مَرُو بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ (۳۵ - ۳۶) دھرم کو جاننے والا سارتھی اپنے مالک مَرُو کو دوسرے رتھ پر اُٹھا کر لے گیا۔ ادھر بڑے زبردست برہت کیتو نے دیواپی کو تیروں سے زخمی کر دیا۔ (۳۷) جسطرح سے کُہر سے سورج چھپ جاتا ہے اُسیطرح اُسوقت

سورج بنشی راجہ مترو کے ساتھ لڑائی کرنے لگا۔ (۱۹) سورج کیتو کا چھوٹا بھائی برہت کیتو
بڑی اچھی صورت والا کوکلا کی سی میٹھی آواز والا اور گدا کی لڑائی کرنے میں بڑا چالاک
وہ دیواپی کے ساتھ لڑائی لڑنے لگا۔ (۲۰) راجہ لبنا کھ بہت سے ہاتھیوں پر
چڑھے ہوئے جوانمردوں کو ساتھ میں لیکر قسم قسم کے استر شستروں کو چھوڑتا ہوا راجہ
ششی دھوج کے ساتھ لڑنے لگا۔ (۲۱) سورج گھوڑے پر چڑھا ہوا بڑی تیزی سے
تیر چلانے میں مشہور صفتی دھاری بڑے پرتاپ والا بھگیتو گردوغبار میں بھی تیر چلاتا ہوا
شانتنو کے ساتھ جنگ کرنے لگا۔ (۲۲) اسطرح شول سے پراس سے گدا سے
تیروں سے ششکینیوں سے رشٹیوں سے تومروں سے بھالوں سے اور تلواروں سے
جنگ عظیم ہونے لگی۔ (۲۳) جھنڈوں اور جھنڈیوں اور راجاؤں کے اپنے اپنے
نشانات۔ تومروں۔ چھتروں۔ چنوروں اور اوڑی ہوئی گردوغبار کی کثرت سے
میدان کارزار میں بالکل تاریکی چھاگئی۔ (۲۴) دیوتا بادلوں کی آڑ میں کھڑے
ہو لڑائی کی کیفیت دیکھنے لگے۔ گندھرب بڑے اچھے اچھے شاعروں کا کلام گانے
لگے اور لڑائی دیکھنے لگے۔ (۲۵) سارے لوکپال اور سب لوکوں کے رہنے والے
اُس عجیب و غریب لڑائی کو دیکھنے آئے۔ لڑائی کے میدان میں سنکھ اور دُندبھیوں کی
آواز اور جوانمردوں کی للکار۔ ہاتھیوں کی چنگھاڑ گھوڑوں کی ہنہناہٹ اور استر
شستروں کے باہم ٹکر لگنے کی آواز سے کان پڑی آواز بھی نہیں سنائی دیتی تھی اور
سب لوگ گونگے سے معلوم ہونے لگے ہاتھیوں کے سوار جوانمرد ہاتھی سواروں سے
پیادے پیادوں سے اور ہاتھی ہاتھیوں سے لڑنے لگے۔ دیوتاؤں اور راکشسوں
کی لڑائی کی مانند اس لڑائی میں بھی یم راج کی رعایا بڑھنے لگی۔ (۲۶ - ۲۷ - ۲۸)
ششی دھوج کے سپہ سالار کلکی بھگوان کے سپہ سالار اور بھی بہت سے سپہ سالاروں کے ہاتھ

وغیرہ دیہہ کے گن آردپت ہوتے ہیں تو کیا سارے شئے اردپت نہیں ہوونگے ۔ (۱۱)
ستّوپرانند اتمنور میں جسوقت بڑھتا ہوتی ہے اُسوقت وہ برہم ہوتا ہے اور جسوقت
شری ہری پیا ہوتا ہے اُسوقت شری ہری ہوتا ہے اسیطرح جس سیوک کا بھید گیان
دور ہو جاتا ہے اُسکے جنم لینے اور بڑھنے بھی دور ہو جاتی ہے یعنی آپا دھی بھید
ہی سیوک کے نام ۔ بھید وغیرہ ہیں ۔ (۱۲) وہ خدمت کرنے کے لائق ہے یہ خدمت کرنیوالا
ہے یہ سیوا ہے ۔ اسطرحکا جو بیوہار ہے سو صرف تشنو بھگوان کی مایا ہے یہ دونوں
اُدویت کا جھگڑا سا دہو پرشوں کو دھرم ۔ ارتھ اور کام روپ تربرگ کا دینیوالا ہے
۔ (۱۳) ہے پیاری ! اسواسطے میں کلکی بھگوان کے ساتھ لڑائی کرنے کے لئے
اپنی فوج کو ہمراہ لیکر جاتا ہوں ہے پیاری ! اب تم اُنھیں پربھو کلکی بھگوان کی پوجا
کرو ۔ (۱۴) یہ سُنکر سوتنانا بولی کہ ہے سوامی ! تم تشنو بھگوان کی سیوا کر کے
تن تشنو بھگوان میں ہی ایکتا کو پراپت ہو جاؤ گے تب ہی میں کرتارتھ ہوونگی
اس لوک میں اور پرلوک میں ایک تشنو بھگوان کو چھوڑ کر دوسرا کوئی اور نہیں ہے ۔ (۱۵)
جب سوتنانا نے عاجزی کے ساتھ یہ بات کہی تب تو مہاراجہ ششتی دھوج آنکھوں میں
پانی بھر کر تشنو بھگوان کی یادگاری کرنے لگے اور اپنے کو پورا تشنو مانا ۔ (۱۶)
بعدہ راجہ ششتی دھوج نے دل میں خوش ہو کر بڑی پیاری سوتنانا کو سردی سے لگایا اور صدہا
جوانمردوں کو ساتھ میں لیکر شری ہری ۔ شری ہری کا لفظ کہتا ہوا اور شری ہری کے
روپ کا دھیان کرتا ہوا لڑائی کرنے کے لئے تشنو بھگتوں کو ساتھ میں لیکر چلدیا
۔ (۱۷) راجہ ششتی دھوج نے کلکی بھگوان کی فوج میں گھس کر کلکی بھگوان کی اُس
بڑی بھاری فوج کا قلعہ توڑ دیا اور بڑی جوانمردی جوانی کے نشہ میں سرشار شیاکرن
نامی جنگی ور استر شستروں کو چلا کر کلکی بھگوان کی فوج سے لڑائی کرنے لگے ۔ (۱۸)
مہا دھنش دھاری بڑا زور آور ۔ پورا تشنو بھگت ششتی دھوج کا بیٹا سمان سوریج کیتو

تھا۔ (۲-۳) اُس شنشی دہوج راجہ کی استری کا نام سونتنا تھا وہ ستونتا پٹ رانی طرح طرح کے شبد بھگوان کے برتوں کو دھارن کرنیوالی تھی۔ وہ سونتنا راج دھرم کے بموجب کلکی بھگوان کے ساتھ لڑنے کو مستعد اپنے پتی کو دیکھ کر کہنے لگی۔ (۴) کہ ہے ناتھ! جو جگت کے سوامی ہیں سارا جگت جن کی تعظیم و تکریم کرتا ہے اور جو سب کے دل کی بات کو جانتے ہیں تن ساکشات نارائن پربھو کلکی بھگوان کے اوپر تم کسطرح چوٹ کرو گے؟ (۵) یہ سنکر شنشی دہوج بولا کہ ہے سونتنا تیرے! پتامہ برہما جی نے اسطرح پریم دھرم کا خلاصہ نکالا ہے کہ لڑائی میں ان شری ہری کلکی بھگوان کی سمان گرو پرشوں کے اوپر اور چیلے کے جسم پر چوٹ کرنیمیں کوئی دوش نہیں ہے۔ (۶) اگر زندہ رہکر لڑائی سے لوٹ آتا ہے تو وہ پُرش اکھنڈ راج کرتا ہے اور اگر لڑائی میں مارا جاتا ہے تو وہ لڑائی کے میدان میں مرجانیوالا شخص سُورگ لوک میں آنند بھوگتا ہے۔ اسواسطے چھتریوں کا لڑائی میں مرجانا یا فتحیاب ہونا دونوں صورتیں بہتری کی ہیں۔ (۷) پتی کی یہ بات سُن کر سونتنا بولی کہ ہے ناتھ! جو پُرش کامی ہیں جو ہر وقت بدکاری کے خیال میں رہتے ہیں اور شہوت کے نشہ میں مست و مخمور رہتے ہیں وہ ہی لڑائی میں فتحیاب ہو کر اکھنڈ راج کرتے ہیں اور مارے جانے کی حالت میں سورگ میں جانے کو بڑا پُرشارتھ مانتے ہیں لیکن جو پُرش شری ہری کے چرن کملوں کی سیوا کرتے ہیں وہ اُس اکھنڈ راج اور سُورگ لوک کو بالکل تُچھ جانتے ہیں۔ (۸) ہے ناتھ! تم سیوک ہو وہ سوامی ہیں۔ تم نشکام ہو وہ اُس سبب سے وہ پھل دینے والے نہیں ہیں۔ ایسی حالتیں محبت کے سبب جو دونوں کا سنگرام ہووے اُسکی کسطرح سنبھاونا ہو سکتی ہے؟ (۹) یہ سنکر شنشی دہوج بولا کہ ہے پیاری سُکھ دُکھ وغیرہ دُندوں کرکے رہت ایشور اور سیوک دونوں کو جسم اختیار کرنے کے سبب مایا کیوجہ سے اگر دُندوں کا آروپ (جھوٹا معلوم ہونا) ہے تو ہماری لڑائی بھی لیلا کے سبب سیوا ہی شمار ہوگی۔ (۱۰) اگر ایشور کو جسم رکھنے والا ہو تو یہ مایا کے انگ کام کردہ

اپسراؤں نے ناچنا شروع کر دیا منی گن استتی کرنے لگے دیوتا سدّھ اور چارنوں کے غول دل میں خوش ہو کر پھولوں کی برکھا کرنے لگے۔ (۳۱) زاں بعد کپی نے کوک اور وِکوک کے قتل سے خوشی حاصل کر کے اور بہت ناسہت ہو کر ویہ استروں سے گھوڑے اور رتھوں سمیت دس ہزار ہاتھی جو انمردوں کو بالکل تہ خاک کر دیا۔ (۳۲) اس لڑائی کے میدان میں پراگیہ نے ایک لاکھ دلیروں کو گرایا۔ سومنتر کے ہاتھ سے بھی پچیس ہزار رتھی مارے گئے۔ (۳۳) ایسے ہی گارگیہ بھیشٹ بیتال وغیرہ جنگ آوروں نے غصّہ میں بھر کر اسوقت ملیچھ بربر اور نشادوں کا ناش کیا۔ (۳۴) راجاؤں سمیت کلکی بھگوان سارے دھرم کے مخالف شتّھ شنکا زیون کے دھکار میں، جو بھلاٹ نگر تھا اسکو جیتنے کے لئے چلدئے۔ (۳۵) اور کلکی بھگوان کی بڑی بھاری فوج بھی کلکی بھگوان کا حکم پا کر لڑائی کرنے کی غرض سے چلدی۔ اسوقت قسم قسم کی باجوں کی آوازوں سے دسوں سمتیں گونج گئیں۔ قسم قسم کے استروں کو دھارن کرنیوالے صدہا بہادر انکے ساتھ چلے طرح طرح کی سواریاں چلیں اور چاروں طرف سے کلکی بھگوان کے اوپر چنور ڈُلنے لگے۔ (۳۶)

آٹھواں ادھیا

سوت جی کہتے ہیں کہ ہے رشیو! نارائن پربھو کلکی بھگوان ہاتھ میں تلوار لیکر گھوڑے پر چڑھے اور بیشمار فوج کو ساتھ میں لئے ہوئے بھلاٹ نگر کو چلدئے۔ (۱) پرم یوگی بھلاٹ نگر کا راجہ یہ سُن کر کہ ساکشات وشنو بھگوان کے پورن اوتار جگت پتی کلکی بھگوان لڑائی کرنے کی غرض سے فوج کو ساتھ میں لئے ہوئے جا رہے ہیں بہت خوش ہوا۔ خوشی کے سبب سے اسکے جسم پر رونگٹے کھڑے ہو گئے کیونکہ وہ شسشی دھوج نامی بھلاٹ دیش کا راجہ سر کرشن بھگوان کے دھیان میں مشغول رہتا تھا اور اچھی عقل والا اور سب طرح سے سندر اور بڑا تیجسوی

تب تو کلکی بھگوان نے غصہ میں بھر کر تیر سے اُن دونوں کے سر ایک ساتھ جُدا کر دیئے
۔ (۲۱) لیکن دونوں کے سر پھر جُڑ گئے۔ ایسا دیکھ کر کلکی بھگوان اپنے دل میں پریشان ہوئے
ازاں بعد کلکی بھگوان کا گھوڑا کوک اور وکوک کو چوٹ کرتا دیکھ کر اُنکے اوپر بڑی بیگ سے چوٹ
کرنے لگا۔ (۲۲) یم راج کیطرح کسی سے بھی خوف نہ کھانیوالے کوک اور وکوک کلکی بھگوان کے
گھوڑے سے بدرجۂ غایت خوف زدہ ہو کر غصہ میں بھر گئے اور لال لال آنکھیں کر کے اُس
گھوڑے کے اوپر تیروں کی بوچھار کرنے لگے۔ (۲۳) اُسوقت گھوڑے نے بھی غصہ میں
بھر کر کوک اور وکوک کی بانہوں کو کاٹ ڈالا تب تو اُن دونوں کے بھُجوں کی ہڈیاں چور چور
ہوگئیں۔ بازو بند اور دھنش کا بھی چورا چورا ہوگیا۔ پھر جسطرح بالک گؤ کی پونچھ پکڑ لیتا ہے
اُسیطرح اُن دونوں نے گھوڑے کی پونچھ پکڑ لی۔ (۲۴) اُن کو پونچھ پکڑتے دیکھ کر گھوڑا
بہت ہی غصہ میں بھر گیا اور پیچھے کی دونوں لاتوں سے بجر کیطرح اُنکے قلب پر سخت ضرب
ماری۔ (۲۵) تب تو کوک اور وکوک بیہوش ہو کر اور پونچھ کو چھوڑ کر زمین پر گر پڑے اور اُسیوقت
پھر کھڑے ہوگئے۔ اور اُن دونوں نے سامنے کلکی بھگوان کو دیکھ کر اسپشٹ اکشروں سے
[صاف و صاف الفاظ?]
لڑائی کرنیکی غرض سے بُلایا۔ (۲۶) اُسوقت برہماجی کلکی بھگوان کے پاس آکر ہاتھ جوڑ کر
ہوئے آہستہ آہستہ کہنے لگے کہ یہ کوک اور وکوک استر اور شستر سے نہیں مرینگے۔ (۲۷)
ہے پرماتمن! ایک ساتھ دونوں پر چوٹ ہونے سے دونوں کا مرن ہوسکتا ہے اِن
دونوں میں ایک دوسرے کو دیکھ کر مُردہ بھی زندہ ہو جائیگا یہ سمجھکر آپ دونوں کا ایکساتھ ہی قتل کیجئے
۔ (۲۸) کلکی بھگوان نے برہماجی کے اِس کلام کو سُنکر سواری اور استر شستر کو چھوڑ دیا اور آہستہ
آہستہ وار کرتے ہوئے اُن دونوں دیتوں کے بیچ میں جا کر بڑی غصہ میں بھر کر ایک ساتھ
دو گھونسے مار کر اُن دونوں کے سروں کو چور چور کر دیا۔ (۲۹) سورگ لوک میں دیوتاؤں کو بھی
ڈرانیوالے سب کے ہتکارک وہ دونوں دانو مکن [?] سست ہو کر چوٹی ٹوٹے ہوئے دو پہاڑوں کی مانند زمین
پر گر پڑے۔ (۳۰) ایسی حیرت انگیز کلکی بھگوان کی بہادری دیکھکر گندھرب گانے لگے اور

راجہ نے بھی شور، چول اور وروروں کو اسیطرح خراب خستہ کر دیا۔ (۱۱) بڑے تیجوان تھا کہ یوپ راجہ نے دیبہ استر شستروں کا وار کرکے پوآپت اور مگیسونکو بالکل تتر بتر کر دیا۔ (۱۲) پاک ہے عقل جسکی ایسا وہ تھا کہ یوپ راجہ بخوف تلوار چلا کر اور ادھر ادھر حملے ستر شستروں کی بارش کرکے فوج اعدا کو قتل کرنے لگا اُسوقت مخالف کے طرفداروں میں سے صدہا جوانمرد واصل جہنم ہو گئے۔ (۱۳) گدا چلانے میں پورے واقف کار کلکی بھگوان نے جو بڑے بہادر تھے ہاتھ میں گدا لیکر کوک بکوک کے ساتھ لڑائی کرنا آغاز کر دیا۔ اُس لڑائی کے وقت جانداروں کے دل خوف سے گھبرانے لگے۔ (۱۴) وہ کوک اور بکوک نام والے دونوں بھائی برکا سُر کے پتر اور شنکنی کے ناتی تھے جسطرح شری ہری نے پہلے مدہو اور کیٹبھ کے ساتھ لڑائی کی تھی اُسیطرح اُن بڑے جوانمرد دونوں بھائیوں کے ساتھ کلکی بھگوان لڑائی کرنے لگے۔ (۱۵) لڑائی کرتی کرتی اُن دونوں کی گداؤنکی چوٹ سے کلکی بھگوان کا شریر چور چور ہو گیا۔ ہاتھ میں سے گدا گر پڑی اور خود بھی پرتھوی پر گھبرا کر گر پڑے۔ یہ دیکھ کر سب کو تعجب سا ہو گیا۔ (۱۶) اتنے ہی میں تینوں لوکوں کے جیتنے والے مہا تیج جگت پتی پشنو روپ کلکی بھگوان اُٹھے اور غصہ میں آکر بھالے سے بکوک کا سر کاٹ ڈالا۔ (۱۷) جبکہ اسطرح مہابلی بکوک مارا گیا مگر وہ اپنے بھائی کوک کا درشن کرتے ہی پھر موت کی نیند سے جاگ اُٹھا۔ ایسا دیکھکر دیوتاؤں کے افسر مخالف کے مددگاروں کا ناش کرنیوالی کلکی بھگوان بھی بڑے ہی تعجب میں ہو گئے۔ (۱۸) گدا دھاری کوک کو بکوک کے زندہ ہو جانے کا سبب خیال کرکے کلکی بھگوان نے کوک کا بھی سر کاٹ ڈالا اسطرح سے کوک مارا گیا لیکن یہ بھی اپنے بھائی بکوک کو دیکھ کر زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا۔ (۱۹) زاں بعد حسب دلخواہ صورت بنا نیوالے بڑے زبردست کوک اور بکوک دونوں بھائی پھر اکٹھے ہو کر دوسرے وقت کال کیطرح کلکی بھگوان سے لڑنے لگے۔ (۲۰) یہ دونوں ڈھال تلوار لیکر بار بار کلکی بھگوان کے اوپر چوٹ کرنے لگے

اور ست یُگ کے ساتھ جنگ عظیم کرنے لگا۔ (۱) تب تو دھرم اور ست یُگ کے ڈراونی
تیروں سے خوف زدہ ہوکر کلجگ اپنی سواری کے گدھے کو چھوڑکر اپنی نگری میں بھاگ گیا۔
(۲) اُلو کے نشان والی جھنڈی جسمیں لگ رہی تھی ایسا اُس کلجگ کا رتھ ٹکڑے ٹکڑے
ہوگیا۔ اُسکے تمام جسم میں سے خون ٹپکنے لگا۔ اُسکے جسم میں سے بڑی بدبو نکلنے لگی منہہ
نہایت ہی بدصورت معلوم ہونے لگا۔ ایسی حالت پاکر کلجگ استری سو مک نامی مکان میں
گھس گیا۔ (۳) اپنے کُل کا انگار روپ۔ نربل۔ دمبھہ ستنبھوگ ریت (ویراگیہ)
کے چھوڑے ہوئے تیروں سے زخمی ہوکر دمبھ نہایت مضطرب ہوتا ہوا اپنے گھر میں
گھس گیا۔ (۴) لوبھ کو پرساد نے زخمی کر دیا۔ لاتوں سے اُس کے سر کو چور چور کر دیا۔
وہ کتوں سے جوتے ہوئے اپنے رتھ کو چور چور ہو جانے پر اُسکو چھوڑ کر خون کی قے
کرتا ہوا بھاگ گیا۔ (۵) آبھے کے ساتھ لڑائی کرکے ہار جانے کے سبب کرودھ گھبرا گیا۔
اور اُسکی دونوں آنکھیں کانا ہو گئیں تب تو بد بو سے لپسے ہوئے جوہے سے جوتے
ہوئے اپنے رتھ کو ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کے سبب سے چھوڑ کر تپسن نگر کے بھیتر گھس گیا
(۶) بھے بھی شکھ کے طمانچہ کی چوٹ سے مُردہ ہوکر زمین پر گر پڑا۔ نرکے پرتیتی
کے گھونسے کی چوٹ سے مضطرب ہوکر یم لوک کو چلا گیا۔ (۷) آدھی بیادھی وغیرہ
سب ہی کلجگ کے مددگار ست یُگ کے تیروں سے زخمی ہوکر اپنی اپنی سواریوں کو چھوڑ
کر خوف زدہ ہوکر جدھر تدھر کو بھاگ گئے۔ (۸) زاں بعد دھرم ست جُگ کو ساتھ
میں لیکر کلجگ کی بڑی راجدھانی بنتاسن نامک نگر کو گیا اور تیروں کی آگ سے کلجگ
سمیت اُس شہر کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ (۹) اُسوقت کلجگ کے سب عضا جل گئے
اُس کی استری پُتر اور سارے خاندان کے لوگ یم لوک کو چلے گئے تب تو وہ تنہا ہی
دل میں بہت ہی غمگین روتا ہوا چُپ چاپ بھارت ورش سے اور جگہہ کو چلا گیا۔ (۱۰)
ادھر شردھا نے دینیہ استریوں کے زور سے تُنگ اور کا مبوجوں کا ناش کر دیا اور دیوانی

ششتروں کے ذریعہ لڑائی کرنے لگے۔ (۴۲) کلکی بھگوان اپنی فوج کو ساتھ میں لیکر
قسم قسم کے نہایت عمدہ استر شستروں کے ذریعہ کوک اور بکوک کے ساتھ لڑائی کرنے لگے یہ کوک
اور بکوک برہماجی کے بردان سے بڑے گھمنڈ میں ہو رہی تھی۔ (۴۳) یہ کوک اور بکوک
نام والی دونوں بھائی راکششوں میں بزرگ۔ بڑی عقلمند اور لڑائی کرنیمیں بڑی چتر تھی۔ ان
دونوں بھائیونکی باہم ایسا میل تھا گویا ایک جان دو قالب تھی۔ بڑے تیجوالی تھی اور دیوتا انکو
بھی ایسے خوف رہتا تھا۔ (۴۴) ان دونوں کا جسم بجر کی مانند سخت تھا۔ دونوں دگوجئی
تھے یہ دونوں بھائی لڑائی کرنیمیں موت کو بھی جیتنے کا ارادہ رکھتے تھی۔ ان دونوں بھائیوں
نے بڑے بڑی جوانمردونکی فوج ساتھ میں لیکر اور ہاتھ میں گدا تھام کر پیدل ہی لڑائی کرنی شروع
کردی۔ (۴۵) کلکی بھگوان بھی اپنی فوج کو ساتھ میں لئے ہوئے ان کوک اور بکوک کے ساتھ
جنگ عظیم کرنے لگے۔ کلکی بھگوان کی فوج میں کے بڑی بڑی بہادر رتھی خوفناک لڑائی کرنی لگے۔
(۴۶) گھوڑونکی ہنہناہٹ سے۔ ہاتھیوں کی چیخوں سے۔ دانتونکی ٹکروں سے۔ بہادروں
کی باہنوں کے بیگ سے۔ گھونسوں کی ضرب اور طمانچوں کی چوٹ سے میدان کارزار میں
ایک بڑی ہیبت آواز ہونے لگی۔ (۴۷) اس آواز سے دسوں سمتیں گونج گئیں۔ اسوقت
کسی آدمی کو بھی آرام پانے کا موقع نہیں ملا۔ دیوتا خوف سے گھبرا کر آسمان میں راہ اور
بے راہ راستہ میں چلنے لگے۔ (۴۸) اس لڑائی میں پھانسیوں سے۔ ڈنڈوں سے۔
تلواروں سے۔ تیروں سے۔ برچھوں سے۔ ترشولوں سے۔ گداؤں سے۔ اور ڈراونی صورت
تیروں کے بھالوں سے کروڑوں جوانمردوں کے ہاتھ پیر اور پیٹ کٹ کٹ کر کے
میدان لڑائی میں گرنے لگے۔ (۴۹)

ساتواں ادھیائے

سوت جی بولے کہ ہے رشیو! اسطرح لڑائی کی شروعات ہونے پر دھرم بہت خفا ہوا تک

اُسکے رتھ کے سات گھوڑے ہوئے۔ براہمن اُسکے سارتھی ہوئے۔ اگن اُس کا بیٹھنے
کا آسن ہوا۔ اسطرح دھرم روپ سوامی۔ کارتکیہ طرح طرح کی قواعد جاننے والی بہت سی
سینا کو ساتھ میں لیکر چلدیا۔ (۳۱) اسطرح کلکی بھگوان۔ یگیہ۔ دان۔ تپسیا۔ یم نیم
وغیرہ کو ساتھ میں لیکر کھشن۔ کا متوج۔ ستور۔ ورور وغیرہ بلیچھوں کا پراجے کرنیکے لئے کلجگ کے
رہنے کا ہبیتٹ استھان کو گئے۔ کلجگ کے رہنے کا استھان بھوتوں کا باسا
ہونے کے سبب ویرتھ ہو رہا تھا۔ اُس کے چاروں طرف کتوں کے گروہ بھرے ہوئے تھے۔
(۴۲۔۴۳) اُسجگہہ پرگؤ کے مانس کی دُرگندھی پھیل رہی تھی۔ کوّے اور اُلوؤں کے جھنڈ ہر
چہار سمت منڈلا رہے تھے۔ وہ مکان عورتوں کی لڑائی کا گھر اور بدکاری اور جوا کھیلنے کا مکان
تھا۔ (۴۴) بدشکل اور سارے جگت کو خوف دینے والا تھا۔ اُس شہر کے رہنے والے سب
لوگ عورتوں کے فرماں بردار تھے۔ لڑائی کرنیکی غرض سے کلکی بھگوان کے چلنے کا حال سُنکر
کلجگ غصہ میں بھر گیا اور پتر۔ پوتر وغیرہ کو ساتھ میں لیکر اُلو کی جھنڈی والے رتھ پر سوار ہو کر
وِشاسن نامی نگر سے باہر آیا۔ رشیوں کو ساتھ میں لئے ہوئے دھرم کلجگ کو دیکھکر کلکی بھگوان
کے فرمانے کے بموجب اُس کے ساتھ لڑائی کرنے لگا۔ رِت کے ساتھ دمبھ لڑنے لگا
پرساد لوبھ کو لڑائی کرنیکے لئے پکارنے لگا۔ (۳۵۔۳۶۔۳۷) ابھے کے ساتھ کرودھ کا
اور سکھہ کے ساتھ بھے کا سنگرام ہونے لگا۔ نربے۔ پریتی کے قریب آکر طرح طرح کی استر شستر
لڑائی لڑنے لگا۔ (۳۸) آدھی۔ یوگ کے ساتھ اور بیادھی بلوان جسم کے ساتھ لڑائی
کرنے لگا۔ گلانی۔ ترمتا کے ساتھ۔ جرا۔ اسمرن شکتی کے ساتھ لڑائی کرنے لگا۔
(۳۹) اسطرح سے بڑی سخت اور عظیم الشان لڑائی ہونے لگی۔ برہما وغیرہ دیوتا اُس لڑائی
کو دیکھنے کے لئے اپنی اپنی بیتوں سمیت آسمان پر آئے۔ (۴۰) مرو۔ بھیم بہادر کھش اور
کامبوجوں کے ساتھ لڑنے لگے۔ دیواپی۔ چھل۔ ورور اور انکے نوکروں کے ساتھ لڑائی کرنے
لگے۔ (۴۱) وشاکھ یوپ راجہ پولند اور شوپچوں کے ساتھ مہا پربھاو شالی قسم قسم کے استر

میں یگیہ کا پھل دیگر سادھو پرشوں کے مقصدونکو پورا کرتا ہوں میں آپکے حکم کی موجب ہمیشہ
سادھوؤں کا کام کرنے کی غرض سے گشت کرتا رہتا ہوں۔ (۲۰) اسوقت نناک۔
کامبوج۔ شور وغیرہ ملیچھ لوگ کلجگ کی حکومت میں رہتے ہیں نس زبردست کلجگ ہی میں اتفاق
وقت سے زبردست ہوکر مصیبت زدہ ہورہا ہوں۔ (۲۱) ہے جگت آدھار ہے بھگوان!
اسوقت سادھو پرش سنسار روپی کال اگنی سے پریشان ہوکر تکلیف اٹھارہے ہیں اسواسطے
میں آپکے قدمونکی پناہ میں آیا ہوں۔ (۲۲) پاپ ناشک نرسیان کلکی بھگوان دھرم کے
ایسے عاجزانہ کلام کو سنکر خود خوش ہوکر اور سب کو خوش کرتے ہوئے آہستہ آہستہ کہنے لگے۔
(۲۳) کہ ہے دہرم! یہ دیکھو اب ست جگ آگیا ہے یہ سورج بنشی راجہ ہے اسکا نام
مرو ہے۔ میں نے برہماجی کے کہنے سے یہ اوتار لیا ہے سو تم جانتے ہی ہو۔ (۲۴)
کیکٹ دیش میں بودھوں کا قتل کرچکا ہوں تم یہ سنکر خوشی مناؤ۔ جو تمسیں بھگت نہیں ہیں۔ جو
تمھاری دھرم کے کام میں رخنہ اندازی کرتے ہیں میں انکا ناش کرنیکی غرض سے فوج کو ساتھ
لئے ہوئے جاتا ہوں اب تم بیخوف ہوکر پرتھوی پر گشت کرو۔ (۲۵) جب میں موجود
ہوں جب ست جگ موجود ہے پھر تمھیں کیا خوف ہے؟ تم کسلئے مدہ وغیرہ سے آزردہ ہوتے
ہو۔ اب تم یگیہ۔ دان۔ تپسیا اور برت سمیت گشت کرو۔ (۲۶) ہے دھرم تم جگت کے
پیارے ہو تم پتر اور عزیزوں سمیت دگوجے اور دشمنوں کو قتل کرنیکے لئے گشت کرو میں تمھارے
ساتھ چلتا ہوں۔ (۲۷) اسطرحکا کلکی بھگوان کا کلام سنکر دھرم بہت خوش ہوا اور اپنے
ادھیپتی پن کو خیال کرکے کلکی بھگوان کے ساتھ چلنے کو تیار ہوا۔ (۲۸) دھرم نے کلکی بھگوان
کے ساتھ چلتے وقت استری اور نوکروں وغیرہ کو سدہ آشرم میں رکھدیا۔ (۲۹) دھرم
نے جس وقت لڑائی کرنیکی غرض سے چلنے کا ارادہ کیا اسوقت سادھو پرشوں کا کیا ہوا اور
اسکا لڑائی کرنے کا لباس ہوا اور وید اور برہم جہا رتھ روپ ہوکر آئے قسم قسم کے شستر
ڈھونڈھتے وقت سرلنیٹ سنکلپ ہی اسکا دھنش روپ ہوا۔ (۳۰) وید کے سات سور

مانند دس اچھوہنی فوج لئے ہوئے زیب دے رہے تھے۔ (۷) جگت کے ایشور کلکی بھگوان اِس طرح بھائی۔ پتر۔ دوست احباب اور بہت سی فوج کو ساتھ میں لیکر دگوجی کرنے کی خواہش سے چلدئے۔ (۸) اُسوقت زبردست کلجگ سے ڈرا ہوا دھرم براہمن کا روپ رکھ کر وہاں آیا۔ (۹) اُسکے خدمت گذاروں میں۔ رت۔ پرساد۔ ابھے۔ سُکھ۔ پریتی۔ یوگ۔ ارتھ۔ انہنکار سمرتی۔ چھیم۔ پرتی شٹھ۔ اور نشری ہری کے انش پرم تپسوی نر نارائین تھے۔ ان سب کو اور اپنے استری پتروں کو لیکر دھرم جلدی سے اُس مکان پر آیا جہاں کلکی بھگوان تھے۔ (۱۰-۱۱) شردھا۔ متری۔ دیا۔ شانتی۔ تُشٹی۔ پُشٹی۔ کریا۔ اُنّتی۔ بُدھی۔ میدھا۔ تِتکشا۔ لجا۔ یہ آٹھ مورتی دھرم کو پالن کرنیوالی ہیں۔ (۱۲) سو یہ سب اپنے عزیزوں سمیت کلکی بھگوان کا درشن کرنے کی غرض اور اپنا مقصد کہنے کے واسطے وہاں آئے۔ (۱۳) کلکی بھگوان اُس براہمن کا بھیس بنائے ہوئے دھرم کو دیکھکر خوش ہوئے اور عاجزی سے پوجن اور ستکار کرکے کہنے لگے کہ آپ کون ہیں؟ اور کہاں سے آرہے ہیں۔؟ (۱۴) تم مصیبت زدہ آدمیوں کی مانند استری اور بچوں سمیت کون سے راجہ کے راج میں سے آرہے ہو؟ سو مفصل مجھ سے کہو؟ (۱۵) پاکھنڈی لوگوں کے ستائے ہوئے بشنو بھگت سادھو پرش کی سمان آپکے پرش اور استری کمزور اور مقدرت نہ رکھنے والے اور بہت آزردہ ہو رہے ہیں۔ (۱۶) بے مالک والا اور مصیبت زدہ دھرم کملاپتی کلکی بھگوان کا یہ کلام سنکر اپنے کلیان کی غرض سے جواب دینے لگا۔ (۱۷) اُس براہمن کا روپ رکھنے والے دھرم نے اوّل استری پتر اور نوکروں سمیت ہاتھ جوڑ کر آنند روپ دیا مان شری ہری کا پوجن کیا۔ اور پھر نمسکار کرکے استتی کرنے لگا۔ (۱۸) استتی کرنے کے بعد وہ براہمن کا بھیس رکھنے والا دھرم بولا کہ ہے کلکی بھگوان! میں مفصل کہتا ہوں آپ سنئے۔ میں برہما روپ آپکے سینے سے پیدا ہوا ہوں میرا نام دھرم ہے۔ میں ساری ذی روحوں کے مقصد پورے کرتا ہوں۔ (۱۹) میں دیوتاؤں میں سب سے اوّل گنا جاتا ہوں۔ مجھے یگیہ میں ہویہ کویہ کا حصہ ملتا ہے

کلجگ کا ناش کرنے میں پورے کلکی بھگوان ستجگ کی آمد دیکھکر کلجگ کے لئے دھکار میں
بشاسن نام والی پوری میں لڑائی کرنے کی خواہش سے اپنے نوکر لوگوں سے کہنے لگی
(۱۹) کہ جو جوانمرد ہاتھیوں پر چڑھکر لڑائی کریں۔ جو رتھ پر چڑھکر لڑائی کرنے کی
طاقت رکھتے ہیں جو پیادہ ہیں جنکے جسم سونے کے طرح طرح کے زیوروں سے آراستہ ہیں
جو استر شستروں سے لڑ سکتے ہیں اور جو لڑائی کرنے میں ہوشیار ہیں ایسے جوانمردوں
کی ساری فوجوں کو لاؤ اور سب کی جدا جدا شمار کرو۔ (۲۰)

چھٹا ادھیائے

سوت جی کہتے ہیں کہ یہ رتنیوا زان بعد شادی کرکے وہ زبردست مرد اور
دیوآپی کلکی بھگوان کی اس بات کو سن کر رتھ پر چڑھ کر سامنے آئے۔ (۱) اُن دونوں
راجاؤں کے ساتھ میں بیشمار فوج تھی اور طرح طرح کے استر شستر دھارن کئے ہوئے تھے۔
وہ دونوں اپنے دلمیں جوانمردی کا گھمنڈ رکھتے تھے ان کے ہاتھ اور تمام جسم بکتر سے
ڈھکے ہوئے تھے وہ دونوں جوانمرد اپنے ہاتھوں کی انگلیوں میں دستانے پہنے ہوئے
تھے۔ (۲) اُنکے سر کے اوپر سیاہ رنگ کا ٹوپ بیب رہا تھا وہ دونوں سب
اعلیٰ درجے کے دھنش دھاری تھے۔ اُن دونوں کی چھ اچھوہنی فوج سے زمین لرزاں تھی۔
(۳) تبنا کھ یوپ راجہ کے ساتھ میں ایک لاکھ ہاتھی۔ سو لاکھ گھوڑے۔ سات ہزار رتھ
اور دو لاکھ دھنش دھاری پیادہ سب جنگ کیلئے مستعد تھے۔ اُس تبنا کھ یوپ راجہ کے دو پٹہ اور
پگڑی کا جرا ہوا سے لہرا رہا تھا۔ (۴-۵) اسکے علاوہ اُسکے ساتھ پانچہزار لال رنگ
کے گھوڑے۔ دس ہزار مست ہاتھی۔ بہت سے مہارتھی اور نو لاکھ پیادہ تھے۔ (۶)
دشمنوں کے شہروں کو جیتنے والے کلکی بھگوان اسطرح سورگ لوک میں دجود اندر...

بدلے کہ جو شرتی ناتھا میں بالکل آپکے بس میں رہنے والا ست جگ ہوں - میں آپکا اوتار اور قدرت
دیکھنے کے لئے یہاں آیا ہوں آپ نردپادھی کال سروپ ہو - آپ چھن گھڑی پل وغیرہ انگوکی
دیکھ کے اسوقت دنیادار معلوم ہورہے ہو آپکی قدرت سارا جگت پیدا ہوتا ہے = (۵) آپکے حکم سے
گھڑی - دن - رات - مہینا - موسم - سمت سر اور جگ وغیرہ اور چودہ منو یہ سب باقاعدہ دورہ
کرتے رہتے ہیں = (۶) پہلا سوائمبھو نام والا منو دوسرا سواروچش تیسرا اوتم نام والا چوتھا
تامس - پانچواں ریوت نامی منو چھٹا چاکشش - ساتواں بیوسوت آٹھواں ساورنی - نواں
دکش ساورنی نام والا منو - دسواں برہم ساورنی نامی منو - گیارہواں منو دھرم ساورنی اور
بارہواں رودر ساورنی تیرہواں تمام میں مشہور دیو ساورنی نامی منو اور چودھواں اندر ساورنی
نامی منو یہ سب آپکے مایا کے سروپ ہیں یہ سب آپکی مایاوی شکتی سے نام وغیرہ سے جدا معلوم ہوتے ہیں
= (۷ = ۸ = ۹ - ۱۰ = ۱۱) دیوتاؤں کے بارہ ہزار برسوں کے چار جگ ہوتے ہیں جسمیں دیوتاؤں کے
چار ہزار برس کا ست جگ - تین ہزار برس کا تریتا اور ایک ہزار برس کا کلجگ ہوتا ہے - اور چاروں
جگوں کی پورب سندھیا کرم سے چار سو - تین سو - دو سو اور ایک سو برس کی ہوتی ہے ان چاروں
کی شیش سندھیا کا بھی یہی پرمان ہے = (۱۲ و ۱۳) ہر ایک اکہتر جگ تک پرتھوی کا بھوگ کرتا ہے
اسیطرح سب منوؤں کا قاعدہ ہوتا ہے جسوقت تک منوؤں کا ادھکار رہتا ہے وہ برہماجی کا
ایک دن ہوتا ہے اتنے ہی کال کی سمان وقت میں برہماجی کی رات ہوتی ہے = (۱۴) کال
اسطور سے دن - رات - پکش - مہینا - برس - موسم وغیرہ اپادھیوں کو دھارن کرکے برہما کا جنم -
مرن وغیرہ کرتا ہے = (۱۵) سو برس کی عمر ہونے پر برہما تم میں لین ہو جاتا ہے - پرلے کال
کا اخیر ہونے پر پھر برہماجی آپکی نابھی کے کنول سے پیدا ہوتے ہیں = (۱۶) تہاں میں کال کا
انش ست جگ ہوں میرے دورہ میں دھرم کا برتاو عمدہ طور سے ہوتا ہے میرا دورہ
ہونے پر راجا دھرم کا برتاو کرکے کرتیہ کرتیہ ہو جاتی ہے اسی سبب سے میں کرت جگ نام سے مشہور
ہوں = (۱۷) نوکروں سمیت کلکی بھگوان ست جگ کا یہ کلام سنکر بہت آنند ہوئے = (۱۸)

رتھ کی سبھا میں آیا ہوا دیکھکر خوش ہوئے اور "یہ کیا" ایسا کہکر تعجب ماننے لگے ۔ (۳۳) ۔ کلکی بھگوان بولے کہ سب کو ہی معلوم ہے کہ تم دونوں راجہ ہو اور لوک کی رکشا کیواسطے اور رعایا کی خبرگیری اور پرورش کے لئے سورج ۔ چندرماں ۔ آندر ۔ یم ۔ اور کبیر کے انش سے پیدا ہوئے ہو ۔ (۳۴) اتنے دنوں تک تم اپنے آپ کو چھپائے ہوئے رہتے رہے ہو اسوقت تم میرے ظاہر ہونے پر مجھسے ملنے آئے ہو اب میرے کہنے سے اندر کے بھیجے ہوئے رتھ پر چڑھو ۔ (۳۵) لکشمی پتی ترلوکی ناتھ سناتن کلکی بھگوان اسطرح سے کہہ رہے تھی کہ اسیوقت دیوتا پھولوں کی برکھا کرنے لگے ۔ اور منی لوگ سامنے آکر استتی کرنے لگے ۔ (۳۶) گنگا جی کے جل سے ملنے کے سبب سے نئی پائے ہوئے مہادیو جی کے سر پر موجودہ بھشم کی خوشبوسے معطر اور پاربتی جی کے شریر کو چھونے کے سبب منگل روپی ہوا آہستہ آہستہ چلنے لگی ۔ (۳۷) بعدہٗ اسی جگہہ پر ایک بھکاری آنکر موجود ہوا اُس کے چہرہ سے خوشی کی علامتیں نمایاں تھیں جسم کی آب و تاب مثل تپے ہوئے سونے کے صاف تھی دھرم کا بڑا آدھار تھا ہاتھ میں ڈنڈ شوبھا دے رہا تھا اور کیا کہوں وہ لاثانی شخص ہی تھا اُسکے شریر کی ہوا سے پاپوں کے ڈھیر معدوم ہوتے تھے سورج کی مانند تیجوان تھا اور اُسکی دونوں آنکھیں کنول کی سمان تھیں ۔ (۳۸)

پانچواں ادھیائے

سوت جی بولے کہ ہے رشیو! پھر کلکی بھگوان نے اُس بھکاری کو دیکھتے ہی سب لوگوں سمیت اُٹھکر ۔ پادیہ ۔ ارگھیہ اور آچمنیہ وغیرہ سامگری سے پوجن کیا ۔ (۱) پھر اُس سب کے قابل پرستش بھکاری کو بٹھاکر پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ ہمارے بڑے اچھے نصیب ہیں کہ جو آپ نے آکر ہمیں درشن دیا ۔ (۲) جو آدمی بیگناہ اور پورے اور سب کو برابر ایک نگاہ سے دیکھنے والے ہوتے ہیں وہ جانداروں کی خبرگیری کرنے کے لئے زمین پر گشت کرتے ہیں ۔ (۳) یہ سُنکر وہ بھکاری (سنیاسی)

میں نے اِن مَرو اور اِن سب منیوں کے ساتھ آپکے چرن کنولوں کا درشن پایا ہے۔ بلاشک اب ہم
کال کے سخت منہہ میں نہیں جانا پڑے گا۔ ہمیں آتم گیانی پرشوں کا پد ملے گا۔ (۲۱) کنول کی
سی آنکھوں والے کلکی بھگوان مَرو اور دیواپی کی یہ باتیں سُنکر مسکراتے ہوئے تسلّی دیکر کہنے
لگے۔ (۲۲) کلکی بھگوان بولے کہ میں جانتا ہوں تم دونوں بڑے دھرماتما راجہ ہو اسوقت
تم میرے کہنے کے بموجب راجہ ہوکر اپنے اپنے راج کی خبرگیری کرو۔ (۲۳) ہے مَرو راجن!
میں اسوقت رعایا کی تکلیف دینے والے جانداروں کا قتل کرنیوالے ادھرمی ملیکشوں کا ناش
کر کے تمھیں تمھاری راجدھانی اجودھیاپوری دلواؤں گا اور اسمیں تمھارا راج تلک کرونگا۔ (۲۴)
ہے راج رشی دیواپی! میں لڑائی کے میدان میں ملیکشوں کا قتل کر کے تمھیں تمھاری راجدھانی
ہستناپور دلواؤنگا۔ (۲۵) میں بھی متھراپوری میں رہتا ہوا تمھارے خوف کو دور کرتا رہونگا
میں تتیاکرن اشٹ مکھ اور ایک شنگھ نامی ملیکشوں کو قتل کر کے ست یگ کو قایم کرتا ہوا
رعایا کی پرورش کرونگا تم بھی درویشانہ لباس اور برت کو چھوڑکر مہارتھ پر چڑھو۔ (۲۶-۲۷)
کیونکہ تم استر شستر چھوڑنے میں بڑے ہوشیار اور مہارتھی ہو۔ تم ملیکش وغیرہ ادھرم میں رخنہ
ڈالنے والوں کے ناش کرنے کے لئے ہمارے ساتھ چلو۔ (۲۸) ہے مَرو راجن! انکے یوپ نام
والا راجہ بشیوتی سندر آنکھوں والی بڑی خوبصورت اپنی کنیا کے ساتھ تمہارا بواہ کردیگا۔ (۲۹)
ہے مَرو راجن! بہبودی خلائق کے واسطے تم راجہ ہوکر میرے کلام کی تائید کرو۔ ہے دیواپی!
تم بھی ترچی راشو کی شانتا نام والی کنیا کے ساتھ شادی کرو۔ (۳۰) مَرو۔ دیواپی۔ اور
منی لوگ کلکی بھگوان کا ایسا تشفی آمیز کلام سُنکر دلمیں تعجب سا کرنے لگے اور یہ یقیناً جان لیا کہ یہ
ایشور شری ہری ہیں۔ (۳۱) کلکی بھگوان اسطور سے بیخوف باتیں کر رہے تھے کہ اسیوقت آسمان
سے (جہاں دل چاہے وہاں پہونچانے والے) دو رتھ اُترے وہ رتھ سورج کی مانند
نیجوان قسم قسم کے جواہرات سے جڑے ہوئے اور سفید سفید چمکتے ہوئے دِویہ استر شستروں سے
آراستہ تھے۔ (۳۲) منی۔ راجے اور سبھا میں بیٹھے ہوئے لوگ بشوکرما کے نورانی بنائے ہوئے

اُسکے لکشن شریمان اور مہاپرشوں کے سے ہیں یہ کون ہے؟ = (۷) دیواپی یہاں بھگوان کی نہیں میٹھی بات کو سُنکر عاجزی سے کہنے لگا۔ (۸) دیواپی بولا کہ پہلے کنول کے انت میں آپکی نابھی کے کنول سے برہما پیدا ہوئے برہما کے اتری نامی پتر ہوئے۔ اتری کا چندر۔ چندر کا پتر بدھ۔ بدھ کا پورروکھا۔ پورروکھا کا نہش نہش کا ججاتی تس ججاتی کے دیویانی کے ذریعہ یدو اور ترکسو یہ دو پتر پیدا ہوئے۔ (۹-۱۰) ہے سادھوؤں کی رکشا کرنیوالے بھگوان!

تس ججاتی کے شرمشٹا نامی استری سے درہیو۔ انو اور پورو یہ تین پتر اُتپن ہوئے =

ابتدا آفرینش میں تامس۔ اہنکار سے جسطرح پنچ بھوت پیدا ہوتے ہیں اُسیطرح ججاتی کے پانچ پتر ہوئے۔ (۱۱) پورو کا پتر جنمیجے۔ جنمیجے کا پرچنوان۔ پرچنوان کا پرویر۔ پرویر کا منسیو۔ منسیو کا ابھیہ۔ ابھیہ کا اُردکشے اُردکشے کا تریہ رُنی۔ تریہ رُنی کا اُپشکر ارُنی۔ اُپشکر ارُنی سے برہنکشتر اور برہنکشتر کا پتر ہستی ہوا۔ اِس ہستی راجہ کے نام سے ہی ہستناپور بسا ہے۔ (۱۲-۱۳) تس ہستی راجہ کے اجمیڑہ۔ اہمیڑہ اور پورمیڑہ یہ تین پتر ہوئے۔ اجمیڑہ کا پتر رِکش۔ رِکش کا سمبرن۔ سمبرن کا کُرو۔ کُرو کا پرکشت۔ پرکشت کے سودھنو۔ جنہو۔

اور نِشدھ یہ تین پتر ہوئے۔ تن میں سودھنو کا پتر سوہوتر۔ سوہوتر کا چیون۔ چیون کا برہدرتھ برہدرتھ کا کوشاگر۔ کوشاگر کا رِشبھ۔ رِشبھ کا ستیہ جیت۔ ستیہ جیت کا پُشپوان اور پُشپوان کا پتر نہش ہوا۔ (۱۴-۱۵-۱۶) برہدرتھ کی دوسری استری سے دشمنوں کو شکست دینے والا جراسندھ پیدا ہوا۔ جراسندھ کا پتر سہدیو ہوا۔ سہدیو کا پتر سومابی۔ سومابی کا شُرت شروا شُرت شروا کا سورتھ سورتھ کا بدورتھ۔ بدورتھ کا سارو بھوم۔ سارو بھوم کا جے سین جے سین کا رتھانیک۔ رتھانیک سے پرم کوپی بھیتاپو نامی پتر پیدا ہوا۔ (۱۷-۱۸) بھیتاپو کا پتر دیواتتھی ہوا۔ دیواتتھی کا رِکش۔ رِکش کا دلیپ۔ دلیپ کا پرتیپ۔ سے انیشورا پرتیپ کا پتر میں دیواپی ہوں۔ میں شانتنو کو اپنا راج دیکر کلاپ گانوں میں رہتا ہوا یکسوئی قلب سے بہت عرصے سے تپسیا کر رہا ہوں۔ اسوقت آپکے درشن کی آرزو سے یہاں آیا ہوں۔ (۲۰۱۹)

شری رامچندر جی اسطرح جانکی جی کا انتردھیان ہوا دیکھکر اس ماجرے کو کہتے ہوئے گرو وسشٹ اور سیوک برگ اور شہر کے رہنے والوں سمیت اور جانوروں سمیت خوشدلی سے سرجو کے جل کا آچمن کر کے دِبیہ بِمان پر بیٹھ بیکنٹھ دھام کو چلے گئے (۵۶) جو لوگ اس امرت کی سمان پیارے شری رامچندر جی کے قصہ کو سنیں گے لکشمی پتی شری پرمیشور پربھو شری رامچندر جی کی کرپا سے اُنکے لاعلاج مرضوں کی شانتی ہو جائیگی اور اولاد اور دولت کی ترقی ہوگی اور سورگ نصیب ہوگا اس داستان کو سنکر دل خوش ہوگا دنیوی تفکرات کا سمندر خشک ہو جاوے گا اور مکتی بھی حاصل ہو جاوے گی (۵۷)

چوتھا ادھیائے

شری رامچندر جی کا پتر کش کش کا اتتھی اتتھی کا نشدھ نشدھ کا نبھ نبھ کا پنڈریک پنڈریک کا چھیم دھنوا چھیم دھنوا کا دیوانیک دیوانیک کا ہین ہین کا پاری پاتر پاری پاتر کا بلاہک بلاہک کا آرک آرک کا رجنابھ رجنابھ کا کھگن کھگن کا بدھرت بدھرت کا پتر ہرنیہ نابھ ہرنیہ نابھ کا پشپ پشپ کا دھرو دھرو کا سیندن سیندن کا اگنی ورن اور اگنی ورن کا پتر شنکھن ہوا وہ بڑے بہادر شنکھن میرے پتا تھے میرا نام مرو ہے بعض اشخاص مجھے بدھ بھی کہتے ہیں (۱-۲-۳-۴) اتنے دنوں تک میں کلاپ گانوں میں رہتا ہوا تپسیا کرتا رہا۔ میں ستیہ وتی کے پتر بیاس جی کی زبانی آپکے اوتار کا حال سن کر کلجگ کے لاکھ برس تک امیدواری کر کے آپکے پاس آیا ہوں۔ پرماتما روپ آپکے پاس آنے سے کروڑوں جنم کے پاپ اور تپت ختم ہو جاتے ہیں دھرم کی ترقی ہوتی ہے ناموری اور شہرت بڑھتی ہے اور سارے مطالب پورے ہوتے ہیں (۵-۶) یہ سنکر کلکی بھگوان بولے کہ اسوقت میں نے تمھاری بنیاد لی تھی اور سمجھ لیا کہ تم سورج بنسی راجہ ہو مگر تمھارے ساتھ یہ جو دوسرا شخص ہے

بن کو آنے کے وقت کا لباس جو منیوں کا ساتھ اور گروہ کے ساتھ محبت کا برتاؤ یاد کرنے
لگے۔ پھر منیوں نے آکر شری رامچندر جی کا پوجن کیا۔ (۴۹) پھر اُن شری رامچندر جی نے لوگوں
سمیت دل میں رنجیدہ اور آزردہ بھرت جی کو سمجھا کر اُنکی تسلی کی پھر پاؤں اُنکے حکم کے بموجب باپ کے
سنگھاسن پر بیٹھے اور بششٹ وغیرہ رشیوں نے اُن راج تلک کیا بعدہ وہ شری رامچندر جی راجا
اندر کیطرح روئے زمین کے مالک ہوکر شوبھا کو پراپت ہونے لگے۔ (۵۰) اسطرح بڑے زبردست
اور بہادر رگھوبیر شری رامچندر جی نے راج پالن کرنے کی شروعات کی۔ اُنکے راج میں ساری
رعایا اہل مقدرت ہوئی۔ براہمن لوگ بیخوف ہوکر عبادت کرنے میں مشغول ہوئے اسمیں ملکر
بیخطر ہوا اپنے اپنے دھرم کا برتاؤ کرنے لگے وقت پر بارش ہونیکے سبب پرتھوی بھی
آنند ہوئی۔ سارا جگت سچے راستہ پر چلنے لگا۔ (۵۱) اسطرح سے رگھوکل شرومنی شری رامچند
جی نے دس ہزار برس تک اپنے پاک و برتر برتاؤ سے رعایا کا دل خوش رکھا۔ اور سب طرح سے
سب کے مقصد پورے کرکے شری رامچندر جی نے اپنی پیاری جانکی جی کا بھی دل خوش کیا۔
اور مہرشیوں کو بہت زر و جواہر دکشنا میں دیکر بہت سے جگت کیئے اور تین اسو میدھ جگ کرکے دیوتاؤں کو
تربپت کیا۔ (۵۲) زاں بعد رگھوکل شرومنی شری رامچندر جی نے سنگدلی سے دل میں کسی
بات کا خیال کرکے جانکی کو بن میں تیاگ دیا۔ پھر اوتم کرم کرنیوالے بالمیک جی کی بنائی ہوئی
رامائن کو یاد کرکے آزردہ دل شری رامچندر کی پیاری جانکی کو اپنی کٹی میں لیگئے۔ (۵۳)
پھر بھومی سُتا شری سیتا نے بڑے زبردست اور بہادر لو اور کش نامی دو لڑکے پیدا کیئے۔
ان دونوں نے رام چندر جی کے پاس جاکر ثنا و صفت کرکے اچھے منی نے ان دونوں
لڑکوں سمیت نردوش دیوتاؤں سے پرنام کی ہوئی سیتا شری رامچندر جی کے حوالہ کری۔
(۵۴) پھر شری رامچندر جی سامنے روتی ہوئی پتروں سمیت جانکی سے کہنے لگے کہ تم
اپنی شدھی کے لئے سب کے سامنے آگ میں پھر چلی جاؤ سیتا نے شری رامچندر جی کی یہ بات سنکر
اُنکے چرن کنولونکو ڈنڈوت کی اور اپنی ماتا پرتھوی کے ساتھ زیور سے آراستہ پاتال کو چلیگئی۔ (۵۵)

ہی مردہ کی مانند ہوئے بڑے زورآور اور زبردست بہادر دیوتاؤں کے دشمن راکشسوں کا قتل
کیا ۔ (۴۳) پھر بڑے زبردست لچھمن جی نے بڑی آواز سے گرجنے والے اور خون پینے والے
راکشسوں سمیت اندرجیت میگھ ناد کو جہنم میں پہونچایا ۔ پھر اُن لچھمن جی نے ہی غصہ میں ہوکر
پرہست نکمبھ ۔ مہاراکش اور بکٹ وغیرہ راکشسوں کا بھی تیز تلوار سے سر کاٹ دیا ۔ (۴۴)
ازاں بعد بڑی مشکل سے جیتنے کے لایق راون کروڑوں ہاتھی سوار ۔ رتھ کے سوار ۔ گھوڑوں کے
سوار اور پیدل لوگوں کی فوج کو لیکر میدان لڑائی میں بندروں کی فوج کے سپہ سالار جو سگریو تھے اُنکے
مالک پربھو ایسے دیبیہ استروں کو دھارن کرنیوالے بڑے جس والے شری رامچندر جی کے قریب آکر
استر شستر کی بارش کرتا ہوا لڑائی کرنے لگا ۔ (۴۵) اُسوقت رگھوبیر شری رامچندر جی نے
برہما جی سے بردان پانے کی وجہہ سے بزرگی یافتہ زبردست ۔ بہادر میدان کارزار سے پہاڑ
کی مانند نہ ہلنے والے شیطان راکشسوں کی فوج کے مالک راون اور بڑی قوی تن کمبھ کرن کو تیز تیروں
سے گھایل کر دیا ۔ (۴۶) بعدہٗ شری رامچندر جی اور راون نے باہم تیز تیروں کی بارش کرکے
آسمان کو تیروں سے چھا دیا اُسوقت یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا سیاہ ابر تمام آسمان پر چھا رہے ہیں ۔
تیروں کی باہم ٹکرانے کی آواز سے اور رگڑ کر آگ نکلنے سے بجلی کا شبہ ہوتا تھا ۔ بجر کے شبد
کی مانند رودر کی آواز سے تمام زمین گونج گئی اُسوقت لڑائی کے میدان کی بڑی مہیب شکل ہو رہی
تھی ۔ (۴۷) بعدہٗ دیوراج اندر کو بھی ڈرا دینے والا راون سیتا جی کی بددعا اور شری رامچندر
جی کے استروں کے تیج سے مردہ ہوکر زمین پر گر پڑا ۔ اُسوقت ہنومان جی بہت خوش ہوکر اگنی میں
پوتر ہوئی جانکی جی کو شری رامچندر جی کے پاس لے آئے تب شری رامچندر جی اپنی اجودھیا پوری
کو لوٹنے کا قصد کرنے لگے ۔ (۴۸) پھر اندر دیو کے کہنے کے بموجب شری رامچندر جی نے
فوراً [illegible] بھبھیکھن کو راکشسوں کا افسر مقرر کر دیا پھر شری رامچندر جی بندروں کے راجہ
سگریو وغیرہ [illegible] سمیت اور سیتا اور لچھمن جی کو ساتھ میں لیکر ہوا سے چلنے والے بہت
ہی خوبصورت اور آراستہ پشپک نام کے بمان پر چڑھ کر اجودھیا پوری کو چلدئے ۔ چلتے وقت راستہ میں

چالاک ہرن کی سی صورت والے راکشس کا قتل کیا۔ (۳۵) زاں بعد راستہ میں شری رامچندر
اور لچھمن کو جاتا ہوا دیکھکر راون جلدی سے اُنکے مکان میں آیا اور سیتا جی کو ہر لے گیا۔ شری رامچندر
جی پرن کوٹی میں سیتا کو نہ دیکھکر ہا سیتا! ہا سیتا! اسطرح بار بار کہکر پچھتاوا کرتے ہوئے بیہوش ہوگئے
۔ (۳۶) پھر رشیوں کے مکانات۔ پہاڑوں کی گپھا۔ پانی اور خندقوں وغیرہ جگہوں میں سیتا کو ڈھونڈتے
ہوئے راہ میں قریب المرگ جٹایو کو دیکھا اُس کی زبانی یہ بات معلوم ہوئی کہ سیتا کو راون ہر لیگیا ہے۔
پھر اپنے باپ کیطرح اُس جٹایو کے مرجانیکے بعد اُسکا کریا کرم کیا۔ (۳۷) بعدہٗ سیتا کے غم جدائی
سے پریشان و ضعف دماغی۔ رگھوکُل شرومنی چھوٹے بھائی لچھمن سمیت شری رامچندر جی نے
ایسے بندروں کی فوج کو کہ جن کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا دیکھا اور سورج کا پتر جو بال تھا اُسکے چھوٹے
بھائی سگریو کے منتری جو ہنومان تھے اُن کو دیکھا۔ (۳۸) پھر سگریو اور پون کمار ہنومان جی کے
کہنے سے سات تاڑ کے درختوں کو چھید اور بان (تیر) سے بالی کو مار کر اور سگریو سے
متر تائی کر کے اُس سگریو کو بندروں کا راجہ بنایا۔ (۳۹) بعدہٗ پون کمار ہنومان جی جانکی جی
کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے جٹایو کے کہنے کے بموجب سمندر کے پار گئے اور لنکا پوری میں جاکر اشوک باٹکا
میں سیتا جی سے گفتگو کر کے اُنکے دلکو خوش کر کے پھر شری رامچندر کے پاس کو لوٹ آئے۔ (۴۰)
ہنومان جی نے اپنی قوت بازو سے صدہا راکشسوں کو قتل کر کے لنکا کو جلا کر خاک کر دیا۔ یہ سنکر شری
رامچندر جی خوش ہوئے اور غصہ میں ہو کر پہاڑوں کے پتھروں سے سمندر کا پل باندھا اور بندروں
سمیت لنکا پوری میں گئے اور راکشسوں کے حاکم راون کا قلعہ وغیرہ سب توڑ ڈالا۔ (۴۱) بعدہٗ لچھمن جی
سمیت راجہ رامچندر جی لڑائی کرنے میں زبردست بڑا بھاری دَل لیکر ہاتھی۔ گھوڑے۔ رتھ
وغیرہ پر چڑھے ہوئے تیز تیر اور کاٹنے والی تلوار چلانے والے راکشسوں کا قتل کر کے ہیبت صورت
کال کی زبان کے اگلے حصہ کیطرح شوبھایمان ہوئے۔ (۴۲) زاں بعد نل۔ انگد۔ بندروں
کے راجہ سگریو۔ پون کمار ہنومان۔ جامونت اور اور بڑے بڑے زور آور بندروں نے درختوں کو
پھینک کر پہاڑوں کو پھینک کر اور اور طرح سے خوفناک چوٹ کر کے جانکی جی کے غصہ سے پہلے

جسطرح سے کہ برہما جی کے پیچھے چندرماں بیٹھو [illegible] لکشمی [illegible] کنور
شری رامچندر جی وشوامتر جی کے پیچھے مناسب طریقے سے بیٹھے تھے [illegible] شری رامچندر جی
کو دیکھکر راجہ جنک نے جانکی کے لائق بر سمجھا اور اپنے من میں اس سندر کی ہوئی ان کو [illegible]
توڑے گا وہی جانکی کو پاویگا ناممکن سمجھ کر دل ہی دل میں اپنے [illegible] شری رامچندر
جی کے قریب آئے ۔ (۲۸) پھر شری رامچندر جی نے راجہ جنک [illegible] آراستہ اور شری
جانکی جی کی ترچھی نگاہ کے لحاظ سے تس بڑی مضبوط دھنش کو ہاتھ میں لیکر دو ٹکڑے کر دئیے اس
وقت "شری رامچندر جی کی جے" یہ آواز بڑی بلند آوازی سے [illegible] لوگ [illegible] ہونے لگی اس سے
شری رامچندر جی بہت شوبھایمان ہوئے ۔ (۲۹) [illegible] پھر راجہ جنک نے شری رامچندر جی
وغیرہ چاروں بھائیوں کو شادی کے رسم و رواج [illegible] پار کئے
دیں پھر راستہ میں پرسرام جی نے رگھوپتی شری رامچندر جی کا [illegible] (۳۰)
بعدہ راجہ دشرتھ نے اپنی اجودھیا نگری میں آکر [illegible] کمال درجہ [illegible]
سیتاپتی شری رامچندر جی کو راج گدی پر بٹھانے کی خواہش کی اسوقت کیکئی نے فوراً ہی
آکر خاندانوالوں کی جماعت میں اپنا ارادہ کرنیوالے راجہ دشرتھ کو شری رامچندر جی کو راج دینے سے منع
کیا ۔ (۳۱) پھر پتا جی کی آگیا سے سیتا اور لکشمن جی سمیت شری رامچندر جی بن کو گئے پھر پیچھے پیچھے
آنیوالے شہر کے رہنے والوں کو چھوڑ کر گوہ کے گھر گئے ۔ (۳۲) بعدہ بن میں استری اور چھوٹے بھائی
سمیت منیوں کی مانند آہار [illegible] ہوئی اور تیج [illegible] کے مکان میں آئے ہوئے اور
اور رنجیدہ بھرت جی کو لوٹا کر اور پتا کا مرن سنکر کئی برس تپوبن میں گذرانے ۔ (۳۳) پھر کامدیو
کے تیروں سے مجروح سوروپنکھا سندری خندہ پیشانی ۔ راون کی بہن شورپنکھا کو اپنی خواہشمند
دیکھکر شری رامچندر جی نے لکشمن جی کو اشارہ کیا تب لکشمن جی نے بھی تیز تلوار سے ناک
کان کاٹ کر اُس راکشسی کو بدصورت بنادیا ۔ (۳۴) راستہ میں [illegible] کو مار کر چودہ ہزار
فوج کے [illegible] راون کے محکوم کھر اور دوشن کو قتل کیا پھر سیتا کی خواہش سے سونے کے جسم والے

انشومان کا پتر دلیپ۔ دلیپ کا پتر بھاگیرتھ نام سے مشہور ہوا۔ تن بھاگیرتھ کی لائی ہوئی ہونے کے کارن یہ گنگا بھاگیرتھی نام سے مشہور ہے۔ آپکے چرن سے پیدا ہونیکے سبب یہ اس لوک میں اُتّتی اور پرنام اور پوجا کرنیکے لائق ہوئی ہے۔ (۱۸) بھاگیرتھ کا پتر نابھ ہوا۔ نابھ کا پتر مہابلی سندھو دیپ ہوا۔ سندھو دیپ سے ایوتایو نامی پتر پیدا ہوا۔ (۱۹) ایوتایو کا پتر رتوپرن ہوا۔ رتوپرن کا پتر سوداس ہوا۔ سوداس کا سوداس نامی پتر ہوا۔ سوداس کا بڑا بدھی وان اشمک نام والا پتر ہوا۔ (۲۰) اشمک کا پتر مولک ہوا۔ مولک کا پتر دشرتھ۔ دشرتھ سے ایربڑ نامی لڑکا پیدا ہوا۔ ایربڑ کا پتر بشوسہ۔ بشوسہ کا پتر کھٹوانگ اور کھٹوانگ کا پتر دیرگھ باہو ہوا۔ (۲۱) دیرگھ باہو کا پتر رگھو۔ رگھو سے اج۔ اج کے پتر دشرتھ ہوئے اور دشرتھ کے ساکشات جگت پتی شری ہری رام روپ سے ظاہر ہوئے۔ (۲۲) کالکی بھگوان رام اوتار کی کتھا سنکر بہت ہی خوش ہوئے اور مرو سے کہنے لگے کہ شری رامچندر جی کا چرتر پورے طور سے مفصل بیان کرو۔ (۲۳) تب مرو بولے کہ ہے بھگوان! سیتا پتی شری رامچندر کا چرتر بیان کرنے کی اس زمین پر کسی کو طاقت نہیں ہے اور تو کیا شیش جی بھی اپنے ہزار مکھوں سے شری رامچندر جی کا چرتر پوری طرح سے بیان کرنے کی جرات نہیں کر سکتے ہیں۔ (۲۴) تاہم حسب الارشاد آپکے اپنی بدھی کی موافق سارے پاپوں کو دور کرنیوالی پرم پوتر شری رامچندر جی کا قصہ گذارش کرتا ہوں۔ (۲۵) ابتدا میں ایک وقت برھما وغیرہ کی پرارتھنا سے سورج بنش میں چار روپ سے ہوکر دشرتھ کے پتر ہوکر راکشسوں کا ناش کرنے کی خواہش سے جانکی پتی شری رامچندر جی نے اوتار لیا۔ جنھوں نے بالک پن میں بشوامتر جی کے یگیہ میں خرابی ڈالنے والے راکشسوں کا ناش کرکے جس پایا۔ (۲۶) جنکے نام کے سمرن کی بدولت جگت میں دوسرا جنم نہیں ہوتا ہے یعنی موکش ہو جاتی ہے جو بڑے طاقتور اور بڑے تیج وان ہیں وہ بہمہ جہت پورے طریقے سے شستر ودیا کو جاننے والے شری رامچندر جنہوں نے اہلیا کو سوت کرنیوالی روپ کو دھارن کرکے معہ لچھمن جی کے بشوامتر جی کے ساتھ راجہ جنک کی سبھا میں گئے (۲۷)

نے سمندر کے کنارہ پر بشنو بھگوان کی پرارتھنا کی تھی اسیطرح یہ سب رشی کلکی بھگوان کے
پاس اپنا اپنا مطلب کہنے لگے۔ (۴-۵-۶-۷) منی بولے کہ ہے جگناتھ! آپ نے سب
کو جیتا ہے۔ آپ ساری پرانیوں کے دلکی باتوں کو جانتے ہو تم ہی اس اننت بشنو کی (دنیا) بیشمار
پالن اور پرلے کرتے ہو۔ ہے بھگوان! اسوقت آپ ہمارے اوپر پرسن ہو جیئے۔ (۸)
ہے لکشمی کے پتی! انتم کال روپ ہو جگت کے گن کرم تم سے ہی نمودار ہو رہے ہیں برہما
وغیرہ دیوتا بھی آپکے ہی چرن کملوں کی استتی کرتے ہیں اسوقت آپ ہماری اوپر پرسن ہو جیئے۔
(۹) ترلوکی ناتھ کلکی بھگوان اسطرح منیوں کا کہنا سنکر کہنے لگے کہ ہے منیو! تمھارے
آگے جو یہ بڑے قوی تن۔ پرم پراکرمی عبادت کرنیمیں مستعد دو پرش ہیں سو کون ہیں؟
(۱۰) یہ گنگا کی استتی کرکے پرسن چت ہو کر یہاں کسواسطے آئے ہیں؟ بعد ازاں کلکی بھگوان
اُن دونوں کیطرف مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ تم نے کس غرض سے گنگا کی استتی کری ہے؟ تم کون ہو؟
اور تمھارے نام کیا ہیں۔ یہ سب مجھ سے کہو۔ (۱۱) اسطور کلکی جی کے کہنے پر اُن دونوں میں سے
سب کام کرنے میں ہوشیار مرو۔ خوش ہو کر کھڑے ہو گئے اور ہاتھ جوڑ کر بڑی عاجزی سے
اپنے بنش کا بیان فرمانے لگے۔ (۱۲) مرو بولے کہ ہے بھگوان آپ سب کے دلمیں موجود
اور سب کے دل کا حال جاننے والے ہو ہے پربھو آپ سب جانتے ہو آپکی آگیا سے سب
کیفیت مفصل عرض کرتا ہوں وہ سن لیجیئے۔ (۱۳) آپکی نابھی سے برہما جی پیدا ہوئے
برہما جی کے پتر ماریچ ہوئے۔ ماریچ کے منو۔ منو جی سے ستیہ پراکرمی اکشواکو راجہ پیدا ہوئے
(۱۴) اکشواکو کے پتر یوناشو ہوئے۔ یوناشو کے پتر ماندھاتا ہوئے۔ ماندھاتا کے پتر
پورو کتس ہوئے۔ پورو کتس سے بڑے بدھی مان انرنیہ پیدا ہوئے۔ (۱۵) انرنیہ کے پتر
ترسدسیو ہوئے ان سے ہریشو ہوئے۔ ہریشو کے پتر ترئیرن۔ انکے پتر پرم بدھی مان
ترشنکو ہوئے ترشنکو سے پرم پرتاپی راجہ ہریشچندر ہوئے۔ (۱۶) ان کا پتر ہرت ہوا۔
ہرت کا پتر بھرت۔ بھرت کا پتر ورک۔ ورک کا پتر سنج۔ اس سنج سے انشومان پیدا ہوا (۱۷)

دیوتاؤں کے کہنے سے کلکی بھگوان نے گیرو وغیرہ سے بہتے ہوئے پہاڑ کی چوٹی کی مانند عجائب صورت خون آلودہ لباس راکشسی کا معہ اسکے لڑکے کے قتل کیا۔ (۴۵) اسوقت دیوتا لوگ آکاش سے پھول برسانے اور رکھیشر پرشنسا کرنے لگے یہاں بعد کلکی بھگوان نے وہاں سے جاکر ہردوار میں گنگا کے کنارے پر جاکر فوج کو ٹھہرایا۔ (۴۶) انہوں روپ کلکی بھگوان نے فوج سمیت ایک شب وہاں گذرا اور صبح کو دیکھا کہ رکھیشر لوگ گنگا نہانے کے ارادے سے بار بار درشن کرنے کے لئے بیاکل ہو رہے ہیں۔ (۴۷) ہردوار میں گنگا جی کے کنارہ پر قریب ہی فوج سمیت بیٹھے ہوئے کلکی بھگوان گنگا کا درشن کر رہے تھے اسیوقت بہت سے رکھیشر آکر درشن کیا اور بار بار ویدوں کی منتری روپی استتی کے بالکوں سے اُن کلکی بھگوان کی استتی کرنے لگے۔ (۴۸)

تیسرا ادھیائے

جب وہ سب بولے کہ پرمیشور دھرماتما کلکی بھگوان منیوں کو آکر تہذیب و خوشی سے بیٹھے ہوئے دیکھکر اُن سے کہنے لگے۔ (۱) کلکی بھگوان بولے کہ تمہیں سورج کی سمان تیج والے تیرتھ یاترا کرنے والے اور تیرتھوں کو پاک کرنیوالے آپ کون ہیں؟ میرے بڑے اچھے نصیب ہیں جو آپ یہاں تشریف لائے۔ (۲) آج ہم اِن لوک میں پُن وان اور دھن وان ہوئے جو آپ ہمیں نظر عنایت سے دیکھتے ہیں۔ (۳) اسطرح سے کلکی بھگوان کے کہنے کے بعد بامدیو۔ اتری۔ بسشٹ۔ گالو۔ بھرگو۔ پراشر۔ نارد۔ اشوتھاما۔ کرپاچاریہ۔ ترت۔ دُرباسا۔ دیول۔ کراد۔ ودیہ۔ برہتی اور انگرا یہ سب منی اور اور بہت سے بڑے تپسوی۔ رشی چندر اور سورج بنش میں اُتپن ہونیوالے بڑی طاقتور اور عبادت کرنے میں مشغول مہاراج مرو اور دیواپی کو آگے کر کے پاپ ناشک کلکی بھگوان سے کہنے لگے جسطرح زندہ دل دیوتاؤں

گھُسجاتے ہیں ویسے ہی کلکی بھگوان سمیت سارے فوج کے افراد اُس کرتاسنی کے مونہہ میں ہوکر
پیٹ ہی میں گھُس گئی ۔ (۳۱) ایسا دیکھکر دیوتا اور گندھرب ہا ہا کار کرنے لگے اور جو رکھشی وہاں
موجود تھی وہ کرتاسنی کو بد دعائیں دینے لگے اور بعض بعض مہرشی کلکی بھگوان کی خیر و عافیت کی نیت سے
منتروں کا جپ کرنے لگے ۔ (۳۲) اور بہت سے وید کے جاننے والے برہمن دکھی ہوکر وہاں ہی
گر پڑے سوائے بھگت اور جو اکثر رونے لگے اور راکشسوں کے دل خوشیاں منانے لگے ۔
(۳۳) دیوتاؤں کے دشمنوں کا ناش کرنیوالے کلکی بھگوان نے اسطرح جگت کا دکھ دیکھکر اپنے آتم
سروپ کو یاد کیا ۔ (۳۴) اور نارکیا پیٹ میں ہی تیرسے اگنی پیدا کری اور رتھ کے کاٹھ وغیرہ
سے اُس آگ کو بھڑکایا پھر اپنی تلوار اُٹھائی ۔ (۳۵) اور جسطرح برتا اسر کی کوکھ کو بجر سے چیرکر
اندر نکلے تھے اسیطرح سرویشور پاپ ناشک وہ کلکی بھگوان اپنی تیز تلوار سے کرتاسنی کی داہنی کوکھ
کو پھاڑکر مہابلی استر شستر دھاری یاندھووں اور ہمراہیوں سمیت نکلے ۔ (۳۶۔۳۷) کتنے
ہی ہاتھی گھوڑے اور پیادہ کتھودری کی پیشاب گاہ میں ہوکر باہر نکلے ۔ (۳۸) خون آلودہ جسم
والے دلاوروں نے اُسوقت باہر نکلکر دیکھا کہ وہ کتھودری کرتاسنی ہاتھ پیر پھینک رہی ہے اُسوقت وہ
فوج کے جنگی جوان پیٹ میں سے نکلتے ہی اُسے تیروں سے چھیدنے لگے ۔ (۳۹) تب تو اُسکا سر
اور پیٹ اور سارا بدن ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اُسوقت وہ کرتاسنی اسقدر زور سے چلائی کہ دسوں
دشائیں گونج اُٹھیں ۔ اور کود کود کر پہاڑوں کا چورا کرکے پرانوں کو چھوڑ دیا ۔ (۴۰) ۔
اُسکا لڑکا بکنج نامی اپنی ماں کی یہ حالت دیکھکر بہت رنجیدہ ہوا اور غصہ میں بھر کر استر شستر لیکر دوڑا
کلکی بھگوان کی فوج میں گھُس پڑا ۔ اُسکے سینہ میں ہاتھیوں کی مالا اور تمام جسم میں گھوڑوں کا
زیور سر پر کتنے ہی بڑے بڑے سانپوں کی پگڑی اور ہاتھوں کی اُنگلیوں میں شیروں کی انگوٹھی
پہن رہا تھا ۔ (۴۱۔۴۲) وہ بکنج اپنی ماتا کے مارے جانے کے غم سے آزردہ ہوکر کلکی بھگوان
کی فوج کو مارنے لگا ۔ کلکی بھگوان نے بھی اُس پانچ برس کی عمر والے راکشس کے مارنے کے لئے برہما
جی کا دیا ہوا برہم استر دھارن کیا اور اُس برہم استر سے بکنج کا سر کاٹکر گرا دیا ۔ (۴۳۔۴۴)

جل ہین اور تنٹ کی مانند ہو جائیگی ۔ (١٧) کلکی بھگوان اور فوج کے افسر یہ بات سُنکر کہنے لگے
کہ بڑے تعجب کی بات ہے جو اس راکشسنی کے دودھ سے اتنی بڑی ندی پیدا ہوگئی ۔ (١٨) بڑی
محبّت سے بچّے کو دودھ پلانیمیں جسکی پستان کے دودھ سے یہ ندی پیدا ہوگئی اُسکا جسم کتنا بڑا ہوگا
۔ (١٩) اور نہ معلوم کتنی طاقتور ہوگی! سب نے تعجب میں ہوکر اسطرح سے کہا اور پھر راتہا کلکی بھگوان جلدی
سے تیّار ہوکر اور فوج کو ساتھ میں لیکر اُس راکشسنی کے پاس کو چلدئے ۔ (٢٠) جہاں وہ راکشسنی
رہتی تھی مُنی لوگ وہاں کا راستہ بتلانے لگے ۔ اُس راستے سے جاکر کلکی بھگوان نے دیکھا کہ
وہ راکشسنی ابر تاریک کی مانند پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھی ہوئی اپنے پتر کو دودھ پلا رہی ہے اُسکے سانس
کی ہوا سے بن کے ہاتھی دور کو اُڑتے ہوئے جا رہے ہیں اور اُسکے کانوں کی گپھاؤں میں شیر
سو رہے ہیں ۔ (٢١-٢٢) ہرنوں کا غول پہاڑ کی گپھا کے دہوکے میں اپنے ہمراہیوں سمیت
کچھ کچھ دیر اسکے مسامات کے غار میں سو رہا ہے ۔ (٢٣) اور وہ ہرن شکاریوں سے کسی قسم کا ذرہ بھر
بھی خوف نہ کر جوؤں کیطرح مساموں کے غار میں پھر رہے ہیں ۔ کنول نین کلکی بھگوان پربت کی
چوٹی پر دوسرے پہاڑ کیطرح اُس راکشسنی کو دیکھکر خوف زدہ ۔ ہواس باختہ اور استر شستر چھوڑ دینے
کا قصد کرتے ہوئے سپہ سالاروں سے کہنے لگے ۔ (٢٤-٢٥) کلکی بھگوان بولے کہ ہاتھی کے سوار
گھوڑوں کے سوار اور رتھ کے سوار میرے ساتھ آویں اور باقی سب فوج کے آدمی پہاڑ کی گپھا
میں پہنچ چاروں طرف آگ کا قلعہ بنا کر بیٹھیں ۔ (٢٦) میں تھوڑی سی فوج لیکر تیر ۔ تلوار ۔ نیزہ اور
پھرسا وغیرہ لیکر کے مارنے کے لئے اُس راکشسنی کے سامنے جاتا ہوں ۔ (٢٧) کلکی بھگوان
ایسا کہکر اور فوج کے جوانمردوں کو اپنے پیچھے کر کے راکشسنی کے اوپر تیروں کی بوچھار کرنے لگے
راکشسنی نے بھی غصّہ میں بھر کر بڑی ہولناک آواز سے شور مچانا شروع کیا ۔ (٢٨) اُس مہیب آواز
سے سب خوف زدہ ہوگئے افسران فوج غش کھا کھا کر زمین پر گرنے لگے ۔ (٢٩) اُسوقت
وہ مہیب صورت کُٹھودری راکشسنی مونھ کو پھیلا کر رتھ ۔ ہاتھی اور گھوڑوں کو اپنی سانس سے
کھینچکر کھانے لگی ۔ (٣٠) جسطور سے کہ ریچھ کے سانس لیتے وقت صدہا جھینگے اُسکے مونہہ میں

کہاں سے آئے ہیں؟ اور آپکو کس نے سنایا ہے؟ وہ سنا ہوا اگر دیوراج اندر ہوگا تو بھی میں اُسکا ناش کردونگا۔ (۶) وہ مہرشی کلکی بھگوان کی اس بات کو سن کر دل میں بہت خوش ہوئے اور نکمبھ کی پتری راکشسی کی کتھا کہنے لگے۔ (۷) مہرشی بولے کہ ہے تسنولیش کے پتر کلکی بھگوان اب ہم کہتے ہیں سو سنو! کمبھکرن کے پتر نکمبھ کی ایک لڑکی ہے وہ نصف آسمان تک اونچی ہے اور کتھودری اُسکا نام ہے۔ (۸) وہ راکشسی کال کنج نامی راکشس کی استری ہے اُسکے پتر کا نام وکنج ہے وہ راکشسی ہماچل پربت پر تو سر اور نشدھاچل پہاڑ پر پیر رکھے ہوئے وکنج کے پاس اپنی پستان کو رکھ کر سوتی ہے اور اُسکو دودھ پلاتی ہے۔ (۹) ہم اُسکے سانس کی ہوا سے بےبس ہوکر یہاں آئے ہیں۔ تقدیر ہی ہمیں یہاں لے آئی ہے اور تقدیر ہی سے ہمیں آپکے چرن کملوں کا درشن ہوا ہے۔ اب آپ اتنا ضرور کیجئے کہ اس مصیبت کے وقت میں ہماری امداد فرمائیے۔ (۱۰) ادھرمی دشمنوں کو جیت کر اُنکے نگروں میں دھرم کے قایم کرنیوالے کلکی بھگوان منیوں کا یہ بچن سُنکر فوج کو ہمراہ لئے ہوئے ہماچل پربت پر گئے۔ (۱۱) اور ہمالیہ کے اوپر کی زمین پر جاکر تب کلکی بھگوان نے وہاں ایک رات بسر کی۔ پھر سویرے کو جس وقت فوج سمیت چلنے لگے اُسیوقت ایک دودھ کی ندی دیکھی۔ (۱۲) وہ ندی سنکھ اور چندرماں کی مثل سفید اور بہت بڑی تھی۔ ہر چہار سمت بیشمار جھاگ اُٹھ رہے تھے اور اُس ندی میں کا دودھ بڑے زور سے بہتا ہوا جا رہا تھا۔ کلکی بھگوان کی فوج کے سالار اُس دودھ کی ندی کو دیکھکر تعجب میں ہوکر کھڑے ہوگئے۔ (۱۳) اُسکے بعد کلکی بھگوان کو اگرچہ اُسکا سبب معلوم تھا تو بھی اُنھوں نے۔ ہاتھی۔ گھوڑے رتھ۔ پیادہ وغیرہ فوج کے سب جوانمردوں کے متعجب ہوکر رشیوں سے پوچھا کہ اس ندی کا کیا نام ہے؟ اسمیں دودھ کیوں بہتا ہے؟ کلکی بھگوان کا یہ کلام سُنکر مہرشی بولے کہ ہے بھگوان اہم اس دودھ والی ندی کا سبب کہتے ہیں سو سنو۔ کتھودری راکشسی کے ایک پستان کا دودھ اس ہمالیہ پر گر پڑا تھا سو ندی ہوکر بہہ رہا ہے۔ (۱۴-۱۵-۱۶) پھر سات گھڑی کے بعد ایک دودھ کی ندی اور بہیگی اُسکی پیدایش کتھودری کے دوسری چھاتی کے دودھ سے سمجھو۔ ہے جہاں پتے! اُسکے بعد یہ ندی

کیا ۔ (۴۱) پچھے تو استریوں نے کلکی بھگوان کے اپدیش سے گیان پا کر جتیندر یہ ہو کر بھگتی کے ذریعہ موکش (جو یوگیوں کو بھی کٹھنتا سے پراپت ہوتی ہے) کو پراپت ہو گئیں ۔ (۴۲) اسطرح کے بھیانک کرم کرنے والے کلکی بھگوان نے بڑی بھاری لڑائی کر کے بودھ اور ملیچھوں کا ناش کیا ۔ پھر انھوں نے تن بودھ اور ملیچھوں کی استریوں کو مکتی پدیا اور ان مرے ہوئے بودھ اور ملیچھوں کو بھی اپنی جوتی سروپ میں لین کر لیا اور دیوتا کو پراپت ہوئے ۔ (۴۳) جو لوگ اس ملیچھ اور بودھ ناشک داستان کو محبت سے ورد کریں گے یا سنیں گے انکی ساری تکلیفیں دور ہو جاوینگی اور انکی ہمیشہ بہتری ہوگی سادھو لوگ ان کی بھکتی ہو جاویگی اور پھر دنیا کے موت و حیات کے جھگڑے میں نہ پڑینگے (اس) داستان کو سنکر بہتری جاودانی حاصل ہو جاتا ہے ۔ مایا اور موہ کا ناش ہو جاتا ہے اور کوئی دنیوی تکلیف برداشت نہیں کرنی پڑتی ہے ۔

دوسرا ادھیائے

سوت جی کہتے ہیں کہ ہے رشیو! کلکی بھگوان اسطور سے بودھ اور ملیچھوں کو جیت کر اور انکا زر و جواہرات لیکر فوج سمیت کیکٹ نگر سے واپس آئے ۔ (۱) پھر ہر طرح سے دھرم کی رکشا کرنیوالے بڑے تیجوان اُن کلکی بھگوان نے چکر تیرتھ پر آکر اچھی طرح سے اشنان کیا ۔ (۲) اور لوکپالوں کی طرح مع اپنے بھائیوں خاندانیوں اور بہت سے دوستوں کے بیٹھے تھے کہ اتنے ہی میں کیا دیکھتے ہیں کہ کتنے ہی ایک مہرشی دلمیں غمگین ہوتے ہوئے آئے ۔ (۳) وہ سب مہرشی کلکی بھگوان کے پاس آکر بار بار اپنے خوف زدہ اور غمگین ہونے کا سبب کہنے لگے ۔ کہ ہے جگت پتے! رکشا کرو ۔ ہے ہرے رکشا کرو ۔ ایسا سُن کر تری ہری اُن سے کہنے لگے اور بالکل بھور روپ ۔ جٹا دھاری ۔ پھٹے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے بال کھلے وغیرہ جو مہرشی بالکل دُکھی ہو کر آئے تھے اُن سے بھی اُن کلکی بھگوان نے بڑی آدھینی سے کہا ۔ (۴ - ۵) کہ آپ ستست

گنوں کے آدھار پنچ مہابھوت اِن سے ہی قوّت پاکر اپنا اپنا کام کرتے ہیں یہ کلکی بھگوان
وہی پرماتما ہیں ۔ (۳۱) اِن کی خواہش کی بموجب ہی ۔ کال ۔ سوبھاو ۔ سنسکار وغیرہ کے
آدی بھوت ۔ پرم پرکرتی ۔ مہتتو ۔ اور اہنکار تتو وغیرہ برہمانڈ کی رچنا کرتے ہیں ۔ (۳۲)
موجودہ سرشٹی پرلے روپی جگت کا پرپنچ انکی مایا سے جدا اور کچھ بھی نہیں ہے وہ بھگوان سب
کے آدی اور انت ہیں اور انسے سارا سنسار (بِھلا) پرورش پاتا ہے یہ وہ ہی پرمیشور ہیں ۔ (۳۳)
یہ میرا پتی ہے یہ میری استری ہے یہ میرا پُتر ہے یہ میرا بھائی ہے یہ میرے کٹنب والے ہیں
اسطرحکا یہ تمام بیوہار خواب کی مانند اور اندر جال کی مثال ہے قسم قسم کے بیوہار اس
متھیا پرتیت سے ہی ہوتے ہیں ۔ (۳۴) جو لوگ دُنیوی مایا میں پھنسکر صرف موت و حیات (کو ہی)
آواگون مانتے ہیں جو راگ دویش ہنسا وغیرہ کو تیاگتے ہیں جو کلکی بھگوان کے سیوک ہیں
اُنکو یہ اندر جال کی مانند سنسار کا بیوہار (محبت عداوت) ستّ نہیں معلوم ہوتا ہے ۔ (۳۵) کال کہاں سے
پیدا ہوا ؟ مرتیو کہاں سے آیا ۔ یم کون ہے ؟ اور دیوتا کون ہے ؟ صرف کلکی بھگوان نے
ہی مایا کے ذریعہ بہت سے روپ دھارن کئے ہیں ۔ (۳۶) ہے استریو ہم شستر نہیں
ہیں اور نہ کسی کے اوپر ہم چوٹ کر سکتے ہیں ۔ یہ شستر ہے ۔ یہ چوٹ کرنیوالا ہے یہ جو بھید ہے
سو صرف بھگوان کی مایا ماتر ہی ہے ۔ (۳۷) دیت پتی ۔ پرہلاد کی کتھا کیطرح جسوقت
شری ہری نے نرسنگھ مورتی دھارن کری تھی اسوقت جسطرح کہ ہم اُنکے اوپر چوٹ نہیں کر سکتے
تھے اُسیطرح کلکی بھگوان کے سیوکوں پر بھی چوٹ کرنے کے مجاز نہیں ہیں ۔ (۳۸) ۔
استریں استر شستروں کی یہ باتیں سُن کر دل میں حیرت ماننے لگیں اور اُسوقت دُنیوی محبّت
کو چھوڑکر کلکی بھگوان کی شرن ہونے لگیں ۔ (۳۹) پرماتما کلکی بھگوان اُن سب (ملیچھوں)
کی استریونکو گیان کی ہوسے مجبور اور لاچار دیکھکر مسکراتے ہوئے پاپونکے ڈھیر کو نشٹ کرنیوالے
بھگتی یوگ کا اُپدیش کرنے لگے ۔ (۴۰) پھر اُنھوں نے آتم نشٹ گیان یوگ اور بھید گیان
کا کارن کرم یوگ اور کسطرح کرمونکی آدھین نہیں ہونا پڑتا ہے سو سمپورن اُن استریونکی ارتھ بیان

کھڑی ہوئی اُن ملیکش کی استریونکو دیکھ کر کہنے لگے ۔ (۱۹) کلکی بھگوان بولے کہ اری استریو! میں
تمھارے واسطے مفید اور بہتر بات کہتا ہوں سُنو! استریوں کے ساتھ مردوں کو لڑنا واجب نہیں ہے
۔ (۲۰) تمھاری اس چاند سے مکھڑے پر بھونؤں کی سطریں زیب دے رہی ہیں انکو دیکھکر سب کا
ہی دل آنند ہوتا ہے اسوقت اس چہرہ پر شستر چلانے کو کسکا ہاتھ اُٹھ سکیگا ۔ (۲۱) اس چندرما
سے موںھ پر کھلے ہوئے کنول کی مانند بڑی کٹیلی آنکھوں میں تیر روپی بھونرے گھوم رہے ہیں کون
ایسے موںھ پر ہاتھ اٹھا سکیگا ۔ (۲۲) تمھاری چھاتیوں کے شبھ خوشبودار ہاروں کے ساتھ
شوبھایمان ہو رہی ہیں ۔ انکا درشن کرنے کا مدن کا گھمنڈ بھی نشٹ ہو جاتا ہے اس لئے کون شخص
ایسے مقام پر ہاتھ ڈالیگا؟ ۔ (۲۳) چنچل بالکوں کے چکور کے سایہ جسکی چاندنی ٹوٹ ہی ہے ایسے ان
چندرماں کی سمان مُکھ پر کون دست اندازی کریگا؟ (۲۴) تمھاری چھاتیوں کے بوجھ سے تھکا ہوا
بہت ہی دُبلا پتلا اور نازک لطیف پردوں کے خطوط سے مزین جو تمھارا پیٹ ہے اُس پر ہاتھ ڈالنے کی
کسکو مجال ہے؟ ۔ (۲۵) تمھاری ان آنکھوں کو آنند دینے والی لباس سے ڈھکی ہوئی بہت نازک اور
خوشنما اور ملایم رانوں پر کون شخص بانوں کے چلانے کی طاقت رکھتا ہے؟ ۔ (۲۶) ملیکشوں کی عورتیں
کلکی بھگوان کی بات سُنکر ہنستی ہوئی کہنے لگیں کہ ہے مہاتما! آپنے جسوقت ہماری پتیوں کا
ناش کیا تھا ہم اُس وقت ہی مر چکی ہیں ۔ عورتیں یہ کہکر کلکی بھگوان کے اوپر وار کرنیکو مستعد ہوئیں
اُنھوں نے جو جو استر چھوڑنا چاہے وہ سب اُن کے ہاتھوں میں ہی رہے کسیطور بھی انکے ہاتھ سے نہیں
چھوٹے ۔ (۲۷) ازاں بعد تلوار ۔ تیر ۔ نیزہ ۔ بھالا وغیرہ ساری استر شستر جسم رکھکر سامنے آکھڑے
ہوئے اور سونے کے زیورات سے آراستہ اُن ملیکشوں کی عورتوں سے کہنے لگے ۔ (۲۸)
ساری استر شستر بولے کہ ہے استریو! جن سے کہ ہمکو چلنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے اور جن کی اجازت سے
ہم چلتے ہیں اور چلکر لوگوں کو زخمی اور مردہ کرتے ہیں وہ ہی سب بھایک پرماتما ایشور یہ ہیں ۔ ایسا
تم یقین کرکے جانو ۔ (۲۹) ہے استریو! ہم ان ایشور کے ہی حکم سے چلتے ہیں ان سے ہی ہم
نامزد اور مشہور ہوئے ہیں ۔ (۳۰) روپ ۔ رس ۔ گندھ ۔ سپرش اور شبد ان پانچوں

ہاتھ کٹے پیر کٹے اور ڈنڈ ہو ہو کر گرنے لگے۔ (۸) اور کتنے ہی جوانمرد ہراساں اور خوف زدہ ہونے کے سبب خون آلودہ لباس اور گرد سے اٹے ہوئے چہرہ اور بکھرے ہوئے بال ہو کر سنیاسیوں کیطرح منع کرنے پر بھی وہاں سے ادھر اُدھر کو چلے گئے۔ (۹) کوئی گھبرا کر بھاگنے لگے کوئی بار بار پانی مانگنے لگے اسطرح کلکی بھگوان کے تیرے اور اُنکے تیروں سے گھایل ہوئی ملیکشوں کی فوج کا کہیں ٹھکانہ نہ لگا۔ (۱۰) اسطرح جب ملیکشوں کی فوج کے پریشان ہونیکے بعد اُنکی عورتیں کوئی رتھ پر چڑھکر کوئی ہاتھی پر چڑھکر کوئی گھوڑوں پر چڑھکر کوئی گدھے پر چڑھکر اور کوئی اونٹ پر چڑھکر کوئی بیلوں پر چڑھکر لڑائی کرنے کو آئیں یہ سب روپ وتی۔ بل وتی۔ پتی برتا۔ اور جوان تھیں اُنھوں نے لڑکوں اور خاوندوں کی شکوہ کو دل سے بھلا کر سب کی سب کمال خوبصورت عورتیں قسم قسم کے زیوروں سے آراستہ اور لڑائی کے سامانوں سے پیراستہ تلواریں اور تیر و ترکش باندھے ہوئے تھے۔ اُنکے کنول کی سمان ہاتھوں میں کڑے بڑی سوبھا دے رہے تھے۔ (۱۱-۱۲-۱۳)

ان سب سندر استریوں میں کوئی بیوبھچارنی۔ کوئی پتی برتا اور بعض رنڈیاں تھیں۔ یہ سب باپ اور خاوندوں کے مرنے کے غم سے تنگ آکر کلکی بھگوان کی فوج کے ساتھ لڑنے لگیں۔ (۱۴) شاستر میں کہا ہے کہ دُنیا میں مٹی۔ راکھ۔ اور کاٹھ وغیرہ کی چیزوں کی حفاظت کے لئے لوگ پرانوں کو تیاگ دیتے ہیں پھر عورتیں اپنے خاوندوں کی موت کو (جو اُنکو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز سمجھتی ہیں) کسطرح سہ سکتی ہیں؟ (۱۵) پھر ملیکشوں کی عورتوں نے باقیماندہ اپنے خاوند وغیرہ کو تیروں سے زخمی اور نڈھال ہوا دیکھکر اُن کو اپنے پیچھے کر لیا اور آپ ہتھیار باندھکر کلکی بھگوان کی فوج سے لڑنے لگیں۔ (۱۶) کلکی بھگوان کی فوج کے بہادر ان ساری عورتوں کو لڑائی کرنے کے لئے مستعد دیکھکر حیران ہوئے اور کلکی بھگوان کے پاس جاکر سارا ماجرا کہا۔ (۱۷) بڑے دانا اور ہوشیار کلکی بھگوان لڑائی کی خواہش رکھنے والی عورتوں کا حال سُنکر دل میں بہت خوش ہوئے اور رتھ پر چڑھکر اپنی فوج اور نوکروں سمیت لڑائی کے میدان میں آئے۔ (۱۸) وہ پدما کے پتی کلکی بھگوان قسم قسم کے استر شستر دھارن کرنیوالی ہاتھی وغیرہ کی سواریوں پر سوار اور فوج کے قاعدہ سے صف باندھکر

دھرم نند کو نکے تیج ہین ہو نیسے پھر بیکنٹھ مین اگنی مین آہوتی دیجائیگی - یہ سوچکر اکاش مین جو دیوتا بہت خوش ہوئے - (٥١) جنھوں نے سندر سینا کو ساتھہ مین لیکر بڑی خوشی سی سارے دشمنوں کو ہلاک کرنے کی خواہش کی جنھوں نے بڑی لڑائی مین کسی قسم کی دشواری نسمجھکر آسانی سی لڑائی کی جنھوں نی سادھو پرشونکی تعظیم اور آدر کرنے کیغرض سی اوتار لئے جو اپنے بھگتونکے پاپوں کو دور کرتے ہین جو سب جیوونکو مالک ہین اور جنھوں نے سادھو پرشوں کے مقصد پورے کرنیکی غرض سی اوتار لیا ہی وہ کلکی بھگوان تمھارا منگل کرین - (٥٢)

{دوسرا انش ختم ہوا}

تیسرا انش شروع ہوا

پہلا ادھیائے

سوت جی بولی کہ ہے رشیو! پھر کلکی بھگوان نے ملیچھوں مین سی کتنی ہی تو بانونسی زخمی کئی اور کتنوں کو تلوارسی ٹکڑے ٹکڑے کر کے یم لوک کو پہونچادیا - (١) ایسے ہی تینتا کھوپ - کپی - پراگیہ - شمنترک - گارگیہ - بھرگیہ - اور ویشال وغیرہ بہادروں نی کتنے ہی ملیچھوں کو یم لوک کو پہنچادیا - (٢) کپوت رومار کا کاش - اور کاک کرشن وغیرہ بودھ اور شدر ہو دن ہمراہی آکر کلکی بھگوان کی سینا سی لڑنے لگے - (٣) ایسی جنگ عظیم ہوئی کہ روئے زمین کی جاندار خوف زدہ ہو گئے ایسا دیکھکر سب بازدار اور ویتال بھوت پریت وغیرہ بہادر دیکھکر آنند ہوا خونکی نہر کیچڑ سی تمام لڑائی کا میدان بھر گیا - (٤) جو ہاتھی گھوڑے اور رتھی کٹ کٹ کر گرنے لگے انکی خون کی دھار سی ندی بہ نکلی اس ندی مین ان لوگوں کے سوار کیطرح سوبھا دینی لگے اور گھوڑے ناکوں کی طرح غوطہ لگانیلگے - (٥) تیر ترنگوں کی مانند معلوم ہونیلگے اس خون کی ندی مین کٹے ہوئے سر کچھووں کی مثال اور رتھ ناؤ کیطرح کٹے ہوئے ہاتھ مچھلیوں کیطرح نقارونکی آواز جل کی ترنگوں کی آواز کیطرح سوبھا دے رہے تھے - اس خونکی ندی کے کنارہ پر گیدڑ اور چیلوں کے انند شبد ہونے لگے اس کو دیکھکر سادھو پرش خوش ہوئے - (٦ - ٧) - ہاتھی پر چڑھے ہوئے جوانمردونکے ساتھ ہاتھی سوار اور گھوڑے سوار گھوڑ سوار کے ساتھ اونٹ پر چڑھا ہوا بہادر اونٹ سوار کے ساتھ رتھی رتھیونکے ساتھ لڑکر تیرونسے زخمی ہو گئے

زاں بعد شُدھ سودن وغیرہ بودّہ اُس مایا دیوی کو آگے کرکے اور لاکھوں ملیکشوں کی فوج کو ساتھ میں لیکر پھر لڑنے کے لئے آ گئے۔ (۳۸) شیر کی صورت کا جھنڈا ساتھ لئے رتھ میں بیٹھی ہوئی مایا دیوی قسم قسم کے سنسار پیدا کرنے لگی۔ کوّے۔ گیدڑ و نکے غول اُسکو چاروں طرف سے گھیر کر مہیب آواز کرنے لگے کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ ڈاہ۔ یہ چھوؤں اُسکی سیوا کرنے لگے۔ (۳۹) کلکی بھگوان کی فوج کے جوانمرد اور بہادر طرح طرح کے روپ دھارن کرنیوالی۔ بلونتی۔ ترگن روپ مایا دیوی کو مقابل دیکھکر ایک ایک کرکے سب ہی گر گئے۔ (۴۰) کتنے ہی ہتھیار بند جوانمرد تیج ہین ہوکر کاٹھ کی پتلی کی طرح کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔ (۴۱) زاں بعد ہر جگہہ موجود رہنے والی کلکی بھگوان اپنے برادری کے لوگوں اور دوستوں کو مایا روپ اپنی استری سے مظلوم اور بے حس و حرکت دیکھکر اُنکے آگے آنکر موجود ہوئے۔ (۴۲) ترلوکی ناتھ شری ہری کے لکشمی روپ سندری مایا کی طرف نظر کرتے ہی وہ مایا بھی پرم پریہ استری کی سمان اُنکے شریر میں لین ہو گئی۔ (۴۳) بڑے بڑے بودّہ اُس اپنی ماتا مایا دیوی کو نہ دیکھ کر قوت اور تدبیری کے ندارد ہو جانے کے سبب سوسو اکٹھے ہو ہوکر بار بار بڑی دردناک آواز سے چلانے لگے۔ (۴۴) اور دل میں متعجب ہوکر کہنے لگے کہ ارے ہماری ماتا! مایا دیوی۔ ! کہاں چلی گئی !!! ۔ ادھر کلکی بھگوان نے بھی اپنی امرت بھری نگاہ سے دیکھکر اپنی فوج کو اُٹھا لیا۔ (۴۵) اور تیز تلوار لیکر ملیکشوں کا کام تمام کرنے کی خواہش کی اور گھوڑی پر چڑھ کر ہاتھ میں تلوار کی موٹھ خوب مضبوط پکڑی۔ (۴۶) تیروں کی افراط سے خوشنما نظر آتا ہوا ترکش اور کمان سوبھا کو بڑھانے لگا اُنکے جسم کی زرہ اور دستانہ لا انتہا سوبھا کو پھیلانے لگے۔ (۴۷) زرہ کے اوپر سونے کی بوندیں ہونے سے سیاہ آسمان میں تارے سے نظر پڑکر عجیب لطف دکھانے لگے۔ مکٹ کے سامنے کے حصہ میں جو جواہرات جڑے تھے وہ عجیب آب و تاب کھا رہے تھے۔ (۴۸) وہ کلکی بھگوان۔ ادھرمی تستر ذلکا ناش کرنے کی غرض سے اُنکی طرف قہر کی نگاہ کرنے لگے اُنکے چرن کنولوں کا درشن کرکے بھگتوں کا دل مگن ہونے لگا۔ دھرم کی نندا کرنیوالی بودّہ۔ کامدیو کی آنکھوں کو آنند دینے والے رن کی کھان کلکی بھگوان کو دیکھکر خوف زدہ ہونے لگے۔ (۴۹-۵۰)

دیت اور سری کرشن کی سمان وہ دونوں زمین پر سے فوراً ہی اُٹھے دونوں کے دونوں نے بال
اور ہاتھ یکے با دیگرے پکڑ لئے تھے دونوں نے شستر چھوڑ دئے تھے اور بڑے زبردست دو ریچھوں کی
مانند کشتی لڑنے لگے ۔ (۲۵) زاں بعد جسطرح مست ہاتھی تاڑ کے درخت کو توڑتا ہے اُسیطرح بڑے
زبردست اور جوانمرد کلکی جی نے لات کے صدمہ سے جن کی کمر توڑ کر زمین پر گرا دیا ۔ (۲۶) بودھوں کی
فوج راجہ جن کو لڑائی کے میدان میں گرا ہوا دیکھکر ہائے ہائے کرکے چلّانے لگی ۔ سب سے برا چھوا دشمن
کے مارے جانے پر کلکی جی کی فوج کے لوگ بڑے آنند ہوئے ۔ (۲۷) اسطرح جن کے میدان لڑائی
میں مارے جانے پر شدھودن نامی اتی بلوان اُسکا بھائی گدا لیکر کلکی جی کا ناش کرنے کی خواہش
سے فوراً پیادہ پا دوڑتا ہوا آیا ۔ (۲۸) پھر ہاتھی پر سوار دشمن کی فوج کو خاک میں ملانیوالی کپی نے
تیروں کی بارش کرکے شدھودن کو تیروں میں ڈھکدیا اور شیر کی مانند دہاڑنے لگا ۔ (۲۹) دھرم کو
جاننے والا کپی شدھودن کو ہاتھ میں گدا لئے اور پیدل دیکھکر خود بھی ہاتھی پر سے نیچے اُتر آیا اور پیدل ہی
گدا لیکر شدھودن کے مقابل کھڑا ہوگیا ۔ بڑے پراکرمی شدھودن نے بھی کپی کے
ساتھ لڑنا شروع کردیا جسطرح سے کہ ہاتھی اپنے مخالف ہاتھی سے دانتوں سے لڑتا ہے اُسیطرح سے گدا کی لڑائی
کے اُستاد دونوں کپی اور شدھودن گدا لیکر لڑنے لگے وہ دونوں جوش میں آکر شور مچانے
لگے اور گدا کی ضربوں کو باہم بچانے لگے ۔ (۳۱ و ۳۲) آخر کار کپی نے شیر کیطرح غرّا کر بڑے
زور سے شدھودن کے ایک گدا ماری کہ جسکے صدمہ سے شدھودن کے ہاتھ کی گدا گر پڑی پھر اُسیوقت
ایک گدا شدھودن کے سینہ میں بڑے زور سے ماری ۔ (۳۳) شدھودن جو بڑا زبردست اور بہادر
تھا گدا کے لگتے ہی زمین پر گر پڑا اور پھر اُسیوقت اُٹھکر اپنی گدا اُٹھا کر کپی کے سر پر ماری ۔ (۳۴) کپی
اس گدا کے صدمہ سے زمین پر تو نہیں گرا لگر مضطرب اور بےحس وحرکت ٹھونٹھ درخت کیطرح کھڑا کا کھڑا
رہ گیا ۔ (۳۵) انجام کار شدھودن اُن زبردست کپی کو بڑا طاقتور اور ہزاروں رتھوں کا مالک
دیکھکر فوراً ہی مایا دیوی کو لینے چلا گیا ۔ (۳۶) جس مایا دیوی کے دیکھنے سے ہی دیوتا ۔ دیت اور
نشن وغیرہ تینوں لوک ساری جاندار تیج ہین اور کاٹھ کی پتلی کی مانند تبدیل صورت ہوجاتی تھے ۔ (۳۷)

بیشاکھ اور اُنکی سینا نے ۲۵ ہزار بودّہ سینا کا ناش کیا۔ (۱۴) اپنے دونوں پُتروں سمیت گپتی نے دشمن کی دس ہزار فوج کا خون کر دیا اسیطرح ہر اگیہ نے دس لاکھ اور سُمنتر نے پانچ لاکھ فوج کا نام صفحہ ہستی سے مٹا دیا بعدہ کلکی بھگوان نے شنسکر بودّہوں کے راجہ جن سے کہا کہ ارے احمق! بھاگ مت سامنے کھڑا رہ۔ ہر جگہ پھرتے اور بھولے کرموں کا پھل دینے والے مجھ نظر نہ آنیوالے کو غور سے دیکھ ابھی تو نے جیسے پاپ کئے ہیں اُنکا نتیجہ تو جہاں کہیں بھی جاویگا وہیں تجھے دونگا۔ (۱۵) تو اسیوقت ہی بانوں کے زخموں سے خستہ تن ہو کر پرلوک کو جاویگا اُس وقت کوئی بھی تیرے ساتھ نہیں جائیگا اس لئے اب اپنے بھائی بندوں کی صورت دیکھ لے۔ (۱۶) وہ بڑا تنومند اور جنگاور بودّہوں کا راجہ راجہ جن کلکی بھگوان کی اس بات کو سن کر ہنسکر کہنے لگا کہ ندکھلائی پڑنیوالا تو کسی وقت دیکھ نہیں سکتا اور ہم موجود چیز کو ماننے والے بودہ ہیں ہم موجودہ چیز کے سوا اور کسی چیز کو نہیں مانتے ہیں۔ ہمارے شاستر میں کہا ہے کہ ندکھلائی دینے والا اور جو سامنے موجود نہ ہو ایسے کو جو لوگوں نے مانا ہے ہم اُسکا ناش کرینگے۔ (۱۷) اسواسطے تم ناحق نالش کرتے ہو۔ اگر تم پرمیشور کا سروپ ہو تو ہم تمہارے سامنے کھڑے ہیں اگر تم ہم کو تیروں سے زخمی کر کے مار ڈالو گے تو کیا اور بودّہ تمھیں چھوڑ دیں گے۔ (۱۸) تم نے جو ہمیں توہین کے کلمات کہے ہیں ذرا ٹھہرو اسکا نتیجہ تمھیں جلد ملیگا ایسا کہکر راجہ جن نے بیشمار تیروں سے کلکی جی کو ڈھانپ دیا۔ (۱۹) جسطرح کہ سورج کے اُدے ہونے پر برف کی بارش دور ہو جاتی ہے اُسیطرح کلکی بھگوان کے تیج سے وہ تیروں کا مینہ دور ہو گیا۔ (۲۰) برہم استر۔ وایویہ استر۔ اگنیا استر۔ پاربت استر۔ اور دیگر بھی قسم قسم کے جو جو راجہ جن نے چلائے وہ سب استر کلکی بھگوان کا درشن کرتے ہی اُن کی آن میں بیکار ہو گئے۔ (۲۱) ماروار دیش کے کھیتوں میں بوئے ہوئے بیج کے سمان۔ نالایق کو دی ہوئی چیز کیطرح سادھوؤں کی برائی کر کے وشنو بھگوان کی بھگتی کرنیکی مانند راجہ جن کے استر بیکار ہو گئے۔ (۲۲) ازاں بعد کلکی بھگوان نے کود کر بیل پر چڑھتے ہوئے راجہ جن کے بال پکڑ لئے اُس وقت وہ دونوں سورماؤں کیطرح زمین میں گر کر پچھاڑا پچھاڑی کرنے لگے۔ (۲۳) راجہ جن نے زمین میں گر کر اپنے ہاتھ میں کلکی جی کے بال اور ایک ہاتھ سے اُن کا ہاتھ پکڑ لیا۔ (۲۴) پھر چاروں

کہنے لگے ۔ (۲) کہ ارے بودھو! تم لڑائی کے میدان سے مت بھاگو لوٹ آؤ ۔ لڑو تم میں جتنی بہادری ہو اُسکے دکھانے میں کسر مت رکھو آؤ پھر لڑو اور مجھے اپنی بہادری دکھاؤ ۔ (۳) وہ لوگ پہلے سے ہی کمزور ہو رہے تھے مگر کلکی جی کی یہ بات سُنکر غصہ میں بھر گئے اور ڈھال تلوار لیکر بیل پر سوار ہو کر لڑنے کے واسطے کلکی جی کیطرف کو دوڑے ۔ (۴) وہ بودھوں کا راجہ جِن نامی استروں سے سنگرام کرنے میں بڑا ہوشیار تھا سو طرح طرح کے استر لیکر کلکی جی سے لڑنیکو آموجود ہوا اور لڑنے لگا اُس لڑائی کے فن میں طاق جِن نے انواع واقسام سے لڑنا شروع کیا کہ اُسکو دیکھکر دیوتاؤں کو بھی تعجب ہوا ۔ (۵) اُس نے نیزہ سے گھوڑے کو چھید کر اور بان سے کلکی جی کو زخمی اور بیہوش کر کے گرا دیا اور پھر جلدی سے اُنکو اُٹھا کر لیجانا چاہا مگر باوجود ہر طرح کی کوشش کے وہ اُن کو اُٹھا نہ سکا ۔ (۶) اُسوقت وہ جِن نامی بودھوں کا راجہ کلکی جی کی صورت کو دیکھکر غصہ میں بھر گیا اور آنکھیں سُرخ کر لیں ۔ پھر اُن کلکی جی کو قیدی کی مانند جانکر اُنکے ترکش اور استر شستر توڑ کر چھِن بھِن کر دئے ۔ (۷) راجہ لشاکھ یوپ نے یہ ماجرا حیرت افزا دیکھکر راجہ جِن کے اوپر گدا کا وار کیا اور سہج میں ہی اُسکو بیہوش کر کے کلکی جی کو اُٹھا کر اپنے رتھ پر بٹھا لیا ۔ (۸) ۔ کلکی جی بھی تھوڑی دیر میں ہوش میں آگئے اور اپنی فوج کے جوانمردوں کو ہمت دلانے لگے پھر وہ کلکی جی راجہ لشاکھ یوپ کے رتھ سے کود کر بودھوں کے راجہ جِن کی طرف کو دوڑے ۔ (۹) بڑے شکتیمان کلکی جی کے گھوڑے نے بھی نیزہ کا زخم کا کچھ خیال نکر کے لڑائی کے میدان میں کود کر گھوم کر لاتوں ۔ ٹاپوں سے ۔ اور کندھے کے بالونکو پھٹکار کر دانتوں سے کٹکٹا کٹکٹا کر بودھونکی سینا کے سیکڑوں اور ہزاروں دشمنوں کو غصہ میں آکر مار ڈالا ۔ (۱۰ ۔ ۱۱) ۔ کوئی کوئی جوانمرد اُس گھوڑے کی سانس کی ہوا سے اُڑ کر غیر شہروں میں جا پڑے اور بعض اُسکی سانس سے اُڑ کر ہانپتے ۔ گھوڑے اور رتھوں سے ٹکریں کھا کھا کر مر گئے ۔ (۱۲) گر گئے اور اُنکی فوج کے جوانمردوں نے ذرا سی دیر میں ہی چھ ہزار بودھونکی فوج خاک میں ملا دی ۔ بھڑ گئے اور اُنکی فوج نے بھی ایک کروڑ اور دس لاکھ فوج کا قتل کیا

وہاں ویدک دھرم کا پڑھنا نہیں ہوتا تھا وہاں کے لوگ پتر ترپن اور دیو پوجن نہیں کرتے تھے اور عاقبت کا خوف بھی نہیں کرتے تھے۔ (۴۱) اُس دیش کے لوگ اکثر شریر کو ہی آتما مانتے تھے ظاہری جسم کے علاوہ دوسرا آتما نہیں مانتے تھے اونکو شرافت اور رذالت کا خیال ذرہ بھر بھی نہ تھا وہ روپیہ کے بارہ میں استری پرسنگ کرنے میں اور بھوجن کرنے میں باہم کسیطرح کا پرہیز نہیں رکھتے تھے۔ (۴۲) اُس دیش میں بہت سے آدمی رہتے تھے وہ سب کھانے پینے وغیرہ اور حسن پرستی وغیرہ شہوی لذات کے حاصل کرنے میں ہی اپنا وقت صرف کیا کرتے تھے۔ (۴۳) ازاں بعد اُس دیش کے راجہ نے جسوقت سُنا کہ کلکی جی سینا کو ساتھ میں لئے ہوئے لڑائی کرنیکی نیت سے آرہے ہیں اُسیوقت وہ دو اچھوہنی فوج لیکر یعنی ۲۱۸۷۰ رتھ ۲۱۸۷۰ ہاتھی ۶۵۶۱۰ گھوڑے ۱۰۹۳۵۰ پیادہ کُل ۲۱۸۷۰۰ اتنے کی ایک اچھوہنی ہوتی ہے اس سے دوگنی یعنی ۴۳۶۲۰۰ فوج لیکر لڑنے کو شہر سے باہر آیا۔ اُسوقت سیکڑوں گھوڑے سیکڑوں رتھ سیکڑوں ہاتھی سیکڑوں سونیکے زیورات سے آراستہ سونے کے رتھوں پر بیٹھے ہوئے رتھیوں سے اور استر شستر دھاری پیادوں سے پرتھوی چھا گئی فوج کی اتنی جھنڈیاں تھیں کہ اُنسے دھوپ دور ہونے لگی اُسوقت لڑنیوالوں کی لڑائی کی خواہش سے عجیب لطف ہو رہا تھا۔

ساتواں ادھیا ر

سوت جی بولے کہ اسکے بعد جسطرح شیر ہتھنی کو گھیر لیتا ہے اُسیطرح پاپ ناشک بھگتی بشنو روپ کلکی بھگوان نے بودھ کی فوج کو گھیر لیا۔ (۱) بزرگ صورت فوج کے مالک کلکی بھگوان مست ہاتھی کیطرح لڑائی میں زخمی بدن اور خون آلودہ لباس اور اگنیت ہو مدھیہ بھاگ جسکا ایسی بھاگتی ہوئی کھلے بالوں والی چلاتی ہوئی سینا روپا ستری سے

کی قدمبوسی کی جسطرح سورگ لوک میں دیوتا اندر اور اندرانی کو دیکھکر کامیاب و آنند ہوئی تھی اسیطرح پتی برتا سمتی اپنے پتر کلکی بھگوان اور پتر کی بہو پدما کو دیکھکر پرم آنندت اور پورن منورتھ والی ہوئی ۔ (۲۹) جھنڈی اور جھنڈے وغیرہ سے آراستہ وہ سنبھل نگری اندر کی امراوتی کی طرح کلکی بھگوان سا مالک پاکر بڑی شوبھایمان ہوئی ۔ زنانہ محل اسکی رانیں اور اونچے اونچے محل اسکی پستانیں ۔ مورپنکھ انکی ٹلیاں ۔ ہنسوں کی قطار اسکی من کی ہرنولی مالا قسم قسم کی خوشبودار چیزوں کا دہواں اسکا نباس کوکلا ونکی کوک اسکی آواز اور شہر کا دروازہ اسکا ہنستا ہوا منہہ اسطور سے وہ سنبھل نگری مرگ نینی گن وتی استری کی سمان شوبھایمان ہوئی ۔ (۳۰-۳۱) اجنمے ۔ پاپ ناشک کلکی بھگوان نے اپنے کام کو بھولکر سنبھل نگر میں پدما کے ساتھ عیش و عشرت کرنے میں ہی بہت سے برس گذران دئے ۔ (۳۲) کچھ عرصے کے بعد کلکی بھگوان کے بھائی کبی کی کام کلا نام استری سے برہت کیرتی اور برہت باھو نام والے مہابلی پرم پراکرمی اور پرم دھارمک دو پتر پیدا ہوئے ۔ (۳۳) سنتی نامک پراگیہ کی استری سے بھی یگیہ اور وگیہ نام والے جتیندریہ اور سب لوگونکے پوجنے لایق دو لڑکے پیدا ہوئے ۔ (۳۴) سمنترک کی مالنی نامک استری کے گربھ سے سادھوؤنکا اپکار کرنیوالے شاسن اور ویگ وان نام والے دو پتر پیدا ہوئے ۔ (۳۵) پھر کلکی بھگوان کے پدما سے جے اور وجے نام والے دو پتر پیدا ہوئے وہ جگت پرسدہ ۔ مہابلی اور پرم پراکرمی مشہور ہوئے ۔ (۳۶) پھر کلکی بھگوان اس سمپورن کٹنب اور سارے دھن دولت سے بھرپور ہوئے انھوں نے پتامہ کی سمان اپنے پتا کو اشومیدہ یگیہ کرنے میں مستعد دیکھکر کہا کہ ہے پتا! میں دگپالونکو جیت کر دھن اکٹھا کروں تب آپکو اشومیدہ یگیہ کراؤنگا اب میں دگوجے کرنے کے نمت جاتا ہوں ۔ (۳۷-۳۸-۳۹) ادھرمی شترؤنکے جیتنے والے کلکی جی نے ایسا کہکر پرتی پورو ک پتا کو نمسکار کیا پھر سینا ونکو ساتھ میں لیکر پہلے کیکٹ پور کو جیتنے کے واسطے چلدئے ۔ (۴۰) وہ کیکٹ پور بڑا وسیع اور بودھوں کا متبرک استھان تھا

میرے بیاہ وغیرہ کا بھی کل حال سناؤ۔ (۱۷) تم آگے آگے سنبھل نگر میں جاؤ پیچھے سے میں بھی فوج سمیت آتا ہوں۔ (۱۸) پرم دھیرج سو بھاؤ والا وہ طوطا کلکی بھگوان کی یہ بات سنکر آکاش کو اوڑا اور کچھ دیر کے بعد دیوتاؤں کے بھی تعظیم کرنیکے لایق اس سنبھل نگر میں پہنچ گیا۔ (۱۹) وہ سنبھل ۲۸ کوس چوڑا تھا اور وہاں براہمن چھتری۔ ویش شودر چاروں ورن کے لوگ رہتے تھے اور سورج کی کرنوں کیطرح ستھرے اور چمکدار صدہا مکانوں سے چاروں طرف رونق فزا ہو رہا تھا۔ (۲۰) وہ سنبھل نگر اسطور سے بنا ہوا اور لبا ہوا تھا کہ کسی موسم میں بھی وہاں کے رہنے والوں کو تکلیف نہیں ہوتی تھی۔ یہ طوطا اس سنبھل کی رونق اور زیبائش کو دیکھ کر متحیر ہو کر وہاں داخل ہوا۔ (۲۱) یہ طوطا ایک مکان سے دوسرے مکان پر۔ ایک محل سے دوسرے محل پر کبھی محل کے کنگورہ پر سے جانب آسمان اور گاہ آسمان سے باغیچوں میں گاہے ایک پیڑ پر سے دوسرے پیڑ پر جانے لگا۔ (۲۲) اسطرح جاتے جاتے جی میں وہ طوطا بہت مگن ہوتا ہوا پدماوتی کے گھر میں پہونچا پھر پدماوتی کے قریب جاکر کمال شیرین بیانی سے بہت سی میٹھی میٹھی باتیں کہیں۔ (۲۳) پھر سنگھلدیپ میں پدما سمیت کلکی بھگوان کے آنے کا حال کہا۔ (۲۴) تب تو پدماوتی نے اسمیں بہت خوش ہو کر جلدی سے بشاکھیوپ راجہ کے پاس اور لایق اور بڑے بڑے بزرگونکے پاس جاکر سارا حال کہہ سنایا۔ (۲۵) راجہ بشاکھیوپ نے معہ اپنی عورت کے کلکی بھگوان کے آنے کا حال سن کر چندن سے چھڑکے ہوئے اور جل سے بھرے ہوئے سونے کے کلسوں سے گانوا اور نگر و نکو رونق کا پتلا بنا دیا۔ (۲۶) دیوتاؤں کے بھی من کو ہر لینے والے سنبھل نگر نے اگر وغیرہ کی خوشبو والے چراغونکی قطاروں بڑی بڑی خوشبودار پھولوں کی مالاؤں۔ کیلوں۔ استھنوں اور نئے پتوں وغیرہ کے ذریعے سے اعلی درجہ کی رونق پائی تھی۔ (۲۷) پھر کامنیوں کے نیتروں کے آنند کے دینیوالے پرم سندر کر باندھی کلکی بھگوان نے بھیانک سیناؤں سمیت اس سنبھل نگر کو رونق بخشی یعنی نگر میں داخل ہوئے۔ (۲۸) پھر کلکی بھگوان نے پدما کو ساتھ میں لیکر ماتا پتا

تشنوکرما نے اندر کا یہ حکم سنکر اور اس کام کے کرنے میں اپنی بہتری سمجھکر سنبھل نگر میں لکشمی پتی کلکی بھگوان کے واسطے سوستی وغیرہ طرح طرح کے مکانات بنائے۔ (۵) کوئی مکان ہنس نما کوئی مکان سنگھ نما اور کوئی مکان گرڑ نما وغیرہ قسم قسم کے مکان تشنوکرما نے بنائے اور وہ سب مکان دو منزلے سہ منزلے وغیرہ بنائے اور گرمی دور کرنیکے واسطے اُن مکانوں میں بہت سے جھروکے بنائے۔ (۶) طرح طرح کی باوڑی۔ باغیچوں اور بن کے پھولوں وغیرہ کی زیبایش سے کلکی بھگوان کا سنبھل نگر راجہ اندر کی امراوتی نگری سے بڑھکر سوبھایمان ہوا۔ (۷) ادھر سنگھلدیپ میں کلکی بھگوان ساری سینا انکو ساتھ میں لیکر کارومتی نگری سے چلدئے اور سمدر کے کنارے پر سینا کو چھوڑکر ایکدن مقام کیا۔ (۸) راجہ برہدرتھ کنیا کے پریم سے اُداس ہوکر اپنی کومدی رانی سمیت سمدر کے کنارے تک کلکی بھگوان کے ساتھ آیا۔ (۹) راجہ برہدرتھ نے بڑی خوشی سے پدما اور کلکی بھگوان کو دس ہزار ہاتھی ایک لاکھ عمدہ گھوڑے دو ہزار رتھ اور دو سو داسیاں دیں۔ (۹-۱۰) وہ برہدرتھ راجہ انواع و اقسام کے لباس اور طرح طرح کے جواہرات دیکر محبت اور بھگتی کے سبب اپنے داماد اور لڑکی کے کنول کے سے مکھ کیطرف دیکھتا رہا اور کوئی بات نہ کر سکا۔ (۱۱) وہ راجہ کنیا اور داماد کو رخصت کرکے اور اُن سے آپ بھی بڑے آدر سے رخصت ہوکر اور اُنکو بجانب سنبھل روانہ کرکے اپنی کارومتی نگری کو واپس آیا۔ (۱۲) ادھر کلکی بھگوان نے سینا سمیت سمدر کو لانگتے وقت دیکھا کہ ایک گیدڑ سمدر کے پار ہونے کی خواہش سے تیرتا ہوا جا رہا ہے سو کلکی بھگوان وہاں ہی کھڑے ہوگئے۔ (۱۳) پھر وہ لکشمی پتی کلکی بھگوان پانی کو تھما ہوا دیکھکر فوج اور سواریوں سمیت سمدر کے اوپر کو چلدئے۔ (۱۴) اور سمدر کے پار ہوکر طوطے سے بولے کہ ہے طوطے! تم سنبھل نگر میں ہمارے استھان کو جاؤ (۱۵) وہاں تشنوکرما نے اندر کے حکم کی بموجب میرا پیارا کام کرنے کے لئے بہت سے خوشنما اور پاک صاف مکان بنائے ہیں۔ (۱۶) تم وہاں جاکر میرے ماتا پتا سے اور برادری کے لوگوں سے درجہ بدرجہ میرا کشل کہو اور ازاں بعد

کا پوجن کر کے کلجگ کے کُل کا ناش کرنیوالے کلکی بھگوان کا درشن کرنیکے غرض سے یہاں آیا ہوں ہے (۳۸-۳۹) اسوقت نراکار روپ ایشور کے روپ کا درشن کیا بلا قدموں والے پرہم کے قدموں کو چھوکر فیض یاب ہو گیا اسوقت میں نے نبوت لینے والے ایشور کا کلام سُنا (۴۰) اننت منی یہ قصہ کہکر خوشدلی سے اپنے سوامی کمل کی مانند آنکھوں والے لکشمی پتی کلکی بھگوان کو نمسکار کر کے چلے گئے (۴۱) وہ راجے اسطرحکی اننت منی کی باتیں سُن کر منیوں کیطرح سرت۔ نیم وغیرہ کا برتاؤ کرنے لگے اور اسکے بعد کلکی بھگوان اور رما کا پوجن کر کے مکتی کی راستے کے مسافر ہو گئے (۴۲) سوت جی بولے کہ اس اننت منی کی کتھا کو پڑھنے یا سُننے پر سنسار کی مایا دور ہو جاتی ہے اگیان کا اندھیرا نشٹ ہو جاتا ہے اور قید دنیا سے آزادی ہو جاتی ہے (۴۳) جو دھرما تما بشنو بھگت بشنو بھگوان کی سیوا میں مشغول ہو کر بھی سنسار میں عیش کرنے کی خواہش نہیں کرتے ہیں وہ اس ویاکھیان کے ذریعہ جاگتے ابھید گیان روپ چمکتی ہوئی تیز تلوار کو دھارن کر کے وہ بھگتی روپ قلعہ میں بیٹھکر شریر کے اندر موجود کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ مد اور دواہ۔ ان چھہ شترؤں کو جیتیں (۴۴)

چھٹا ادھیائے

سوت جی بولے کہ ہے رشیو! راجاؤں اور راجاؤں کے چلے جانے پر جب کلکی بھگوان نے پدما اور ہمراہیوں سمیت سنگلدیپ سے شمبھل کو آنا چاہا اسوقت دیوراج اندر نے کلکی بھگوان کا ارادہ معلوم کر کے فوراً بشوکرما کو بلایا اور حکم دیا (۱-۲) اندر دیو بولے کہ ہے بشوکرما تم شمبھل میں جاکر سونے کیا انباروں سے راج مندر اور باغ وغیرہ بناؤ (۳) جواہرات۔ سنگ مرمر اور بلور وغیرہ اور قسم قسم کی نیموں سے طرح طرحکی کاریگری کرو اور شمبھل دیو بن جہانتک تمہاری چترائی ہو اُس سب کے دکھانے میں کسر مت رکھو (۴)

اور بشنو بھگوان کا پوجن کرنے اور بھگتی ہونے سے ہی سکھ اور موکش ماپت ہو سکتی ہے۔
بھگوان کی بھگتی کے ذریعہ پاپ پن کرموں کے ناش ہوئے بغیر کبھی مکتی نہیں حاصل ہو سکتی۔
یعنی پاپ اور پن کرموں کا پھل بھوگنے کی غرض سے ہی دنیا میں جنم لینا پڑتا ہے پس پاپ
پن کرم کا ناش ہوئے بغیر مکتی نہیں ہوتی ہے۔ سو ہی سری کرشن بھگوان نے بھگوت گیتا میں
کہا ہے۔

ज्ञानाग्नि: सर्व कर्म्माणि भस्मसात कुरुतेऽर्जुन

(ارتھ) کہ ہے ارجن! گیان کی اگنی ساری ہی کرموں کو بھسم کر دیتی ہے یعنی "تتو گیان ہونے
پر پچھلے جنم کے پاپ اور پن کا ناش ہو جاتا ہے اور آگے کو بھی پاپ پن کا کرم گیانی کو
نہیں لگتا ہے اس لئے سنسار کے بندھن روپی پاپ پن کے نشٹ ہو جانے پر گیانی کا
پھر جنم بھی نہیں ہوتا۔ (۳۶) بشنو بھگوان کی بھگتی سے دویت اور ادویت کا گیان ہوتا ہے
یعنی بشنو بھگوان کی بھگتی ہی پرم آنند کی دینے والی ہے۔ ہے مہاتما! بھگتی کے ذریعہ جیو کو شریر
یعنی لنگ شریر کا ناش ہوتا ہے۔ اس بارہ میں تتو ترکا روں کی یہ رائے ہے کہ
جسم لطیف عقلمند

पञ्चप्राणमनोबुद्धि दशेन्द्रियसमन्वितम्॥

अपञ्चीकृतभूतोत्थं सूक्ष्मांगं भोगसाधनम्॥

ارتھ

یعنی لنگ شریر میں۔ پران۔ اپان۔ سمان۔ اُدان۔ ویان یہ پانچ وایو اور من بدھی
پانچ کرم اندری اور پانچ گیان اندری رہتی ہیں اور استھول شریر میں یہ اپنچی کرت پنچ مہابھوت
رچت سوکشم شریر رہتا ہے اسکو پرش شبد سے بولتے ہیں موت کے بعد استھول شریر کا ناش
خاکی جسم
ہونے پر سوکشم شریر کا ناش نہیں ہوتا ہے یہ سوکشم شریر ہی لوکانتر یا دیہانتر میں جا کر پہلے
جنموں میں کئے ہوئے پاپ پن کا پھل بھوگتا ہے مکتی کے وقت یہ سوکشم شریر نشٹ ہو جاتا
پر وردگار / دوسرا قالب
ہے تب پھر جنم نہیں لینا پڑتا ہے۔ (۳۷) اب تم کلکی بھگوان کا درشن کر کے پرم نروان
روپ مکتی کو حاصل کرو۔ سو آن پرم ہنس کے اُپدیش سے میں صدق دل سے بشنو بھگوان

میرے دل میں استری۔ پُتر اور اپنی طاقت کی یاد ہوتے ہی دُکھ۔ شوک۔ بھے وغیرہ ظاہر ہونے
لگتے تھے اس سبب سے میرا دل ایسا مضطرب ہو گیا تھا کہ میں کبھی پورے طور سے دھیان
دھارنا وغیرہ نہیں کر سکتا تھا۔ (۲۷) ایسا دیکھ کر میں نے اندریوں کو نشٹ کرنے کا قصد
کیا میں نے سوچا کہ اندریوں کو نشٹ کر دینے کے بعد میں بلاشبہ دل کو قابو میں کر سکوں گا۔
(۲۸) جب میں نے ایسا ارادہ کیا اور اندریوں کو کمزور کرنے میں مشغول ہوا اُس وقت اندریوں کے
مالک دیوتا فوراً ہی میرے روبرو آکر دکھنے لگے۔ (۲۹) وہ دس اندریوں کے دس مالک
اپنا اپنا روپ دھارن کر کے آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ ہے اننت۔ ہم دشا۔
بایو۔ سورج۔ برن۔ اشونی کمار۔ اگنی۔ اندر۔ اُپیندر۔ اور متر یہ دسوں اندریوں کے
مالک دیوتا ہیں ہم تمہارے شریر میں رہتے ہیں ناخنوں کے اوّل حصے سے ہمیں نکال
اور نشٹ کرنا مناسب نہیں ہے۔ (۳۰-۳۱) ہے اننت! ایسا کرنے سے تمہاری کچھ بہتری
نہیں ہو گی اور تم من کو بھی بس میں نہ کر سکو گے بلکہ ساری اندریوں کو چھن بھن کرنے پر جسم
میں تکلیف پیدا ہو کر تم ہی موت کے منہ میں چلے جاؤ گے۔ (۳۲) ہم دیکھتے ہیں کہ اندھے
بدھر اور اور اندریوں سے رہت بہت سے پرانی سنسان اور ویران بن میں رہتے ہیں
اُن کا بھی من بشے بھوگ کی ہوس میں ہی پڑا رہتا ہے اِس سے صریحاً ظاہر ہوتا ہے کہ
کہ اندریوں کا ناش من کو بس میں کرنے کی تدبیر نہیں ہے۔ (۳۳) یہ جسم مثل گھر کے ہے
اور آتما مانند صاحب خانہ کی ہے۔ بُدھی عورت کی مثال ہے اور دل نوکر کی طرح ہے اور
ہمیں بھی بُدھی روپی استری کے طور پر خادم ہی جانو (۳۴) سارے ذی روح اپنے اپنے
کرم کے موافق یعنی جیسا جیسا کرم کیا ہے اُسکے لائق پھل کو بھوگتے ہیں۔ من ہی مکتی اور
سنسار بندھن کا سبب ہے۔ من ہی ترلوکی ناتھ بھگوان کی مایا سے بشیوں میں پھنسے ہوئے
پُرش کو سنسار چکر میں گھماتا ہے۔ (۳۵) اس واسطے تم من کو قابو میں کرنے کے لئے
وشنو بھگوان کی بھگتی کرو۔ وشنو بھگوان کی بھگتی ہی بلاشبہ سارے کرموں کا ناش کرتی ہے

پیدائش کا پرکرتی سے ملاپ ہونے پر ایسی سرشٹی ہوتی ہے (۱۶) ازاں بعد دیوتا دیتیہ آدمی اس برہمانڈ روپی بھانڈ میں پیدا ہونے اور مرنے والے جوجو جیو جنتو اور پدارتھ ہیں اُن سب کی پیدائش ہوتی ہے۔ (۱۷) یہ سب جیو پرماتما کی مایا سے بلا دسواس موہت ہونے کے لئے دُنیا میں ہی پھنسے ہوئے اور دُنیوی کاموں میں ہی مشغول رہتے ہیں۔ اپنی نجات کے واسطے کوئی تدبیر بھی نہیں سوچتے ہیں۔ (۱۸) دیکھو مایا کیسی زبردست ہے برہما وغیرہ دیوتا بھی جس مایا کے بس میں ایسے ہو رہے ہیں جیسے ناتھ میں نتھے ہوئے بیل ور اور دھاگے سے بندھے ہوئے پرند ہوتے ہیں۔ (۱۹) جو مہرشی لوگ ایسی مایا روپی ناؤں کے مجموعہ کو پیدا کرنیوالی بڑے پرواہ سے بہتی ہوئی مالا روپ ندی کے پار ہونے کی خواہش کرتے ہیں انکا ہی جنم دُنیا میں سپھل ہے اور وہ ہی دُنیا کی ماہیت کو جاننے والے ہیں۔ (۲۰) سوناٹ بولے کہ ہے سوت جی ارکنڈے ایشٹ۔ بامدیو وغیرہ اور رشیوں نے یہ تعجب انگیز کلام سُن کر کیا کہا؟ اور انت کے کلام کو سُننے کی خواہش کرنے والے راجے اننت منی کی زبان سے امرت کی سمان اس ماجرا کو سُن کر کیا بولے؟ ہے سوت جی یہ سب آیندہ کو ہونیوالا قصہ ہمارے واسطے بیان فرمایئے۔ (۲۱-۲۲) سوناٹ کے اسطور سے کہنے پر تن کی تعریف کرکے سوت جی شوک اور موہ کے ناش کرنے والے مجسم گیان کی کتھا پھر پورے طریق سے بیان فرمانے لگے۔ (۲۳) سوت جی بولے کہ ہے شونک ازان بعد راجہ لوگ بڑی عاجزی اور تعظیم تکریم کے ساتھ اننت منی سے آگے کا حال پوچھنے لگے تب اننت منی نے تپسیا کے ذریعہ مایا کو دور کرنے اور اندریوں کو بس کرنے کا احوال کہا۔ (۲۴) اننت منی بولے کہ ہے راجاؤ ایک میں نے یقین اور اعتقاد کرکے تپسیا کرنا شروع کر دیا لیکن کسی طرح سے بھی اندری اور من کو قابو میں نہ کر سکا۔ (۲۵) میں بن میں رہکر جسطرح پربرہم کا دھیان کرتا تھا اُس وقت بلا شک استری پتر دولت اور اور چیزوں کی شکلیں یاد آجاتی تھی۔ (۲۶)

یہ مایا ہی تموگن روپ ہو کر سب کو متھیا سنسار میں پھنساتی ہے۔ یہ مایا ہی ساری دکھوں کا سبب ہے
اس مایا کا کسی سے بھی ناش نہیں ہوتا ہے۔ (۱۱-۱۲) پرلے کال میں تریگن اتھوا مایا لے ہو جاتی ہے جس
وقت کا ناش ہونے کے سبب سے چہار سمت بالکل اندھیرا ہو جاتا ہے۔ جس وقت دنیا۔ دیش وغیرہ کا کچھ
بھی نشان نہیں رہتا ہے اس وقت پر برہم سنسار کو رچنے کی خواہش سے پنچ تن ماترا روپ ہو کر ظاہر
ہوتی ہیں۔ (۱۳) پہلے تو برہم اپنی پربھاؤ سے پرش اور پرکرتی ان دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے بعدہ
وقت کی مدد سے پرش اور پرکرتی کا سنجوگ ہونے پر مہتتو اتپن ہوتا ہے یعنی پرکرتی اور پرش
قدیم ہیں۔ پہلے کال میں یہ دونوں نراکار برہم میں ابھن روپ ہو کر رہتی ہیں۔ پرش چیتن روپ
اور پرکرتی جڑ روپ ہے۔ پرکرتی از خود کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتی ہے پرش کی سنجوگ سے ہی مہتتو اہنکار
وغیرہ کو پیدا کرتی ہے۔ پرکرتی سے مہتتو اور مہتتو سے اہنکار۔ اہنکار سے پنچ تن ماترا (پانچ عنصر)
اور گیارہ اندریاں۔ پنچ تن ماترا سے پنچ مہا بھوت اتپن ہوتے ہیں۔ سانکھیہ شاستر والے ان سب کو ہی
چوبیس تتو کہتے ہیں۔ آنکھ۔ کان۔ ناک۔ جیبھ (زبان) اور کھال یہ پانچوں گیان کا دروازہ
ہونے کے سبب گیان اندری کہلاتی ہیں۔ بولنا۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ پاخانہ کا مقام۔ اور پیشاب کا مقام
یہ پانچوں کرم کرنے کا ذریعہ ہونے کے سبب سے کرم اندری کہلاتی ہیں اور دونوں کا ملا ہوا من ہے سب گیارہ
اندریاں ہیں۔ شبد تن ماترا۔ سپرش تن ماترا۔ رس تن ماترا۔ اور گندھ تن ماترا۔ یہ پانچ تن ماترا کہلاتی ہیں
یہ سب کال کی مدد سے پیدا ہوتی ہیں یعنی سرشٹی کال کے ہوئے بغیر کسی چیز کی بھی پیدائش نہیں ہوتی ہے
۔ (۱۴) کال وادرشٹ (پراربدھ کرم) سمیت پرکرتی سے پیدا ہوئے مہتتو سے اہنکار پیدا ہوا ہے
اہنکار تتو۔ ستوگن تینوں گنوں کے بھید سے تقسیم ہو کر برہما وشن اور مہادیو کو پیدا کرتا ہے۔
پھر وہ برہما وشن اور مہادیو ساری دنیا کی پیدائش کرتے ہیں۔ (۱۵) پہلے اس اہنکار تتو سے
تینوں گن یکت پنچ تن ماترا کی پیدائش ہوتی ہے۔ پنچ تن ماترا سے پنچ مہا بھوت پیدا ہوئے ہیں یعنی
شبد تن ماترا سے آکاش۔ اسپرش تن ماترا سے بایو۔ روپ تن ماترا سے تیج۔ رس تن ماترا سے جل اور گندھ تن ماترا
سے پرتھوی پیدا ہوتی ہے۔ ان پنچ مہا بھوتوں کی اتپتی بھی پہلے پرمانو پھر دوانک اسطور سے ہوتی ہے

تب پرشوتم کے رہنےوالے براہمنوں نے میرے اچھے ہونے کی تدبیر پوچھی۔ (۱)
وہ پرم ہنس انکی مطلب کی جان کر سامنے بیٹھے ہوئے میری طرف کو دیکھکر کہنے لگے کہ ہے اننت!
چارومتی نام کی اپنی استری اور بدہ وغیرہ پانچوں پتر اور پوتے براجمان طرح طرح کے دھن اور
رتنوں سے بھری ہوئی اور سلسلہ وار بنے ہوئے مقام یہ سب چھوڑکر یہاں کب آئے ہو؟ آج تو تمہاری
پتر کے بواہ (شادی) کا دن ہے؟ تم تو سمندر کے دکھن کے کنارہ پر رہتے تھے آج بھی وہیں سمندر
کے کنارہ تم کو پہلے دیکھا تھا وہاں کے دھرماتما لوگ تمہارا ستکار کرتے تھے تم نے لڑکے کی
شادی میں آج مجھے بھی نیوتہ دیا تھا۔ اب تم اپنی نگری سے یہاں آگئے۔ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا
دل غم سے بہت ہی رنجیدہ ہو رہا ہے۔ (۲-۳-۴) ہے گیانی! میں نے تمہیں ۷۰
ستر برس کا بوڑھا دیکھا تھا اور اب یہاں تمہیں تیس برس کا جوان دیکھتا ہوں اسکا
کیا سبب ہے، اس بارہ میں مجھے بڑا فکر ہے۔ (۵) یہ جو اسوقت میں تمہاری مددگار استری
کو دیکھ رہا ہوں اسکو میں نے وہاں تمہارے پاس کبھی بھی نہیں دیکھا سو یہ کہاں سے آگئی؟۔
میں بھی کہاں سے کسطرح کہاں آگیا؟ مجھے یہاں کون لایا؟۔ (۶) کیا تم وہی اننت ہو
یا اور کوئی ہو۔ میں بھی کیا وہی بھکشک ہوں یا اور کوئی ہوں۔ میرا اور تمہارا اس جگہہ پر ملنا
اندرجال کی یا خواب کی مانند معلوم ہوتا ہے۔ (۷) تم شدھرم میں مشغول گرہستی ہو اور میں برہم
کا دھیان کرنیمیں مشغول بھکشک یعنی اہمن ہوں۔ اسجگہہ پر میری اور تمہاری گفتگو بچوں اور متوالوں کی
سی بیہودہ معلوم ہوتی ہے۔ (۸) ہے برہمن! مجھے یقین ہوتا ہے کہ یہ تر لوکی ناتھ شری بھگوان
کی مایا ہے جس سے سدا ترلوکی موہت رہتی ہے۔ معمولی طور سے اسکا جاننا بہت مشکل ہے ادویت گیان
کے ہونے پر مایا کو جانا جا سکتا ہے۔ (۹) وہ پرم ہنس بھکشک اسطرح پر مجھ سے کہکر پارکنڈی
جی سے کہنے لگے کہ ہے خوش نصیب پارکنڈے! میں تم سے آیندہ کا ہونیوالا حال بیان کرتا ہوں سنو!
۔ (۱۰) ہے رشے! میں نے سنا ہے کہ پرلی کال میں پرم پرش بھگوان کے پیٹ میں موجود
جل میں مایا موجود رہتی ہے وہ مایا ہی سب کو موہت کرتی ہے جسطرح ہوشیار بگذر عام پر رہتی ہیں

تم بیرم بشیتو ہو کیا جل ہیں یا تھل ہیں تم نے کچھ دیکھا ہے۔ (۴۹) اگر دیکھا ہو تو کہو اور دلکی
گھبراہٹ کو چھوڑ کر پارنا کرو۔ ہے راجو! میں نے اُنسے کہا کہ ہے بھائیو! نہ میں نے کچھ دیکھا ہے
اور نہ سُنا ہے۔ (۵۰) لیکن میں بہت ہی کام میں موہت ہو رہا ہوں اور میرا دل بہت ہی کمزور
ہو رہا ہے میں نے بھگوان کی مایا کو دیکھنے کی خواہش کی تھی تس نتری ہری کی مایا سے میں بیوقوف
بن رہا ہوں اور میری اندریں بھی مضطرب ہو رہی ہیں۔ (۵۱) میں ایسا سنیہہ اور موہ کے بس ہو
رہا ہوں کہ کہیں بھی میرا دل نہیں لگتا۔ میں جیسا اپنے کو بھول گیا تھا سو کہہ نہیں سکتا لیکن میں جن نتری
ہری کی مایا کے جال میں پڑا ہوا ہوں اُس مایا جال کا کوئی بھی انوبھو نہیں کر سکتا۔ (۵۲) جس طرح
استری پتر دھن استھان اور پتر کے بواہ وغیرہ کرنے میں زیادہ مصروف ہونے سے میرا دل رنج
و غم آلودہ ہو رہا ہے وہ میں کہہ نہیں سکتا۔ میرے ذہن اور عقل میں کچھ بھی نہیں آتا اور پرتیکھم
بھگوان کی لیلا بھی خواب کی مانند معلوم ہوتی ہے۔ (۵۳) ہے راجو! میں اسطور سے گھبرا رہا تھا
کہ اُسیوقت میں اتھان وتی استری مجھے لاچار اور بیوقوف کیطرح بیٹھا ہوا دیکھ کر "ہائے اچانک کیا
ہو گیا" ایسے کہتی ہوئی اور روتی ہوئی میرے قریب آئی۔ (۵۴) میں پرتیکھم جہیں میں پہلی استری
کو دیکھکر اپنی اُس استری پتر اور دولت کے یاد کرنیسے بہت ہی گھبرا اور غمگین ہونے لگا اتنے
ہی میں ایک پرم ہنس میری باتوں سے ہی مجھے سمجھانے کے لئے وہاں آکر موجود ہوئے۔ (۵۵) وہ
پرم ہنس دھرم پروان۔ سب باتوں کے جاننے میں پورا اور بڑا دھرم کرنیوالا تھا۔ (۵۶) یہ پرم ہنس سورج
کی سمان تیجوان یعنی ظاہر۔ ستوگن دھاری۔ شانت۔ شدھ اور سب کے دکھونکو دور کرنیوالا تھا۔
میرے عزیز و اقارب میرے سامنے کھڑے ہوئے اُس پرم ہنس کا پوجن کر کے پوچھنے لگے کہ یہ کسطرح
سے آیا ہوا ہے۔ (۵۷)

پانچواں ادھیا

سوت جی بولے کہ ہے رشیو! وہ پرم ہنس مناسب طریقہ سے پوجن کر کے بیٹھے

وغیرہ کچھ بھی نہیں جانتا تھا یعنی دل میں بہت غمگین رہتا تھا اور ان برہمن اور برہمنی کو ہی
ماتا پتا مان کر وہاں ہی رہتا رہا۔ (۳۷) جب اُس برہمن نے سب طرح سے امتحان کر کے مجھے جانچ لیا کہ
یہ بہت دھرم کا برتاؤ کرنے والا ہے تب اُسنے بڑی عاجزی سے اپنی کنیا کے ساتھ میری شادی کر دی
۔ (۳۸) اُس براہمن کنیا کا نام چارو متی تھا اُسکے جسم کا رنگ مثل تپے ہوئے سونے کے سرخ تھا وہ
روپ گن اور شیل سے بھری ہوئی تھی میں اُس آدر کے لائق استری کو پا کر بہت ہی متحیر ہو گیا
۔ (۳۹) وہ چارو متی ہمیشہ مجھے خوش کرنے لگی۔ میں وہاں سب طرح کے سکھ پانے لگا۔ زمانہ کے
دور سے میرے پانچ لڑکے پیدا ہوئے اور میں بخوف و خطر آنند کے سمندر میں مگن ہونے لگا۔ (۴۰)
میں نے اپنے پانچوں بیٹوں کا نام جے۔ وجے۔ کمل۔ تمل اور بندہ رکھا۔ (۴۱) اپنے پتر
اور بہت کٹمبی ہونے سے اور طرح طرح کے دھنوں کا مالک ہو کے جس طرح اندر سورگ میں دیوتاؤں کے
پرستش کے لائق ہیں اسی طرح میں سب کا پوجنیہ اور تمام میں مشہور ہوا۔ (۴۲) مجھے اپنے بڑے لڑکے
بندہ کی شادی کا خواہشمند دیکھ کر ایک مقدم سارنا مات برہمن نے خوشی سے اپنی کنیا دینے کی آرزو کی اُسی کنیا کا
بیاہ کرنے کی غرض سے وید کے ماہر براہمنوں سے منتر سہ (سعد) کرم کرائے طرح طرح کے سونے کے زیوروں سے
آراستہ سوبھاگیہ وتی استریوں نے ناچ گان کرانا شروع کیا جو کہ سُریلی آواز سے سب کا دل
خوش ہونے لگا۔ (۴۳-۴۴) میں نے اپنے پتر کی شادی کے سبب پتر رین۔ دیو رین اور
رشی رین کی خواہش سے تیرتھ پور کے سمندر کے کنارہ پر پہنچا۔ (۴۵) اسکے بعد سمندر کے جل میں
اشنان اور ترپن کر کے جلدی سے پانی سے نکل کر کنارہ کی طرف جانے کا قصد کیا سو کنارہ پر نظر کرتے
ہی کیا دیکھتا ہوں کہ پرشستم جھنیر کے رہنے والے میرے پہلے زمانہ کے لوگ سنان اور سندھیا کر رہے ہیں
میں اُنکو دیکھ کر کچھ بھی نہیں گھبرایا۔ (۴۶) پرنتو میرا جو پرشستم جھنیر باشی براہمنوں کو دوادشی
کی پارنا کرتے ہوئے دیکھ کر مجھکو جیسا تعجب ہوا اضطراب ہوا اسکو میں کہہ نہیں سکتا۔ (۴۷) پہلی دوادشی
کی پارنا کے دن اشنان کے وقت جیسی میری صورت و جیسی عمر تھی اسمیں کچھ بھی فرق نہ ہوا پرشستم جھنیر باشی
برہمن مجھے متعجب و مضطرب دیکھ کر پوچھنے لگے۔ (۴۸) کہ ہے انت! اس سمے کس لئے تم مضطرب نظر آتے ہو؟

کا انتقال ہوگیا میں نے اپنے عزیز و اقارب اور براہمنوں کے ساتھ اطمینان سے اُنکا کریا کرم کیا۔ (۲۴)
بعدہٗ میں نے ماتا پتا کا پنڈیت کرم کر کے بہت سے براہمنوں کو کھانا کھلایا پھر ماں باپ کی جدائی سے
دکھی رنج مان کر شنو بھگوان کا پوجن کرنا شروع کردیا۔ (۲۵) بھگوان شری ہری میرے جپ۔ پوجن وغیرہ
کرم سے پرسن ہوگئے اور اُنھوں نے سپن میں مجھ سے کہا کہ سنیہہ ممتا کا بھرا ہوا یہ سنسار میری
مایا ہی ہے۔ (۲۶) "یہ میرے پتا ہیں اور یہ میری ماتا ہے" اسطرح کی پریم ممتا سے جن کا دل گھبرا رہا ہے وہ ہی
میری مایا سے رنج۔ غم۔ خوف۔ اضطرابی۔ بڑھاپے اور موت وغیرہ کی تکلیفوں کو بھوگتے ہیں۔ (۲۷)
میں شنو بھگوان کی یہ بات سُنکر اُنکے ساتھ جھگڑا کرنے کو مستعد ہوا۔ اتنے ہی میں وہ تو انتردھیان
ہوگئے اور میں بھی جاگ اُٹھا۔ (۲۸) ہے راجہ! ازاں بعد میں متعجب ہوکر پوتن کا نگری کو چھوڑ کر مع
استری کے پوتر دھنوتیرتھ نام مقام کو چلا گیا۔ (۲۹) میں نے تیس پتر تیرتھ کے دہنی جانب پر آسکن
بنایا اور وہاں رہکر استری اور نوکروں سمیت شری ہری کی سیوا کرنے لگا۔ (۳۰) میں اشنو بھگوان
کے تیس پورنو تیرتھ نامی مقام میں رہکر اُنکی مایا کو دیکھنے کی غرض سے ناچ۔ گانا اور جپ اُنکو ذریعہ یم کا خوف
دور کرنیوالے شری ہری کا دھیان کرنے لگا۔ (۳۱) ایسا کرتے کرتے بارہ برس گذر گئے تب ایک دفعہ
دواداشی کی پارنا (برت کے بعد کا کھانا) کے دن میں مع اپنے گھر والوں اور عزیز و اقارب کے سمندر کے
کنارے پر نہانے کی خواہش سے گیا۔ (۳۲) جیوں ہی سمندر میں غوطہ لگایا فوراً خوفناک لہروں سے سخت
پریشان ہوگیا اور اُٹھ نہ سکا مگر وغیرہ پانی کے جانور مجھے نوچنے لگے۔ (۳۳) میں کبھی ڈوبتا تھا
کبھی اُچھلتا تھا غرضیکہ ایسے ہی ہوتے ہوتے میرا دل بہت گھبرا گیا اور پانی کی لہروں سے بیہوش ہوگیا
میرا کل بدن بیتاب ہوگیا اور کیا کہوں آخر کار میں مردہ کی مانند ہوگیا۔ (۳۴) بعدہٗ ہوا کے زور سے
بہتا ہوا سمندر کے دکھن کی کنارہ پر جا پڑا۔ میں وہاں پڑا ہوا تھا کہ اُسیوقت ایک بزرگ نشرما نامی
براہمن نے مجھے اُس حالت میں دیکھا اور سندھیا پوجن کے بعد رحمدلی سے مجھے اپنے گھر کو لے گیا۔ دھرماتما
اور استری پتر۔ دھن وغیرہ سے خوش وہ بزرگ نشرما براہمن میری تندرستی کرنے کی غرض سے
مجھے لڑکے کیطرح پالنے لگا۔ (۳۵-۳۶) ہے راجہ! میں وہاں کی سمتیں دو طرفیں ور دہانکی دیش

وہ راجہ کلکی بھگوان کی اس بات کو سُنکر سوال کا جواب اور نتیجہ جاننے کی غرض سے اننت مُنی کو پرنام کرکے پوچھنے لگے۔ (۱۲) راجہ بولے کہ ہے مہرشی! دھرم کو زرہ کی مثل رکھشا کرنیوالی کلکی بھگوان کے ساتھ آپکی جو گفتگو ہوئی وہ ہماری سمجھ میں نہیں آئی اس کا کیا سبب ہے؟ ہے پربھو! آپ ہم سے اُسکا ٹھیک ٹھیک سبب کہئیے۔ (۱۳) یہ سُنکر اننت مُنی بولے کہ پہلے پوری کا نام والی نگری میں وید ویدانگ کے جاننے والے بڑے دھرم والے جانداروں کی بہتری چاہنے والے ایک مہرشی رہتے تھے اُنکا نام ودرم تھا وہ میرے پتا تھے۔ (۱۴) میری ماتا کا نام سوما تھا وہ پوری پتی برتا تھی اپنے ماتا پتا کے بڑھاپے کی حالت میں میں پیدا ہوا مگر میں مخنث پیدا ہوا۔ (۱۵) اس سے میرے باپ و ماں کو غم کی انتہا نہ رہی میری صورت دیکھکر سب بُرا کہنے لگے۔ میرے باپ مجھ خوجہ کی صورت دیکھکر رنج اور ہراس سے بہت پریشان خاطر ہوئے۔ (۱۶) اور گھر بار کو چھوڑکر شب بن میں چلے گئے وہاں دھوپ دیپ چندن وغیرہ لیسے پورے طور سے شب جی کا پوجن کرکے استتی کرنے لگے۔ (۱۷) ودرم مہرشی بولے کہ جو سمپورن لوکوں کا ادوتیہ ناتھ جو بہتری کا دینے والا اور جو سب جانداروں کی نسبت پناہ ہیں۔ ناگ راج باسکی جنکی گلی کا گہنا ہے جن کی جٹا جوٹ میں گنگا کی لہریں بہہ رہی ہیں تن آنند گہن برہم آنند کے دینے والے شب جی کو نمسکار کرتا ہوں۔ (۱۸) کلیان کرنیوالی مہادیو جی اسطور بہت سی استتی کرنی پر خوش ہوئے اور بیل پر سوار ظاہر ہو کر خندہ پیشانی میرے پتا سے کہنے لگے کہ بر مانگ! (۱۹) یہ سُنکر میرے پتا ودرم مہرشی بولے کہ میرا لڑکا مخنث ہے اسوجہ سے میں دکھیں بہت غمگین رہتا ہوں مہادیو جی نے ہنسکر "میرے مرد ہونے کا" بردان دیا۔ پاربتی جی نے بھی اسوقت میری بالکو ایسا بردان دینے کے لئے مہادیو جی کو رائی دی۔ (۲۰) زاں بعد میرے پتا میرے مرد ہو جانیکے بردان کو پاکر گھر کو لوٹ آئے اور میرے مخنث پن کو جاتا رہا دیکھکر میرے ماں اور باپ کو بیحد خوشی ہوئی۔ (۲۱) بعدہ میری بارہ برس کی عمر ہونے پر بوڑھے ماں باپ میرا بیاہ کرکے کٹنب سمیت بڑے آنند ہوئے۔ (۲۲) میں بھی رذٹ تی بھاشی۔ نوجوان یگیہ رات کی لڑکی کو استری روپ پاکر دل میں بہت خوش ہوتا ہوا دُنیا داری میں مصروف ہوا پھر رفتہ رفتہ میں عورتکے قابو میں ہو گیا۔ (۲۳) پھر کچھ روزوں بعد میری والدین

چوتھا ادھیاء

سوت جی بولے کہ ہے رشیو! سارتھے پرشنوں سے آو تم کلکی بھگوان اپنے بھگت راجاؤں کی استتی سُن کر براہمن۔ چھتری۔ ویش اور شودر ان چاروں برنوں کے دھرموں کا اُپدیش کرنے لگے۔ (۱) دُنیا میں پھنسی ہوئی اور آزاد لوگوں کے لئے جو جو ویدوں میں کہے ہوئے کرم ہیں وہ سب بھی اُن راجاؤں کو سُنائے۔ (۲) راجے کلکی بھگوان سے یہ سب سُنکر زندہ دل ہو گئے پھر اُن بھگوان کو نمسکار کر کے اُن راجاؤں نے اپنی گذشتہ حالت کی بابت سوال کیا۔ (۳) کہ کس سبب سے کس نے عورت اور مرد کو مختلف طور پر بنایا لڑکائی کا حُسن۔ بڑھاپا اور سُکھ دُکھ وغیرہ کس سبب سے کس سے پراپت ہوتے ہیں۔ ہے پربھو! اسکا کیا سبب ہے یہ ہمارے لئے بیان فرما کر اور جو باتیں ہمیں معلوم نہیں ہیں مہربانی کر کے اُنکا بھی اظہار کیجئے۔ (۴-۵) کلکی بھگوان نے یہ سُن کر اننت نامی مُنی کو یاد کیا۔ بہت دنوں کی تپسیا کر کے ڈالی برت دھاری منی اننت جی بھی سمرن کرتے ہی کلکی بھگوان کو درشن کرنے کے مکت ہو گئے۔ ایسا خیال کر کے فوراً وہاں آکر موجود ہوئے کیونکہ اُنکو بھی مُکتی حاصل کرنے کا بینظیر ذریعہ مل گیا۔ وہ اننت منی کلکی بھگوان کے پاس آکر کہنے لگے کہ میرے کرنے لائق کیا کام ہے جسکو میں کروں مجھے کہاں جانا ہوگا حکم دیجئے۔ یہ بات سُن کر کلکی بھگوان تب اننت مُنی سے بولے۔ (۶-۷) کہ جو کچھ میں نے کیا وہ سب آپ نے دیکھا ہے اور سب آپ جانتے ہیں پراربدہ کو کوئی میٹ نہیں سکتا ہے۔ کرم بنا کئے کوئی کرم کے پھل کو نہیں بھوگتا ہے۔ اننت مہرشی یہ بات سُنکر بڑے آنند ہوئے۔ (۸) پھر چلنے کو مستعد ہوئے ایسا دیکھکر وہ راجے تب کی طرف دیکھتے ہوئے متحیر ہوکر پدم کے پتہ کی سی آنکھ والے کلکی بھگوان سے بولے۔ (۹) راجے بولے کہ ان مہرشی جی نے کیا کہا؟ اور آپنے اُس کا کیا جواب دیا؟ آپکے باہم کیا گفتگو ہوئی؟ ہم اسکو سننا چاہتے ہیں۔ (۱۰) مدھوسودن کلکی بھگوان راجاؤں کی یہ باتیں سُنکر کہنے لگے کہ ہماری جس بارہ میں گفتگو ہوئی اسکو جاننے کی اگر تمھاری خواہش ہے تو تم ان شانت ہردے مُنی سے پوچھو۔ (۱۱)

مروّج قاعدہ کے خلاف کرنے لگے تب آپ نے اُن بدعقل راجاؤں کا قتل کرنے کیلئے پھر گوتم بنس کے تاج
جمدگنی رشی کے یہاں پرسرام اوتار دھارن کیا پھر آپنے اُس پرسرام اوتار میں پِتا کی ہوم
کی گائے لیجانے سبب سے بہت خشمناک ہوکر اکیس بار زمین کو چھتریوں سے خالی کیا۔ (۲۶)
اس کے بعد جب پولست بنس کے تاج بشرواسنی کا پُتر راکشس راون اپنے بڑنات سے تینوں لوکوں کو
دکھ دینے لگا تب اُسکو قتل کرنے کی خواہش سے آپ نے سورج بنشی راجہ دشرتھ کے پُتر روپ سے
رام اوتار دھارن کیا پھر بسوامتر جی سے استر ودیا سیکھ کر جب باپ کے حکم سے بن کو گئے تب اُس راون نے
سیتا کو ہر لیا اس سے آپنے غصہ ہوکر بندروں کی فوج اکٹھی کی اور سمندر کا پل باندھ کر سورن لنکا کے راون کا
ناش کر دیا۔ (۲۷) ازاں بعد آپنے جادو کُل روپی کے چندرما روپ بسدیو پُتر سری کرشن اوتار
دھارن کرکے بہت سے دیتیا اور دیوالوں کا ناش کرکے تینوں لوک کا دُکھ دور کیا جس سے کہ ساری دیوتا اُس
سری کرشن اوتار کے چرن بندن کی سیوا کرنے لگے اُسوقت آپنے سری کرشن اور بلرام روپ سے اوتار دھارن
کیا تھا۔ (۲۸) پھر آپنے ایشور کے بنائے ہوئے ویدک دھرم کے برخلاف یعنی یگیہ وغیرہ کو نہیں طرح طرح کی نفرت
دکھاکر نرک دینا کے ذریعہ فضول پاپ کے پھیلاؤ کو دور کرنے کا اُپدیش دینے کی غرض سے بدھ کا اوتار دھارن
کیا۔ (۲۹) اب آپ کلجگ کی خاندان کا ناش کرنے کی غرض اور بودھ۔ پاکھنڈ اور ملیچھ وغیرہ ادھرمیوں کو
ناش کرنے کی غرض سے کلکی اوتار دھارن کرکے ویدک دھرم بدیپ کی رکشا کریگے ہوا سوقت آپنے
ہمارا اشٹی آپ نرک سے اُدھار کیا اسلئے ہم آپکی کرپا کا کیا بیان کر سکتے ہیں؟ (۳۰) برہما وغیرہ دیوتا
بھی جن کی لیلا اُنکو جاننے میں لاچار ہیں پھر جو کامنی کو دیکھنے سے کامدیو کے تیروں کا نشانہ
ہو رہے ہیں اور جن کا دل توہمات سے تکلیف پا رہا ہے ایسے ہم کمتر لوگوں کو آپکی لیلا کیسے معلوم ہو سکتی
ہے بلکہ کبھی معلوم نہیں ہو سکتی۔ ہمکو آپکے چرن کنولوں کا درشن ہونا مشکل تھا۔ سو کرپا سندھو!
ہم آپکی شرناگت ہیں آپ ہمارے اوپر نظر عنایت فرمائیے گا۔ (۳۱)

ایسا اوتار ہوا تھا۔ (۲۱) جسوقت دیت لوگ اندر کو پراجت (مجبور) کرنے لگے اور تربھون
بجئی۔ پرم پراکرمی۔ ہرنیاکش دیت بھی تن اندر دیو کا سنگھار (قتل) کرنیکو واسطے ہوا
اسوقت تن دیتوں کا ناش اور پرتھوی کو ادّھار کرنے کا سنکلپ (ارادہ) کر کے آپ نے
مہا باراہ اوتار دھارن کرا۔ اب آپ ہماری رکشا کیجئے۔ (۲۲) پہلے جسوقت دیوتا اور دیتوں نے
ملک سمدر کو متھنے کے لئے مندراچل پہاڑ قایم کرنے کا انتظام نہیں پایا اور دکھیں پریشان ہوئے
اُسوقت آپ نے اُنکی امداد کیغرض سے کورم اوتار دھارن کیا اور پھر اُس پہاڑ کو اپنی پیٹھ پر
رکھ لیا۔ دیوتاؤنکو امرت (آبحیات) پلانے کے لئے ہی آپ نے کورم روپ دھرا تھا۔
ہے پرمیشور اب آپ ہم دُکھی اور بدنصیب راجون پر نظر عنایت فرمائیے۔ (۲۳) جسوقت
بڑا بلوان پراکرمی تربھون بجئی ہرنیہ کشپ بڑی بڑی دیوتاؤنکو تکلیف دینے لگا اور دیوتا بھی
جسوقت اُسکے خوف سے نہایت خوفناک ہوئے تب آپنے اُنکی رکشا کرنیکے واسطے اس دیتیہ راج
ہرن کشپ کے قتل کا ارادہ کیا مگر وہ دیتیہ برھماجی کی بردان کیوجہ سے مرنے قابل نہ تھا یعنی برہماجی
نے اسکو یہ بردان دیا تھا کہ دیوتا۔ گندھرب۔ کنر منشیہ اور ناگ شستر اور استر سے رات میں
دن میں۔ سورگ میں۔ مرتیو لوک میں اور پاتال لوک میں تجھے نہ مار سکیں گے۔ آپنے یہ سب بچار کر
نرسنگھ روپ دھارن کیا تب وہ دیتیہ راج ہرنیہ کشپ آپکو دیکھکر غصّہ سے نیچے کے ہونٹھوں کو چبانے
لگا اور لڑنیکے واسطے مستعد ہوا تب آپنے ناخنوں کے اگلے حصّہ سے پیٹ کو چیر کر اُسکو یم لوک کا
مسافر بنا دیا۔ (۲۴) پھر آپنے ترلوکی کو جیتنے والے بلی راج کے یگیہ میں اندر کے چھوٹے بھائی بنکر
بونا روپ دھارن کیا اور دیتیہ راج بلی کو موہت کرنیکی غرض سے تین قدم زمین مانگی پھر سنکلپ
کے لئے جل چھوڑتے ہی اپنے من کی اچھا (خواہش) کیا پورن ہونے سے آپ نے براٹ روپ
دھارن کر کے ایک چرن سے مرتیو لوک اور دوسرے چرن سے سورگ لوک ناپ لیا اور اندر دیو
کو دیدیا۔ پھر بلی کو پاتال میں بھیجکر ترلوکی دان کرنے کی پھل روپ آپ اُسکے دوارپال (دربان) بنے۔
(۲۵) پھر اتی بلی اور پرم پراکرمی جب سہسر راجہ وغیرہ راجے اہنکار میں بھر کر دھرم اور

سے نیچے کو سونہہ کرکے ترچھی چتون کرتی ہوئی بجنسہ پاپائی ہانند دلکو ہر لینیوالی راج کماری پد ماکو دیکھکر کام باسنا ایکت ہو ایسی کہنے لگے ۔ (۲۵) ہے کا منتے آؤ آؤ ۔ میری نزدیک آئیے ! اتمہارا آنا کلیان کا سبب ہوویگا ۔ تمھاری ساتھ میرا سنگم ہونیسے منگل ہوویگا کیونکہ تمھاری چندر بدن میری کام وگ کی شانتی اور سکھ کی ترقی ہوگی ۔ (۲۶) ہے چنچل نین والی ! میں آپ کا پیارا ہوں تسپر بھی کام دیو روپ کال سرپ مجھکو ڈس رہا ہی اسوقت تمھاری امرت کی سی ادھر رس کے بغیر اسکی شانتی ہونے کی دوسری کوئی تدبیر نہیں ہی یہ شانتی پرم تپ اور پرم تیرتھ سے غیر ممکن ہی اور اس آشرت جن کا جیون روپ ہی ۔ (۲۷) جس طرح ہاتھی وان انکش سے مست ہاتھی کی کنپٹی کو زخمی کرتا ہی اسیطرح تمھاری یہ من کو ہرنیوالی خوبصورت اور چوڑی دونوں بازو سندر ناخونکی انکش کی ذریعہ میری دیہہ میں موجود کام دیو روپی مست ہاتھی کو زخمی کر رہی ہیں ۔ (۲۸) تمھاری یہ بستر سے ڈھکی ہوئے سندر گول دونوں استن کامدیو کی ایک کیطرح پیشانی کو اونچا کر رہی ہیں ۔ یہ میری سینہ کے نیچے ہوکر میری مقصد کو پورا کریں ۔ (۲۹) ہے پرم پریا تمھارا پیٹ سنگھ کی بیدی کیطرح درمیان میں سے سڈول ہی ۔ سوت کی مانند رونگٹوں کی خطوط سی یہ تمھاری پیٹ کے بلکا دیو کی سیڑھی اور سنجہ کا قلعہ ہو رہی ہیں اسلیے یہ مجھی بہت دکھ دینے والی ہوئی ۔ (۳۰) ہے رسبھورو ! تمھاری یہ سرین باریک کپڑے سے ڈھکے ہوئے ندی کی کنارہ کی سمان شوبھایمان ہو رہی ہیں ۔ ہے کرشانگی ! تمھاری ان سرینوں سے جوانی سندر کلاہی برتن کی کام باسنا کا قصہ دور ہوتا ہی ۔ اسوقت یہ میری سمبھوگ کی سکھ کی کارن ہوئیں ۔ (۳۱) میرے ہردے روپی نرمل جل میں جو دانگی روپ سے براجمان ہنس کی مانند ادا کرنیوالی پازیبوں سے آراستہ بڑی خوبصورت تمھاری دونوں چرن کنول سے میرا کامدیو روپی زہریلا سانپ کا کاٹنے کا زہر دور ہو جاوی ۔ (۳۲) ۔

اس کے بعد پدما کلچک کے خاندان کے ناش کرنیوالے کلکی بھگوان کے امرت بھری واکیہ (کلام) سنکر اور اُن کی ستی پن کو بدستور پورا دیکھکر بڑی آنند اور مگن ہوئی پھر اسکا دل کلکی بھگوان طرف متوجہ ہوگیا اسلئے اُس نے سر جھکا کر سکھیوں سمیت نمسکار کیا اور دھیریہ وان ہو شنکی سنکار کی اپنے

بیٹھی ہوئی سکھیوں کے ساتھ تالاب کو گئی۔ (١٥) ازاں بعد وہ چندربدنا سندر استریاں جنکی آواز بھی
سارس اور ہنسوں کی سی تھیں کھلے ہوئے کنولوں کی خوشبو سے بسے ہوئے تالاب کے جل میں نہا کر کودنے کی
کھیلنے کی غرض سے چندرما کو ڈھونڈھنے کے لیے پھرنے لگیں یعنی تب پدما کا چت پرسن کرنے کی غرض
سے کلکی بھگوان کو ڈھونڈھنے لگیں۔ بھونرے کمل کی خوشبو کے لالچ میں مست ہو کر کبھی ہونٹ کو
کبھی چوٹی کو چھوڑ کر ان کے مکھ کنولوں پر بیٹھنے لگے وہ سندری بار بار ان بھونروں کو اڑاتی تھی مگر وہ بھونرے مکھ
روپی کنول میں کمال درجہ کی خوشبو دیکھکر دور نہیں ہوتے تھے۔ (١٦-١٧) پدما نے رسیلی مسکراہٹ
کے ذریعہ باجے کے ذریعہ ناچ کے ذریعہ اور سکھیوں کا ہاتھ پکڑ کر طرح طرح کی کھیل کود کر کے سکھیوں کے
من کو ہرا اور سکھیوں نے بھی پدما کے دل کو خوش کیا۔ (١٨) ازاں بعد تب جنس کی شہزادی پدما دل ہی
دل میں طوطی کی بات کو غور کر کے سکھیوں کے جنگل میں چلی گئی۔ پھر بیش بہا لباس و زیوروں سے آراستہ
ہو کر طوطے کے بتائے ہوئے کدمب کے نیچے گئی۔ (١٩) تب پدما نے طوطے کے ساتھ کدمب کے نیچے
جا کر دیکھا کہ سامنے جواہرات جڑی ہوئی چبوترہ پر کلکی بھگوان سو کر سکھ کی نیند لے رہے ہیں۔ انکا تیج سورج
کے تیج کو بھی شرما رہا ہے۔ انکا تمام جسم بیش قیمت پھولوں و جواہرات سے سجا ہوا ہے۔ (٢٠) وہ پرش
لکشمی پتی آبوں کی مانند شیام برن۔ پیتامبر دھاری۔ کنول کے پتر کی مانند خوشنما بڑی آنکھوں، چوڑی
سینہ، بازو ہیں زانو تک لٹکتی شری بتس جنکے سوتوبھ منی کی چمک سے جگمگا رہا ہے
(٢١) پدما اس عجائب صورت کو دیکھکر حیرت کی مورت کھڑی رہی خوف زدہ ہو کر پوری طرح سنگار کرنا
بھی بھول گئی۔ اور جب طوطا کلکی بھگوان کو جگانے لگا تب پدما نے اسے خوفناک ہو کر طوطے کو منع
کیا اور کہنے لگی کہ اگر یہ خوبصورت شخص مجھے دیکھ کر عورت بن گیا تو مہادیو کے بردان کا نتیجہ کیا ہوگا
ہوگا کیونکہ مہادیو جی کا بردان مجھے تو شراپ کی طرح لگ رہا ہے۔ (٢٢-٢٣) اسطرح پدما اور طوطی کی گفتگو
ہو رہی تھی کہ اتنے ہی میں چراچر جگت کے انترجامی جگدیشور کلکی بھگوان پدما کے مقصد دلی کو جانکر جاگ گئے
اور اسوقت انھوں نے دیکھا کہ جسطرح وشنو بھگوان کے سامنے لکشمی کھڑی ہوتی ہے اسی طرح ہمارے سامنے
بھی حسین اور غزال چشم پدما کھڑی ہے۔ (٢٤) وہ کلکی بھگوان سکھیوں سمیت سامنے کھڑی ہوئی اور

[illegible] ہوا اسکو خوشگوار معلوم ہوتی ہے مگر پدما اسکی برائی کرتی ہے ۔ (۶)
اتنے ہی میں [illegible] پھر دیوی نے بہت سی باتیں کر کے پدما کی تسلی کی ۔ طوطی کو دیکھتے ہی پدما
بولی کہ ہے [illegible] میرے قریب آؤ تم کشل یعنی خیر و عافیت سے ہو ۔ طوطا بولا کہ ہے
[illegible] بخیر و عافیت سے ہوں ۔ (۷) پدما بولی کہ ہے طوطی تم جس وقت سے گئے ہو
[illegible] اس وقت سے تو میں بہت فکر مند رہی ہوں ۔ طوطا بولا کہ اب دوا سے تمہارا مرض بالکل
دور ہو جاتا ہے [illegible] پدما بولی کہ ہے طوطے میرے مرض کی دوا ملنی بہت مشکل ہے ۔ یہ سنکر طوطا بولا
کہ [illegible] تمہارے مرض کے دور کرنے والی دوا ملنی کچھ مشکل نہیں ہے بلکہ بہت آسان
ہے ۔ (۸) پدما بولی کہ ہے طوطے میں بڑی بد قسمت ہوں پھر کس طرح سے میرا مقصد پورا ہوسکیگا
طوطا بولا کہ [illegible] تشویش [illegible] تمہارا مقصد پورا ہو جائیگا ۔ ہے دیوی ! میں انکو یہاں ہی تالاب
[illegible] (۹) پدما اور طوطی کے باہم اسطرح کی گفتگو ہونے پر پدما اپنے
[illegible] بہت خوش ہوئی پھر اس پدما نے بڑی آدر سے اپنا سونہہ
[illegible] (۱۰) کملا ۔ مالتی ۔ لولا ۔ کملا کام کندلا
[illegible] پدما کی بڑی پیاری سکھی تھیں سو اس پدما نے ان آٹھوں سکھیوں کو
[illegible] انھوں سکھیوں سے بولی کہ ہے سکھیو ! تم میری ساتھ تالاب کے کنارے
[illegible] پالکی پر سوار ہو گئی ۔ سکھیوں نے صاف اور اجلی کپڑے پہن لئے اور
[illegible] جسطرح سے کرشن کا درشن کرنے گئی تھی اس سے باہر گئی
[illegible] کا درشن کرنے کے بہانہ سے نگر کے باہر گئی ۔ (۱۳) راستہ میں جہاں کہیں اور
[illegible] سب پدما کی پالکی جاتی ہوئی دیکھ کر تعجب ہو جاتا کہ کون ہے
[illegible] ان مردوں کی عورتیں اپنا اپنا گھر دنکو خیر و عافیت سے آتا دیکھ دیوپوجن
[illegible] کا کام کرتی تھیں ۔ (۱۴) اس سبب سے راستہ میں کوئی آدمی نہیں رہا ۔ جوانی کے نشہ میں
مست بڑی اور طاقتور عورتیں پالکی کو اٹھائی لیجا رہی تھیں ۔ پدما [illegible] کے کہنے کے موافق پالکی میں

لہروں کی قربت سے سرد شدہ ہوا کے ذریعہ قریب کے باغیچوں کے درخت حرکت کر رہے تھے۔ اُن ساری
باغوں میں کچنار۔ مولسری۔ کیتھ۔ پیپل۔ جمبیری لیموں۔ ناگ کیسر۔ کٹھل۔ ارجن۔ شیشم
سپاری اور ناریل وغیرہ کے درخت اور دیگر اقسام کے پیڑ سوبھایمان ہو رہے تھے۔ کلکی بھگوان نے
پھل و سندر پھولوں سے آراستہ اُس بن کو بخوبی دیکھا (۴۳-۴۴-۴۵-۴۶) کلکی بھگوان نے
آبادی کے بن کے قریب ٹھہر کر اور خوب طرح سے ساری باغیچوں کو اور باغوں وغیرہ کو دیکھ کر وہ بہت
خوش ہوا اور دل سے بڑی محبت کے ساتھ طوطے والا دیگر گفتگو کرنے لگے اور بولے کہ ہے طوطے! اسجگہہ
ہم اسنان کریں گے۔ طوطا بھی پربھو کے اِس مطلب کو سمجھ کر بخدمت ہوکر کہنے لگا کہ میں پدما کے مکان کو
جاتا ہوں اسطور اجازت لیکر طوطا پدما کے قریب گیا اور کلکی بھگوان کا سندیس دے آنے کا بیان کیا ان تا

دوسرا ادھیائے

سوت جی بولے کہ ہے سونک آدک رشیو! اُس سنگھل دیپ کی رونق دیکھنے کے بعد کلکی بھگوان
اپنے سرلیشٹ گھوڑے سے اُتر کر تالاب کے قریب پانی لیجانیکے راستہ پر خالص بلور کی سیڑیوں والی۔
سونگوں سے جڑی ہوئی چبوتری کے اوپر سندر آسن پر بیٹھے اور دیکھا کہ تالاب کے کنولوں کی خوشبو پر
بھونرے گھوں گھوں کر رہے ہیں اور چاروں طرف اُڑ رہے ہیں۔ قدم کے نئے بوئے ہوئے درختوں
کے پتوں کے جھنڈوں سے اسجگہہ دھوپ کا آنا بند ہو گیا ہے۔ تب کلکی بھگوان نے بیٹھنے کے بعد بہت
خوش ہو کر طوطے کو پدما کے پاس بھیجا۔ (۱-۲-۳) وہ طوطا پدما کے مکان پر پہونچکر ناگ کیسر کے
درخت پر جا بیٹھا اور دیکھا کہ پدما اوپر کی اٹاری میں کنول کی پتّوں کی بچھونے پر سو رہی ہے اور سکھیاں
چاروں طرف گھیرے ہوئے بیٹھی ہوئی ہیں۔ (۴) اُسکا کنول سا مکھڑا ہرہ کی آگ کی تپی ہوئی سانسوں کی
گرم ہوا سے کمھلا رہا ہے۔ وہ پدما سکھیوں کو دئے ہوئے چندن سے لپٹ (لگا ہوئی) کھلے ہوئے کنول کی
ہاتھ سے گھما رہی ہے۔ (۵) ریوا ندی کے ندی جل سے سینچے ہوئے کنول و بیل ... ہری

ہونے کا سبب پوچھنے کی خواہش کرنے لگے۔ (۳۰-۳۱-۳۲) تب ستجوان کلکی بھگوان نے پہلے تو اُس پالتو طوطی کو باتیں ہی باتیں میں سمجھا کر باہر آنے سے پانی وغیرہ پلایا۔ (۳۳) پھر اُس طوطے کے منہ کیطرف منہ کر کے قسم قسم کی باتیں پوچھنے لگے کہ اے طوطی! تم نے جنگل میں گھوم کر کون سی عجائب چیز دیکھی؟ تم اتنے عرصہ تک کہاں رہے؟ اور سونے اور رتنوں کے زیور تمہیں کہاں سے ملے؟ میں تمام دن اور رات تم سے ملنے کا مشتاق تھا (۳۴) (۳۵)۔ تمہاری جدائی کا ایک پل بھی جُگ کی برابر گذرتا تھا۔ (۳۶) طوطا اِس قسم کی کلکی بھگوان کی گفتگو سُن کر بار بار نمسکار کرنے لگا۔ پھر پہلے جو کچھ پدما نے کہا تھا وہ عرض کیا۔ (۳۷) اور پدما جیسا بیو ہار کرتی تھی اور پدما کے ساتھ جسطور سے گفتگو ہوئی تھی اور جسطرح پدما نے زیور دئے تھے سو سب محبت آمیز کلام میں کہہ سنایا۔ (۳۸) اسطرح سارا حال سُن کر کلکی بھگوان کا من آس پدما میں ہی جا پڑا۔ اور طوطی کو ساتھ میں لیکر سب جی کے دئے ہوئے گھوڑے پر چڑھ کر جلدی سے وہ بھی خوش ہو کر ہوئے سنگھلدیپ کو چل دئے۔ (۳۹) سنگھلدیپ سمندر کے پار بسا ہوا تھا۔ صاف پانی کے بیچ میں آباد جسمیں بیشمار آدمی بستے تھے طرح طرح کی دوکانوں سے آراستہ اور رتن اور سونے کی ڈھیریوں سے مزین ہو رہا تھا۔ (۴۰) وہ سنگھلدیپ اٹاریوں اور گھروں کے سنہرے جھنڈی اور چندر والوں کے لگے ہونے سے بہت ہی سوبھا کو پراپت ہو رہا تھا برابر برابر طریق سے بنائی ہوئی سبھاؤں کے مکانات سے دو کانوں کی قطاروں سے محلوں کی کثرت محلّوں کی زیادتی اور نگر کے دواروں (شہر کے دروازوں) سے وہ شہر بڑا ہی خوشنما معلوم ہوتا تھا۔ (۴۱) کلکی بھگوان نے سنگھلدیپ میں پہنچ کر کار ومتی نام نگری دیکھی اُس پوری کے رہنے والے مرد عورت جو پدمنیوں کیطرح نازک اندام تھی اُنکی کنول کی مانند خوشبو سے بھونروں کے جھنڈ کے جھنڈ آنند کر رہی تھی۔ (۴۲) اُس نگری کے بیچ میں جو بہت تالاب تھے اُنکا جل ہنسوں کے جھنڈوں کے پھرنے سے لہرا رہا تھا۔ تب کلکی بھگوان نے جن تالابوں کو دیکھا وہ سب کھلے ہوئے کنولوں کے پھولوں پر بھونروں کے موجود ہونے سے آراستہ ہو رہے تھے اُن کے چاروں طرف ہنس۔ سارس۔ چکور اور ڈھینک نام پرندوں کے جھنڈ نغمہ سرائی کر رہے ہیں۔ صاف و پاک پانی کی

کی آواز ہوگی ۔ (۱۹) تمہاری امرت روپی بچنونکو سن کر میری دلکی ساری تکلیف رفع ہوگئی۔ اب
حکم کرو کہ میں سکھیوں سمیت تمہارا کون سا پیارا کام کروں ۔ (۲۰) پدما کی اس باتکو سنکر طوطا دلمیں
بہت خوش ہوا اور آہستہ آہستہ پدما کے قریب جاکر سب احوال کہنے لگا ۔ (۲۱) ۔ طوطا بولا کہ لکشمی پتی
پرم دیالو بھگوان برہماجی کی التجا سے دھرم کو قایم کرنے کی غرض سے اچھا کرتے ہوئے سنبھل نگر
میں وشنویش نامی براہمن کے یہاں اوتار لیکر براج رہے ہیں ۔ (۲۲) انکے چار بھائی اور گوتر
کے اور قوم کے لوگ انکے حکم کے بموجب کام کرتے ہیں ۔ پہلے جنیو ہونے کے بعد انھوں نے
پرسرام جی سے وید پڑھا ۔ (۲۳) اور وہ دھنور وید اور گاندھرو وید سیکھ کر اور انکے بعد مہادیو جی
سے اشو (گھوڑا) کھڑگ (تلوار) شک (طوطا) کوچ (زرہ بکتر) اور بردان پاکر سنبھل نگر
میں لوٹ آئے ۔ (۲۴) پھر ان بڑی ہوشیار اور دانا کلکی بھگوان نے بشاکھ یوپ نام والے
راجہ کو ملکر تعلیم کے ذریعہ دھرم کا پرکاش اور ادھرم کا ناش کیا ۔ (۲۵) طوطے کے منہ سے
یہ حال سن کر پدما کی طبیعت بہت خوش ہوئی اور انکے دلکا کمل کھل اٹھا ۔ پھر کلکی بھگوان کو لانیکے واسطے
کوشش سے طوطے کو بھیجا ۔ (۲۶) پدما نے اسکو سونے اور جواہرات سے آراستہ کرکے ہاتھ جوڑ
کر کہا ۔ (۲۷) ۔ پدما بولی کہ ہے طوطے! جو میری منشا ہے وہ تو تمہیں معلوم ہی ہے تم سے اور زیادہ
کیا کہوں ہم عورتوں کی ذات ہمیشہ دوسروں کی عادت ہوتی ہیں۔ اگر وہ بھگوان نہیں آویں تو بھی میرا پرنام کہکر
میری قسمت کی خوبی سے جو کچھ ہوا ہے وہ عرض کر دینا اور ظاہر کر دینا کہ مہادیو جی نے جو بردان
مجھے دیا تھا وہ مجھکو سراپ کی مانند ہو رہا ہے ۔ (۲۸-۲۹) ہے طوطے! جو شخص
مجھکو بدنگاہی سے دیکھتا ہے وہ فوراً عورت بنجاتا ہے ۔ اسطرحکا سندیسہ سنکر اور پدما کو سمجھا کر
باہم بار بار پرنام کرکے وہ طوطا وہاں سے اڑ کر چل دیا اور کلکی بھگوان کے رکشا کئے ہوئے
سنبھل نگر میں پہنچا ادھر مینڈکے نگر کو جیتنے والے کلکی بھگوان نے طوطے کی آمد کی خبر
سنکر پرم آنند کے دینے والے اس طوطے کو گود میں لیکر دیکھا کہ سونے اور جواہرات سے
آراستہ ہو رہا ہے ۔ تب تو کلکی بھگوان بڑے آنند ہوکر اس طوطے سے سونے وغیرہ سے آراستہ

پوجن کرنے سے مقصد چاہنے والے آدمی کا مطلب پورا ہوتا ہے اور جو شخص بلا کسی خواہش کے پوجن کرتا ہے
اُسے مکتی حاصل ہوتی ہے۔ یہ دیوتا۔ گندھرب اور آدمیوں کا دل خوش کرنیوالا اور سب کے کانوں کو اسکا
سُننا سکھدایک ہے۔ (۷) یہ سُنکر طوطا بولا کہ ہے پتی برتے! تم نے بشنو بھگوان کی بھگتی کی بابتہ
جو کچھ کہا سو میں نے سنا اب میں پاپ آتما پکشی (گنہگار پرند) ہوکر بھی تمھارے وسیلہ سے مکتی کو پاجاؤنگا
۔ (۸) لیکن میں تم کو رتن جڑے ہوئے زیور سے سجی اور بولتی ہوئی سونے کی مورتی کی طرح دیکھ رہا ہوں
تمھارا سا روپ تینوں لوک میں نہیں ہے مجھے یقین ہوتا ہے کہ تم ساکشات لکشمی ہو۔ (۹) تمھارا حسن۔
گن اور سوبھاؤ کسی عورت میں میں نے نہیں دیکھا اور تمھاری لایق پتی بھی تر لوکی میں ایک کے سوای
دوسرا کوئی نظر نہیں پڑتا ہے۔ (۱۰) لیکن سمدر کے پار بڑی تعجب انگیز صورت مثل شخص گویا
ایشور کا روپ ایک گنوان اور لایق میں نے دیکھا ہے۔ (۱۱) اُسکے جسم کا کوئی حصّہ بھی بدنما
کا رچا ہوا نہیں معلوم ہوتا ہے۔ میں نے خوب طرح سے غور کرکے دیکھا لیکن بھگوان باسدیو سے
اُسمیں کچھ فرق نہیں ہے۔ (۱۲) تم نے پرم تیجیوی بشنو بھگوان کی جس مورتی کا دھیان
کیا ہے مجھے یقین ہوتا ہے کہ ہو بہو اُسی مورتی کا میں نے درشن کیا ہے۔ اُسمیں ذرہ برابر بھی فرق
محسوس نہیں ہوتا ہے۔ (۱۳) یہ سُنکر پد ما بولی کہ ہے طوطے! کیا کہا؟ پھر کہو! اُنھوں نے کہاں
جنم لیا ہے؟ اگر تمہیں مفصل طور سے معلوم ہو تو کہو۔ اُنھوں نے کیا کیا کرم کئے ہیں؟۔ (۱۴)
تم درخت سے نیچے اُتر آؤ میں بخوبی تمھارا ستکار (مہمانی) کرونگی۔ یہاں ستجیو نا مک پھل ہیں
انکو کھاکر تھوڑا سا نرمل جل پیو۔ (۱۵)۔ پدم راگ مِن سے بھی زیادہ سرخ تمھاری چونچ کو تمہارے
حسب دلخواہ جواہرات سے جڑوادونگی۔ (۱۶) سونے میں پوئی ہوئی سورج کی سی چمک کی مِن
سے تمھارے گلے کو آراستہ کرونگی۔ تمھارے دونوں پروں کو موتیوں سے گُتھادونگی۔ (۱۷)
تمھارے پر اور جسم کو خوشبودار عطر سے چھڑک کر تمھاری ایسی صورت کردونگی کہ جسکو دیکھکر سب خوش
ہونگے۔ (۱۸) تمھاری پونچھ نرمل منوں سے گتھادونگی جس سے اُڑتے وقت بڑی عمدہ
گھر گھر کی آواز ہوگی۔ تمھارے دونوں پیروں کو زیور سے ایسا آراستہ کردونگی کہ اُڑتے وقت جھنکار

آلودہ ہو رہا ہے۔ لوبھ۔ موہ۔ شوک ورا ندرونی تکلیف سے میں زخمی ہو رہا ہوں اس سبب سے
ہے باسدیو! کرپا درشٹی کر کے میری رکشا کرو۔ (۲۷) جو لوگ صدق دل سے بشنو بھگوان کی اِس
آدیہ من کی ہر نرالی مورتی کا دھیان کر کے اور سولا شلوک شیپ روپی کے ذریعہ استتی کر کے نمسکار
اور پوجن کرینگے وہ بدھی کو جاننے والی سب پرش شدہ اور مکت ہو کر پرمانند کو حاصل کرینگے۔
(۲۸) - مدیا کا کہا ہوا یہ ستب جی کا اُپدیش کیا ہوا بہت پوتر۔ دھن۔ یش۔ آیو اور سورگ روپ
پھل کا دینے والا پرم کلیان کا استھان اور پرلوک اِس لوک (دنیا و عاقبت) میں دھرم
ارتھ۔ کام اور موکش روپی پھل کا دینے والا ہے۔ جو مہاتما پرش اِس استوتر کا پاٹھ کرینگے وہ
ساری پاپوں سے چھوٹ جاوینگے۔ (۲۱۔ ۳۰) (پہلا انش ختم ہوا)

(دوسرا انش)

پہلا ادھیا

سوت جی کہتے ہیں کہ ہے رشیو! سادھو منڈلی میں آدر پانیوالا بڑا چتر کلکی بھگوان کا دوت
وہ طوطا سکھیو نکے بیچ میں بیٹھی ہوئی پدما سے اِس بشنو بھگوان کے پوجن کی ریت کو سنکر کہنے لگا۔
(۱) کہ ہے پدمے! ادبھت کرم کرنیوالے شری ہری کا پوجن سب انگوں سمیت بیان کروں میں
پورے طریقہ سے اُسکا پوجن کر کے ترلوکی میں بچرونگا۔ (۲) یہ سنکر پدما بولی کہ مول منتر کو جاننے والا
سادہک (پرہیزگار) چترش جگدیشور بشنو بھگوان کو پورن آتما جانکر اور اِسطرح چرن سے لیکر کیش تک
دھیان کر کے مول منتر کا جپ کر کے (۳) بدھی مان آدمی جپ کرنیکے بعد ڈنڈوت پرنام کرے
پھر بشنو کت ستین وغیرہ پارشدوں کو پادیہ۔ ارگھیہ۔ نیویدیہ وغیرہ دیکر بشنو بھگوان کو چڑھائی ہوئی شے
دکھین قایم کر کے اور تن سرب بیاپی بشنو بھگوان کا من ہی دھیان کر کے من ہی من میں ناچ رنگ اور
کیرتن کرے۔ (۴۔ ۵) زاں بعد نرمال کو ماتھے پر دھارن کر کے نیویدیہ بھوجن کرے یہ طوطی
یہ میں نے لکشمی پتی بھگوان کے پوجن کی ریت اچھی طرح تمھارے لئے بیان کی۔ (۶) اِسطرح سے

سندر پھل کے گچھے روپی بھگوان کے پرم سندر کنٹھ کا بلا ناغہ روز دھیان کرتا ہوں = (۲۰) *
لال کنول کیطرح لال ہونٹھوں سے زیبائش یافتہ ہنسنے کیوقت دانتوں کی چمک سے پرم سندر مکھ
کے امرت پایت دلکو خوش کرنیوالے چنچل نیتروں سے آراستہ نیز رچنا کی عجیب و غریب اور ترلوک کے من کو
ہر لینے والی شری ہری کے نرمل مکھ کنول کا سمرن کرتا ہوں = (۲۱) جسکے پربھاؤ سے جم لوک کی تھوڑی سی بھی
نہیں سوجھتی پڑتی ہے جسکی قریب سے اوتم ناک زیب دے رہی ہے جس سے دنیا کی موجودگی ہوتی ہے
ہوتی ہے جس سے کامدیو کو خوشی حاصل ہوتی ہے اور جسکا درشن کرنیسے لکشمی کا دل خوش ہوتا ہے
اور شری ہری کا مکھ کنول شوبھایمان ہوتا ہے تن دونوں بھوؤں کا میں سمرن کرتا ہوں = (۲۲)
رخساروں پر چنچل ماہی شکل کنڈلوں کی سوبھا سے جو آراستہ ہو رہی ہیں جن کے ذریعہ سے ساری طرح فن
اور آکاش منڈل ظاہر ہو رہے ہیں۔ جن کا اگلا حصہ زلفوں کے چھونے سے کچھ ٹیڑھا سا معلوم ہوتا ہے
جو منوں کر جڑی ہوئی مکٹ کے قریب لگ رہے ہیں تن شری ہری کے دونوں کانوں کا میں سمرن کرتا
ہوں = (۲۳) جو زنگار رنگ کے تلک سے زیبائش پا رہا ہے جو پیار سے اور دلکے موہ لینے والے خوشبودار
گوروچن کی لگنی سے بہت سندر اور خوبصورت آنکھ کی شکل بن رہا ہے جو برھما کا سب سے بڑا پشت پناہ ہے
جسپر منوں کا جڑا ہوا خوبصورت مکٹ براج رہا ہے جو سب کے من اور آنکھوں کو خوش کرتا ہے تس
شری ہری کے للاٹ (ماتھے) کا سمرن کرتا ہوں = (۲۴) بھگتوں نے جس کو بڑی آرزو سے
اقسام اقسام کے خوشبودار پھولوں سے باندھا ہے ایسے کُنتل۔ دیرگھ۔ لکشمی کے من کی فکر کو دور کرنیوالے
ذرا سی ہوا کے اشارہ سے ہلجانیوالی اور سیاہ رنگ ابر کی مانند سندر شری باسدیو بھگوان کے
کیسوں کا اپنے ہردے کنول میں خیال کرتا ہوں = (۲۵) جن کا شریر میگھ کی سمان ہے۔ جن کی
دونوں آنکھیں سورج اور چندرماں کی مانند ہیں۔ جن کی دونوں بھویں اندر کے دھنش کی سمان ہیں
جن کی ناک لمبی ہے جن کی آنکھیں کنول کیطرح چوڑی ہیں اور جن کا زرد لباس بجلی کی مثال ہے
ایسے ادبھت مورتی (عجیب و غریب صورت والی) والے بشنو بھگوان کی میں شرناگت ہوں = (۲۶) میں
بہت دکھی ہوں اور دیہ بہت سیوا وغیرہ بھی میں نے نہیں کی ہے میرا بدن پاپوں اور گناہوں سے

لال رنگ من کی مانند جو بیج سوبھا کو بڑھا رہی ہے۔ جن کے نیچے لمبے کچھ ایک سرخ رنگ جنکی
تلوے سو بھا دے رہے ہیں۔ جو بھگتوں کے آنکھ کی پتلیوں کو آنند دینے والی ہیں شری ہری کی تن دونوں
رانوں کا میں سمرن کرتا ہوں ۔ (۱۳) السب کے لئے کندھے پر اوڑھے ہوئے بجلی کی مانند زرد لباس
کے گرنے سے جو انواع اقسام سے رنگین ہو رہے ہیں۔ گرڑجی کے چنچل مکھ سے نکلے ہوئے سام وید کے
گانے سے جن کا مہاتم بڑھ گیا ہے ایسے شری بھگوان کے دونوں زانوں کا سمرن کرتا ہوں ۔ (۱۴)
جو برہما یم اور کامدیو کا آدھار یعنی جو سرشٹی کی موجودگی اور پرلے کا سبب ہے سنوگن غیر نرگن روپ پر کرتی
پیلے ورعجیب و غریب بستر کی صورت سے جہاں رہتی ہے۔ جیووں کے بیج کا آدھار روپ دوپٹہ
جن کی سوبھا کو بڑھا رہا ہے تس گرڑجی کی پیٹھ پر سوار شری بھگوان کی کمر کا میں دھیان کرتا ہوں ۔
(۱۵) جسمیں نرملی سوبھا دے رہا ہے جہاں گول ناف کے تالاب میں برہما کی پیدائش کا کنول
کھل رہا ہے۔ جہاں ناڑی کی ندیوں کی رس سے آنتوں کا سمدر سوبھا دے رہا ہے۔ جو برہمانڈ کا آدھار
روپ ہے جسمیں باریک باریک رونگوں کے خطوط زینت دے رہے ہیں تن بھگوان کے سندر پیٹ کا میں سمرن کرتا ہوں
۔ (۱۶) لکشمی کے کچوں کی کیسر سے اور ہار سے اور کوستبھ منی کی چمک سے آراستہ شری تس
چھچھے سے یکت اور ہری چندن نامی کلپ برکش کے پھولوں کی مالا سے پیراستہ بڑے خوبصورت
بھگوان کے سینہ کا سمرن کرتا ہوں ۔ (۱۷) ۔ جو دونوں باہیں خوشنما لباس سے سجی اور کڑی
بازوبند وغیرہ زیوروں سے شوبھایمان ہیں جو دونوں بازو دشٹوں کا ناش کرنیمیں چتر ہیں جو دونوں
بازو گدا اور سدرشن چکر کے تیج سے سب کو جیت رہے ہیں بھگوان کی تن سندر دونوں باہنی
بھجوں کا میں سمرن کرتا ہوں ۔ (۱۸) مراری بھگوان کی جو دونوں بائیں بھجا ہاتھی کی سونڈ کی
مانند سانولے رنگ اور سنکھ پدم کو دھارن کئے ہوئے ہیں جنمیں منوں کی جڑی ہوئی زیورات
زینت دے رہی ہیں جن کی بڑی نازک اور سرخ رنگ کی انگلیاں زانوں کو چھو رہی ہیں شری بھگوان کی پیاری
تن من کی ہرنیوالی دونوں بھجاؤں کو میں نمسکار کرتا ہوں ۔ (۱۹) ۔ سندر کنول کی ڈنڈی
کے روپ نرمل تین ریکھاؤں سے یکت بن مالا سے شوبھایمان مکت کیجاتیں موجود رہنے والی منتر روپ

سو ترکیب بتائی گئی ہے۔ بشنو بھگوان کی پوجا کا بیان سُننے میں بڑا اچھا اور آنند دینے والا ہے۔ (۳)
یہ شنکر پدیا بولی کہ ہے طوطے تب جی کی فرمائی ہوئی بشنو پوجن کی پدھتی (ترکیب) بڑی پوتر
ہے۔ اسکا پورے طریقہ سے سُننا۔ پوجا کرنا۔ بیان کرنا آدمی کے کوٹیا اور برھم ہتیا تک کے
پاپ دور کر دیتا ہے۔ ہے طوطے تب جی نے جو بشنو پوجا کی ترکیب کہی تھی وہ اب میں تیرے واسطے
بیان کرتی ہوں اطمینان سے طبیعت یکسو کر کے سُن۔ (۴-۵)۔ آدمی صبح اُٹھکر اسنان اور
اور نتیہ کرم کر کے اطمینان سے پوتر ہو کر ہاتھ پیر دھو کر جل سے آچمن کرنے کے بعد اپنے آسن پر بیٹھے
۔ (۶)۔ اسکے بعد طبیعت کو یکسو کر کے پورب رُخ بیٹھکر انگنیاس۔ بھوت شُدھی اور پورے
طور سے ارگھیہ استھاپن کرے۔ (۷) زاں بعد کیشو کرت نیاس وغیرہ کے ذریعہ پوجا میں لگے ہو کر اپنے کو بشنو
بھگوان سے جُدا نہ سمجھکر دل میں موجودہ بشنو بھگوان کو من سے مقرر کیے ہوئے آسن پر قایم کرے۔ (۸)
پھر مول منتر (اُوم نمو بھگوتے باسدیوائے) کو اُچارن کرتا ہوا پادیہ۔ ارگھ۔ آچمنیہ۔ اسنانیہ
بستر وغیرہ سامگری سے پوجن کر کے کنول روپی ہردے کے بیچ میں موجودہ خندہ پیشانی بھگتوں کو حسب دلخواہ
پھل دینے والے نورانی صورت بشنو بھگوان کا قدموں سے لیکر سر تک دھیان کرے۔ (۹-۱۰)
دھیان کے ختم ہونے پر (اُوم نمو نارائنائے سواہا) اس منتر کو زبان سے ادا کر کے آگے کہے ہوئے
استوتر کا پاٹھ کرے کہ یوگ سدھی کو پائے ہوئے بچار وان پُرش ہمیشہ جنکا دھیان کرتے ہیں جو کہ
لکشمی کے پتی ہیں۔ جن کے بھگت روپی بھونرے تلسی سے سوبھایمان ہو رہے ہیں جن کی
حد درجہ لال برن ناخنوں والی انگلی روپ پتّہ سے گنگا جل رنگین ہو رہا ہے ان شری ہری
کے چرن کملوں کا میں آسرا کرتا ہوں۔ (۱۱) شری بشنو بھگوان کے چرن کنول جو گُتھی ہوئی پھولوں
کے گچھے سے خوشنما اور راج ہنس کی طرح بولتے ہوئے سُندر پازیب سے آراستہ ہو رہے
ہیں جو زرد رنگ کے کپڑے کے آنچل کی چنچلتا بھری جھنڈی کی مانند سوبھا دے رہے ہیں۔ جنکے
سونے کے بنے ہوئے تین مونہہ والے کڑوں کی چمک پھیل رہی ہے ان شری ہری کے چرن کملوں کا
سمرن کرتا ہوں۔ (۱۲) جو گرڑ جی کے گلے میں نیلم کی سمان ہیں جن کے بیچ میں گرڑ کی

دھرم کی رکشا کے لئے اِن سب راجوں کو میرے سویمبر کی سبھا میں اکٹھا کرا تھا۔ (۳۵) یہ سب جوان بڑے ہنر مند خوبصورت اور اعلیٰ درجہ کے طاقتور تھے یہ سب میرا ہاتھ پکڑنے کی خواہش سے بڑی خوشی سے آئے اور سویمبر کی سبھا میں بڑے خوش بیٹھے تھے۔ (۳۶) میں ہاتھوں میں جواہرات کی مالا لیکر اپنی من کی ہرنیوالی خوبصورتی کو پھیلاتی ہوئی سویمبر سبھا میں آن موجود ہوئی۔ راجہ لوگ مجھ کو دیکھکر تیر خواہش سے زخمی ہو کر زمین پر گرنے لگے۔ (۳۷) اور پھر انھوں نے حیرت کے ساتھ اُٹھکر دیکھا کہ اُنکے جسمی اعضا ؤں میں عورتوں کی علامتیں ظاہر ہو رہی ہیں۔ بڑی بھاری سُرین اور دونوں چھاتیوں کے بوجھ سے جسم زیب دے رہا ہے۔ (۳۸) ہے طوطے! ازاں بعد اُن راجاؤں نے اپنی صورت و علامت ہو بہو عورتوں کی سی دیکھکر دشمن اور دوست کو بوجہہ شرم اور خوف کے منھ نہ دکھلا کر کچھ عرصہ بعد بہت غمگین ہو کر دل ہی دل میں گھٹ کر میری ہی سکھی بن گئے۔ (۳۹) یہ اسوقت میری سکھی ہیں یہ سب گُن بھری اور میری پریم کی پاتر (ظرف) ہیں۔ یہ سب میرے ساتھ تپ تشنو پوجا اور تشنو بھگوان کا دھیان کرتی ہیں۔ (۴۰) اسطرح کی کانوں کو سکھ دینیوالی اور دلکو خوش کرنیوالی پدما کی گفتگو کو سُن کر طوطے نے تسکین بخش باتوں سے پدما کی تسلّی اور تشفی کی اور تشنو پوجا کی کتھا کی بابتہ پھر گفتگو کرنے لگا۔ (۴۱)

ساتواں ادھیا

طوطا بولا کہ ہے کلیانی! تم دھَن ہو تم نے بڑا تپ کیا ہے کیونکہ تم شب جی کی چیلی ہوئی ہو۔ اب میں تم سے شب جی کی بتائی ہوئی تشنو پوجا کی ریت سُننے کی آرزو رکھتا ہوں۔

(۱) میں تقدیر ہی سے تمھاری پاس آج آن پہونچا ہوں اب میں تم سے عجیب و غریب تشنو پوجا کی ریت سُنونگا۔ جسکو سُنکر پھر مجھے پکشی کے قالب میں جنم نہ لینا پڑے گا۔ (۲) اِس تشنو پوجا کی بیان میں جیسے بھگوان سی بھگتی کیجاتی ہے اور جسطرح بھگوان کا دھیان اور جپ کیا جاتا ہے

یہ حالت دیکھکر میں دل میں دُکھی ہوکر کوکلا کی کوک سے بھی زیادہ پیاری اور کومل تمھاری باتیں سننے
کے لئے تمھاری غمزدہ ہونے کا سبب معلوم کرنا چاہتا ہوں ۔ (۲۳) ۔ تمھاری دانت ہونٹھ اور زبان
کے اگلے حصے سے نکلے ہوئے حرفوں کے سطریں جن کے کانوں میں داخل ہوئی ہیں انکی تپسیا
کا کیا بیان ہو سکتا ہے ۔ (۲۴) ۔ تمھارے سامنے سرس کے پھول کی نزاکت اور چندرما
کی چاندنی بالکل ہیچ معلوم ہوتی ہے ۔ بڑے دانا لوگ امرت اور برہم آنند کی آرزو کرتے ہیں مگر تمھاری
آگے وہ بھی کچھ چیز نہیں ہے ۔ (۲۵) ۔ جو پنڈت تمھاری بول روپی بیجا میں لپٹ کر تمھاری مونھ کے
امرت کو پی لیں انکو سورگ کے سادھن روپ جپ تپ اور دان وغیرہ دھرم کرم کا برتاؤ
کرنے کا اور کیا پھل ملیگا ۔ (۲۶) ۔ جو لوگ تمھاری اس ناک اور زلفوں سے آراستہ چنچل کنڈلوں سے
پیراستہ اور چنچل نیتروں سے براجمان مُکھ کمل کا درشن کرینگے انکا دوسرا جنم نہیں ہوگا یعنی مکتی ہو جائیگی
(۲۷) ۔ ہے برہمن کی پتری ! اسوقت تمھارے غمگین ہونیکا کیا سبب ہے سو کہو ! ہے بھامنی !
اسوقت دلی رنج کے سبب سے تمھارا یہ جسم بلا کسی بیماری کے بھی تپسیا سے لاغر ہوا معلوم ہوتا ہے ۔
جسطرح کہ سونے کی مورتی گرد و غبار سے آلودہ دکھائی پڑتی ہے اسیطرح تمھارا یہ بدن بھی ملین
ہو رہا ہے ۔ (۲۸) ۔ یہ سُنکر پدما بولی کہ ہے طوطے سنو بھگوان جس سے ناخوش ہیں اسکا روپ کل
دھن اور عالی خاندان میں پیدا ہونا سب رائگاں ہے ۔ (۲۹) ۔ ہے طوطے تمھیں اگر میرا حال معلوم
نہیں ہے تو میں کہتی ہوں سنو ! میں نے بچپن، بالکپن اور جوان عمر میں مہادیوجی کا پوجن کیا تھا ۔ (۳۰)
تب پوجن سے خوش ہوکر پاربتی سمیت مہادیوجی آکر کہنے لگے کہ ہے پدمے ! تو بر دان مانگ ۔ (۳۱)
پھر انھوں نے مجھے اپنے سامنے موجود اور شرم سے نیچی گردن کئے ہوئے دیکھکر کہا کہ پربھو نارائن شری
ہری تیرے پتی ہوویں گے ۔ دیو ۔ دانو ۔ گندھرب یا اور جو کوئی تجھے بد نگاہ سے دیکھیگا وہ بلاشبہ
فوراً ہی استری ہو جائیگا ۔ (۳۳) ۔ بھگوان مہادیوجی نے اسطرح کا بر دان دیکر تب سو پوجن کی
ودھی جسطور سے بیان کی تھی سو بھی تم سے کہتی ہوں اطمینان سے سنو ! ۔ (۳۴) ۔ یہ جو میری
سکھیوں کو دیکھتے ہو یہ سب پہلے راجہ تھیں ۔ میرے پتا نے مجھے پوری جوان اور نہایت حسین دیکھکر اپنے

ہوں۔ یہ بدہاتا نے پہلے ہی رچ رکھا ہے صرف تم درمیانی ہوکر اسوقت ہمارا آپسمیں میل کرا دو۔ (۱۱)
تم پوری واقف کار ہو کام سدھ کرنیکے طریقہ خوب جانتی ہو اور وقت کو پہچانتے ہو اس لئے تم اپنی خوش تقریری کر
انجہایت سے پدما کی پیاس بجھاؤ اور تشفی دیکر وہاں کی مفصل کیفیت سے مجکو آنکر خبر دو۔ (۱۲) کلکی بھگوان
کی ان باتوں کو سنکر طوطا بہت خوش ہوا اور بڑی خوشدلی سے کلکی بھگوان کو نمسکار کرکے جلدی پہونچنے کی
خواہش کر سنگہل دیپ کی طرف کو چلدیا۔ (۱۳) زاں بعد وہ طوطا سمدر کے پار پہونچا وہاں نہاکر اور امرت
روپی یعنی آبحیات کی مثال پانی کو پیکر بیجپور نام پھل کھایا پھر راج محل پر پہونچا۔ (۱۴) اور پدما کے
محل میں پہونچکر ناگ کیسر کے درخت پر جا بیٹھا اور وہ عقلمند طوطا پدما کو دیکھکر آدمیونکی بولی میں کہنے لگا۔

(۱۵) ہے سندری تم خیر و عافیت سے ہو؟ میں دیکھتا ہوں کہ تم بڑی حسین اور سراپا بہار ہو۔ تمھاری
دونوں آنکھیں چنچل اور من کی ہر لینے والی ہیں۔ مجھے یقین ہوتا ہے کہ تم دوسری لکشمی ہو۔ (۱۶) تمھارا چہرہ
کنول کی مانند ہے اور کنول کی سمان ہی تمھارے جسم میں خوشبو آتی ہے۔ تمھاری دونوں آنکھیں بھی کنول
کی مانند سوبھا دینیوالی ہیں اور تمھارے ہاتھ بھی لال کنول کی سمان ہیں اور تمھارے ہاتھ میں کنول براج
رہا ہے ان سب علامتوں سے مجھے یقین ہوتا ہے کہ تم دوسری لکشمی ہو۔ (۱۷) ہے سندری ہے سب جیوونکو
اپنے پر فریفتہ کرنیوالی مجھے یقین ہوتا ہے کہ بدھاتا نے تمام دنیا کا حسن اور ملاحت اکٹھا کرکے اس سے
تمھیں بنایا ہے۔ (۱۸) کنولونکی مالا پہنے ہوئے وہ پدما طوطے کی اسطرح کی عجائب اور غرائب
گفتگو کو سنکر مسکراتی ہوئی کہنے لگی۔ (۱۹) کہ تو کون ہے؟ کہاں سے آیا ہے؟ تو طوطے کے قالب میں دیوتا ہے یا
دیت ہے تو مہربانی کرکے میرے پاس کسواسطے آیا ہے؟۔ (۲۰) یہ سنکر طوطا بولا کہ میں سروگیہ اور سارے
شاستروں کے ارتھ اور تتو کا جاننے والا ہوں۔ میں جسوقت جہاں چاہوں وہاں چلے جانے کی
طاقت رکھتا ہوں۔ دیو سبھا۔ گندھرب سبھا اور راج سبھاؤں میں میری بڑی
تعظیم و تکریم ہوتی ہے۔ (۲۱) میں اپنی خواہش سے آکاش میں سیر کرتا پھرتا تھا اسوقت تمھارا درشن
کرنے یہاں آیا ہوں تم زندہ دل ہوکر بھی اسوقت اپنے دل میں شادی سے مایوس ہوکر غمگین رہی ہو
اسوقت تم نے ہر ایک سے بولنا سکھیوں کا سنگ اور کپڑے لتے اور زیور وغیرہ کا پہننا چھوڑ دیا ہے تمھاری

سُنیے۔ (۲۸) پدما نے جسوقت دیکھا کہ مجھ شلے دی کی خواہش رکھنیوالی راجہ استری روپ ہوکر ہاتھی گھوڑی۔ رتھ وغیرہ کو چھوڑ کر اپنی فوج سے علیحدہ ہوکر میری سکھیوں کی سی عادت ہوگر انکی گردہ میں مل گئی تب شدت غم سے جسم کا زیور اور پوشاک اُتار دیا اور پیر کی انگوٹھے سے زمین کو کریدنی لگی پھر اُس نے شنب جی کے کلام کو سچا کر نیکی غرض سے اپنے ناتھ الیشور شری ہری کے دھیان میں من کو لگایا۔ (۲۹)

چھٹا ادھیاء

طوطا بولا کہ ہے بھگوان! اسکے بعد سکھیوں سمیت پدما حیرت میں ہوکر اپنی پتی شری ہری کا دھیان کرتی کرتی بملا نامی سکھی سے کہنے لگی۔ (۱) پدما بولی کہ ہی سکھی! کیا پرماتما نے میری تقدیر میں یہی لکھا ہے کہ میری دیکھنیوالے پُرش استری ہوجاینگے۔ (۲) میں حد درجہ بدبخت اور گنہگار ہوں۔ کھاری زمین میں بیج بونے کیطرح میرا سارا تشنو پوجن رائیگاں گیا۔ (۳) دُنیا کی پرورش کرنیوالی تینوں لوکونکی مالک پربھو لکشمی پتی شری ہری میری کیا خواہش کرینگے۔ (۴) اگر شنب جی کا کلام جھوٹا ہی ہے اور تشنو بھگوان میری شُدہ نہیں لینگے تو میں شری ہری کا دھیان کرتی ہوئی آگ میں جلکر اپنا شریر چھوڑ دونگی۔ (۵) انسان کے قالب میں پیدا شدہ میں دکھیا کہاں اور نورانی روپ تشنو بھگوان کہاں یعنی تشنو بھگوان سے میرا تعلق ہونا بالکل غیر ممکن معلوم ہوتا ہے اور کیا کہوں بدھاتا (پرماتما) مجھسے خلاف ہو رہا ہے معلوم نہیں شنب جی نے مجھے کیوں دھوکا دیا۔ (۶) دیکھو میں تشنو بھگوان کر بنا کیسے جیتی ہوں ایسی حالت میں مجھ سی دوسری کوئی بھی زندہ نہیں رہتی۔ (۷) طوطا کہنے لگا کہ ہے بھگوان پدما کے ایسے طرح طرح کے غم آلودہ بیان سُنکر آپکے پاس آیا ہوں۔ (۸) کلکی بھگوان طوطے کی یہ بات سُنکر حیرت میں ہوگئے اور کہنے لگے کہ ہے طوطے! تم پیاری پدما کو سمجھا کر تسکین دینے کی غرض سے پھر وہاں جاؤ (۹) ہے طوطے! تم میرے بڑے مددگار ہو اسوقت تم میرے پیغام کو پہونچانیوالے قاصد بنکر پدما کے پاس جاؤ اور اسکو میرے روپ اور گُن کی حقیقت سُنا کر پھر یہاں کو لوٹ آنا۔ (۱۰) پدما میری پیاری استری ہے اور میں پدما کا پتی

ہاتھ میں بید رکھنے والی ڈیوڑھی بانیوں سے بچی ہوئی وہ پدما اس طرح رن باس سے باہر نکلی۔ بھاٹ
آگے آگے استتی کرتے ہوئے چلے۔ وہ کنیا آہستہ آہستہ چلکر اُس سویمبر کی سبھا میں داخل ہوئی ۔ (١٩)
پایل دھانوروں پازیبوں کی جھنکار سے ایک عجیب دلکش آواز آنی لگی۔ جو راجہ سبھا میں آئے تھے اُنکا حال
اور گنوں کو سُنتی ہوئی چنچل کنڈل والی اور آہستہ آہستہ چلنے والی وہ کنیا ہاتھ میں رتنوں کی مالا لیکر رسیلی
نگاہ سے دیکھنے لگی ۔ (٢٠ و ٢١) بالونکی لٹا لٹکنے ہلنے سے اُسکے رخساروں سے بے انتہا خوبصورتی نمایاں تھی
مسکرانے اور ہنستی ہوئی چہرہ سے دانتوں کی بتیسی عجیب ناٹ دکھا رہی تھی ۔ (٢٢) اُس کنیا کا پیٹ
بیدی کی مانند بیچ میں سے سڈول یہ کنیا ریشمی لال رنگ کا لباس پہنے ہوئے تھی اسکے گلے کی آواز بالکل
کوکلا کی سی تھی یہ سب کیفیتیں دیکھکر مجھے یقین ہونے لگا کہ مانو وہ کنیا اپنے حسن اور ملاحت کی عوض میں تینوں لوک کو
مول لینے کا ارادہ کر رہی ہے ۔ (٢٣) وہ رتھ باہن۔ اشو باہن۔ اور مست گج باہن راجے نس دلربا
(سوار ۔ گھوڑے کے سوار ۔ مست ہاتھی کے سوار)
لڑکی کو سبھا میں آتی ہوئی دیکھکر ازخود رفتہ ہو زمین پر گرنے لگے اور اپنے لباس اور ہتھیاروں کا سنبھالنا
تک بھول گئے ۔ (٢٤) اور پھر اُٹھکر وہ راجے غلبہ شہوت سے مجبور ہوکر نگاہ بد سے اُس کنیا کی طرف دیکھتے ہی بشکل
عورت ہو گئے اور جو جو علامات زنانہ ہوتی ہیں وہ سب اُنکے جسم میں موجود ہو گئیں۔ خوبصورتی اور نزاکت بھی
مثل عورتونکی ہو گئی اُنکو ملاحت بھی حد درجہ کی ملی ۔ سُرین اور پستانوں کے بوجھ سے اُنکا جسم کچھ کچھ
جھک گیا ہے ۔ (٢٥) وہ سب بلاس ہاسیہ (مسکرانا) اور گانے بجانے کے واقف کار ہو گئے اُنکا چہرہ
کامنی کی طرح خوبصورت اور نمایاں معلوم ہونے لگا ۔ آنکھیں کنول کی مثل خوشنما ہو گئیں ۔ وہ راجے اپنے کو
عورت دیکھکر پدما کی فرمانبردار ہو کر اُسکی سکھی ہو گئے ۔ (٢٦) میں پدما کی بواہ کا اُتسب (تقریب) دیکھنے
کے لئے بڑھ کے درخت پر بیٹھا ہوا تھا یہ سب ماجرا دیکھکر میرا دل بہت ہی گھبرایا ۔ راجاؤنکا استری روپ
ہو جانے سے پدما نے اپنے دل میں آزردہ ہو کچھ کچھ کہا اُس کے سُننے کی غرض سے میں کچھ دیر اور بھی وہاں بیٹھا رہا ۔
(٢٧) ہے کلکی بھگوان آپ جگت کے سوامی بشنو بھگوان ہو اس سے آپ پر سب روشن ہے تاہم میں آپکی
خاطر بیان کرتا ہوں ۔ ہے بھگوان! شادی کی تقریب ٹلجانے پر پدما نے اپنے رکشا کرنیوالی مہادیو جی
کا دھیان مصیبان کر کے جسطرح غایت درجہ کا پچھتاوا کیا میں نے اُسکو سُنا تھا وہ اب میں آپسے عرض کرتا ہوں

اور شمبھو بھگوان اِس کو بچائیں گے ۔ (۵ - ۶) ایسا خیال کر کے راجہ برہدرتھ نے گُن وان
لائق علم والے طاقتور، نوجوان راجاؤں کو بڑی آرزو اور تعظیم سے بلایا ۔ (۷) اور اُس کنیا کے
سویمبر کی خوشی میں سنگھل دیپ میں طرح طرح کے خوشی کے سامان کرنے کی اجازت دی پھر سوچکر
ٹھیک طرح سے راجاؤں کے ٹھہرانے کے مقامات حسب دلخواہ مقرر کئے ۔ (۸) راجا لوگ سویمبر کے استھان میں
اُتر کر اور علی قدر مراتب تعظیم پاکر اپنی اپنی درجہ سے بیٹھے وہ سب راجے سونے اور جواہرات کے زیوروں سے
آراستہ معہ اپنی اپنی فوج کے اُس سویمبر کے مقام پر رونق افروز ہوئے ۔ (۹) ان میں سے بعض رتھ پر بیٹھنے والے
بعضے ہاتھی پر بیٹھنے والے اور کوئی بہت اچھے گھوڑے پر بیٹھنے والے تھے ۔ یہ سب راج کمار بڑے طاقتور اور سنہری
سفید چھتر والے تھے اور سب کے اوپر چنور ڈُل رہے تھے ۔ (۱۰) وہ سب راجکمار ہتھیار بند ہونے کی وجہ سے مثل اندر
کی معہ سب دیوتاؤں کے معلوم ہوتے تھے ان کے نام ۔ رچی راشو ۔ سوکرما ۔ مدیراکش ۔ وِرڑھ ناتک ۔ کرشن ۔
پارد ۔ جیموت ۔ کھرو مردن ۔ کاشی ۔ کنتا بھو ۔ بسومان ۔ کنک ۔ کرتھن ۔ سنجے ۔ گرو مترا ۔ پرماتھی ۔
بجر بھد ۔ سر تجے ۔ الکشم یہ تھے اور اور بھی بڑے بڑے بلوان راجہ آئے تھے ۔ (۱۱ - ۱۲ - ۱۳) جب وہ راجے سویمبر کے
مقام پر آگئے اور اپنے اپنے قرینہ اور موقع سے بیٹھ گئے تب ناچ رنگ اور گانا بجانا ہونے لگا ۔ راجاؤ
قسم قسم کی پوشاکوں اور مالاؤں سے اُس سبھا کی رونق دوبالا ہوئی (۱۴) قسم قسم کے کھانے اور
ہر قسم کی شئے اُن راجوں کیواسطے دم بھر میں موجود ہو جاتی تھی ایسے راجوں کو شکل میں مگن دیکھکر سب کی آنکھوں
میں نور اور دلوں میں سرور پیدا ہو گیا ۔ سنگھل دیپ کے راجہ برہدرتھ نے ان سب راجاؤں کو موجود دیکھکر بڑی
خوبصورت اور نازنین اپنی کنیا کو لانیکے واسطے حکم دیا ۔ (۱۵) یہ کنیا گوربدن ۔ چندر مکھی ۔ نینا ششالکشی
خوشبودار پھولوں سے آراستہ اور رتن ۔ موتی اور مونگے کے زیورات سارے بدن پر پیراستہ ہو رہی تھی (۱۶)
بڑی روپ والی اُس کنیا کو دیکھکر میں اپنے منمیں بچار کرنے لگا کہ یہ لڑکی کیا ہے کیا ساکشات (خود ہی) موہنی مایا سے
پاکا دیو کی پیاری رتی نے خود ہی زمین پر اوتار لیا ہے ۔ میں اگرچہ سورگ ۔ مرتیو لوک اور پاتال کے سب
استھانوں میں پھرا ہوں لیکن ایسا حسن و ملاحت میں نے کسی میں نہیں دیکھا ۔ (۱۷) وہ حسین اور نازنین
کنیا وقت آنکی اُسوقت سیکڑوں سکھی اُس کے چاروں طرف اور دائیں بائیں پیچھے چلتیں ہیں ۔ (۱۹)

دیوتا ۔ ودّیتہ ۔ ناگ ۔ گندھرب ۔ چارن اور ادر جو پترش تمکو بدنگاہ دیکھیں گے فوراً غورتونکی حالتیں ہوجائینگی ۔ (۴۲) لیکن تمھارا ہاتھ پکڑنیوالی نتری نارائن اس سے بری ہیں انکو اس شراپ کا کچھ پھل نہ ہوگا سو اب تم تپسیا (عبادت) کو چھوڑکر گھر کو جاؤ ۔ ساری سُکھوں کو بھوگنے لایق اس کومل جسم کو رنجیدہ اور لاغر مت کرو ۔ ہے شنو کی پیاری! ہے کملے! یہ جسم جس سے ترو تازہ ہو سو کرو مرتنجے مہادیوجی اس قسم کا بردان دیکر اُسی جگہہ انتردھیان ہوگئے ۔ (۴۳-۴۴) زاں بعد وہ پدماوتی شب جی سے اپنی حسب دلخواہ اور واجب بردان پاکر شاداں و فرحاں ہوئی اور اُسوقت وہ پدماوتی اُن مہادیوجی کو نمسکار کرکے اپنے پتا کے گھر کو چلی گئی ۔ (۴۵)

پانچواں ادھیاء

طوطا بولا کہ اسکے بعد بہت سا وقت گذر جانے پر راجہ برہدرتھ اپنی کنیا پدم کو سراپا حسین دیکھکر متحیر ہوکر پاپ کا خیال کرنے لگا یعنی اچھا پاتر (ظرف) ملنے پر اور کنیا کے بواہ کے خواہشمند ہونے پر بواہ سے پہلے کنیا جتنی بار رجسولا (حیض سے ہونا) ہووے اُس کنیا کے پتا ماتا اُتنی ہی بار جیہ ہتیا کرنے کے پاپ کے بھوگی ہوتے ہیں اس سبب سے یہ راجہ برہدرتھ اپنے کو ایسا پاپ لگنے کی فکر کرنے لگا (۱) اور کومدی نام اپنی رانی سے بولا کہ ہے سُبھگے! کون سے کُل شیلوان راجہ کو کنیا دیکر داماد بناؤں ۔ (۲) یہ سنکر کومدی رانی اپنے پتی برہدرتھ سے کہنے لگی کہ ہے ناتھ! پاربتی پت بھگوان مہادیوجی نے کہدیا ہے کہ بلاشبہہ بشنو بھگوان اس کنیا کے پتی ہوویں گے ۔ (۳) رانی کی یہ بات سُنکر راجہ بولا کہ ہے پریہ! جانے کتنے دنوں بعد سب کے دلونکی بات جاننے والے بشنو بھگوان اس کنیا کے دستگیر ہوویں گے ۔ (۴) میرا ایسا بھاگیہ (نصیب) کہاں جو شری ہری کو کنیا دیکر داماد بناؤں اس لئے جسطرح شُبھ کنیا ویدوتی سومیر کے استھان میں موجود ہوئی تھی اُسی طرح میں دیوتا اور دیتوں کے سمدر متھنے کے وقت اُسمیں سے نکلی ہوئی لکشمی کی مانند اس اپنی پدما نامک کنیا کا سویمبر رچاؤ

سنگھلدیپ بڑی رونق کی بستی ہے جہاں اسوقت براہمن کشتری
سے سارے پاپ دور ہو جاتے ہیں
وغیرہ چاروں برن کے لوگ رہتے ہیں ۔ (۳۱) جہاں خوشنما راجوں کے محل سندر اٹاری عمدہ گھر
اور پُرفضا نگر میں بڑی رونق ہو رہی ہے کہیں جواہرات اور بلّور کی دیواریں جگمگا رہی ہیں ہر ایک جگہ پر
سونے کے انبار لگ رہے ہیں (۳۲) چاروں طرف بڑی خوبصورت پدمنی ۔ کامنی رہتی ہیں ۔ جابجا
ندیاں بہ رہی ہیں وہاں سارس اور ہنسوں کے جھنڈ کناری پر بیٹھ کر کلیلیں کرتے ہیں ہر چہار سو
کنول کلہار وغیرہ کے پھولوں پر بھونروں کے جھنڈ کے جھنڈ گنجار رہے ہیں ۔ ہر چہار سمت پدم
اور بیل بغ نہ وغیرہ ۔ چاروں اور باغ اور سب طرف جہاں تہاں خوشنما باغیچے بہار کر رہے ہیں ۔
ایسے خوشنما دیش میں وہ مہابلی پرم پراکرمی (حوصلہ والا) برہدرتھ نامی راجہ رہتا ہے
(۳۳ و ۳۴)
اُسکے تصویروں وغیرہ میں لکھی ہوئی لکشمی کی سمان بڑی لایق حسین پدماوتی نام والی ایک کنّیا
ہے ایسا کنیا رتن تینوں لوک میں بھی ملنا مشکل ہے اُسکی مثال کوئی حسین اور خوبصورت لڑکی کہیں نظر
نہیں پڑتی اُس لڑکی کی داستان دلچسپ ہے برہما نے اسکو کمال درجہ حیرت دہ عالم بنایا ہے اُسکے
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کامدیو کے من کو موہت کرنیوالی رتی ہی ہے ۔ (۳۵ - ۳۶) لڑکین
میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ معہ سہیلیوں کے شب جی کی سیوا کرنے میں مشغول رہتی تھی جسطرح پاربتی جی سب
کی پوجیہ اور سب کی مانیہ ہیں اسیطرح وہ کنّیا بھی اپنی ساتھ کی کھیلنے والی اور غیر لڑکیوں سمیت
جپ ۔ دھیان وغیرہ کرنے میں مشغول رہتی ہے ۔ (۳۷) اس درمیان میں جسوقت شب جی نے جانا
کہ استریوں میں سب سے فایق تسنو بھگوان کی پیاری لکشمی نے اوتار دھارن کیا ہے اُسیوقت دیکھیں
خوش ہو کر مہادیو جی معہ پاربتی جی کے ظاہر ہوئے ۔ (۳۸) وہ پدماوتی پاربتی سمیت مہادیو جی کو
بردان دینے کی غرض سے ظاہر ہوا دیکھکر شرم سے گردن نیچی کرکے سامنے کھڑی ہو گئی اور کچھ نہ بولی
۔ (۳۹) تب بھوت پتی مہادیو جی اُس سے کہنے لگے کہ ہے سبھگے ! شہری نارائن تمہارے پتی ہونگے
وے خوشی سے تمہارا ہاتھ پکڑیں گے اور کوئی راجکمار تمہارے قابل نہیں ہے ۔ (۴۰) اس لوک میں
جو شخص تم کو نگاہ بد سے دیکھے گا وہ اس حالت میں ہی فوراً عورت ہو جائیگا ۔ (۴۱)

بھسم اور چندن کا تلک لگاویں اور پیشانی سے لیکر چوٹی تک دھرم کرم کا انگ روپ جو اوجل ترپنڈر
ہے اسکو لگاویں ۔ (۱۹) انگلی کی برابر پنڈر ترگن اکرنے پر ترپنڈر کہلاتا ہے ۔ یہ ترپنڈر برہما وشن
اور شب کا باسا روپ ہے ۔ اس ترپنڈر کا درشن کرنیسے پاپوں کا ناش ہوتا ہے ۔ (۲۰) سورگ براہمنوں کے
ہی ہاتھ میں ہے کیونکہ انکی زبان پر وید ۔ ہاتھ میں تیرتھ جسم میں ساری تیرتھ اور دھرم کی صحبت اور ناف
میں نرگن روپ پرکرتی رہتی ہے (۲۱) ساوتری تین براہمنوں کے گلے کا ہار ہے اور دیس برہما کا روپ
ہی تین براہمنوں کے موجودگی میں دھرم اور عدم موجودگی میں ادھرم ہے ۔ (۲۲) ہے راجن ابراہمن
پرتھوی پر کر دیوتا ہیں اس سبب سے انکی پوجا کرنا اور تیسری زبانی سے انکا ستکار کرنا سب کو لازم ہے
بسا اوقات براہمن گرہست وغیرہ چاروں برنوں کو قایم کر کے بھگوت دھرموں کا پرچار (پھیلانا)
کرتے ہیں ۔ (۲۳) براہمنوں میں جو بچہ ہو وہ بھی گیانیوں میں بڑا عبادت کرنیوالوں میں بزرگ اور
میرا پیارا ہوتا ہے ۔ میں براہمنوں کی کلام کی تائید کرنیکے لیئی اوتار دھارن کرتا ہوں ۔ (۲۴)
جو لوگ اس براہمنوں کے پرم بھاگیہ روپ اتہاس کو سنتے ہیں انکے سارے پاپ دور ہو جاتے
ہیں اور کلجگ کے دکھوں اور دوشوں سے چھوٹ جاتے ہیں اور کسیطرحکا خوف انکے دلمیں پیدا نہیں ہوتا
ہے ۔ (۲۵) پرم بشنو بھگت لنبا کہ لوپ راجہ کلکی بھگوان کے مکھ سے کلجگ کے دوشوں کو دور کرنیوالی
اس اتہاس کو سن کر صدق دل سے نمسکار کر کے چلا گیا ۔ (۲۶) راجہ لنبا کہ لوپ کے جانیکے بعد
شام ہو گئی اسوقت بڑا پنڈت شوو ت نامی طوطا ساری دن پھر پھرا کر کلکی بھگوان کے پاس آیا
اور استتی کر کر سامنے کھڑا ہو گیا (۲۷) کلکی بھگوان طوطی کو استتی کرتے ہوئے دیکھکر مسکراتے ہوئے کہنے
لگے کہ تم خیر و عافیت سے ہو ؟ تم نے کس دیش میں کیا آہار کیا ؟ (۲۸) یہ سنکر طوطا بولا کہ ہے ناتھ !
میں ایک عجیب و غریب تماشہ کی کہانی سناتا ہوں اسکو آپ اچھی طرحسے سنیئے ۔ میں سمدر سے آگے
سنگھلدیپ میں جسکے چاروں طرف سمدر ہی سمدر ہے گیا تھا ۔ (۲۹) وہ شہر تمام و کمال رونق سے آباد تھا
سب سے بڑھکی ایک یہ بات ہے کہ وہاں کے راجہ برہدرتھ کی ایک لڑکی ہے اس لڑکی کا قصہ قابل سننے
کے ہے ۔ (۳۰) وہ لڑکی کومدی نام رانی کے پیٹ سے پیدا ہوئی ہے اس لڑکی کی داستان سننے

کرتے ہیں۔ تیس مایا سے ہی سارے دیوتا اور تمام لوک ورجمادات اور حیوانات وغیرہ یہ سب جو دیں آتے ہیں۔ (۷) جو مایا کے زور سے پیدا ہوئی ہیں وہ سب میرا ہی انش (جز) ہیں اور انجام کار مجھ میں ہی سما جائیں گے۔ وہ سب براہمن میری تنر یر روپ کیا میری ہی روپ ہیں۔ (۸) جو براہمن یگیہ وید پاٹھ وغیرہ کرتے ہیں وہ اس لوک میں میری خوشی کرتے ہیں۔ جو تپ۔ دان وغیرہ ست کرم کرتے وقت میری ناموں کا ورد کرتے ہیں اور پریم سے میری خدمت کرتے ہیں وہ مجکو خوش کرتے ہیں۔

(۹) وید کے پڑھنے والے برہمن جسطرح میرا سمرن کرتے ہیں اور مجھے خوش کرسکتے ہیں اُسطرح دیوتا اور اور کوئی بھی نہیں کرسکتا ہے کیونکہ وید ہی میری سب سے بڑھکر مورتی ہے۔ (۱۰) یہ وید براہمنوں کے ذریعہ ہی ظاہر ہوئے ہیں۔ اِن ویدوں سے تمام جہان کے لوگوں کی رکشا ہوتی ہے اور یہ ہی مخلوق کی پشت پناہ ہیں۔ ساری موجودات میرا ہی وجود ہے۔ اسواسطے میری تنر یر کا پالن کرنے میں براہمن ہی مقدم ہے۔ (۱۱) اسوقت میں شدھ ستوگن کا روپ ہوکر براہمنوں کو نمسکار کرتا ہوں سب کے بھروسہ دینے والی براہمن بھی مجھی جگت روپ ناکر سیوا کرتے ہیں۔ (۱۲) کالکی بھگوان کی اس گفتگو کو سنکر راجہ نتا کیتو چپ بولا کہ ہے بھگوان! براہمنوں کی کون کون لکشن ہیں؟ براہ عنایت بیان فرمائیے اور براہمن آپکی کیسی بھگتی کرتے ہیں؟ جو اُن براہمنوں کے بچن تیر بہدف ہوتے ہیں۔ (۱۳) شری کالکی بھگوان بولے کہ جن ویدوں نے مجھی تمام موجودات عالم سے برتر کہا ہے اُن ویدوں کا براہمنوں کی زبان پر ہونے سے دُنیا میں قسم قسم کے دھرم پھیلتے ہیں۔ (۱۴) براہمنوں کا جو دھرم ہے وہ ہی مجھی خالص بھگتی کے ذریعہ خوش کرتا ہے میں اُس دھرم روپی بھگتی کے ذریعہ خوش ہوکر اپنی پیاری لکشمی سمیت جگ جگ میں اوتار لیتا ہوں۔ (۱۵) اچھے نصیب والی براہمن کی لڑکی تیہرا کرکے سوت کو بناوے پھر اُس سوت کو تیہرا کرکے گانٹھ دے لیوے اُسکو یگیوپویت (جنیو) کہتے ہیں۔ (۱۶) وید اور پروردوں کے بموجب گانٹھوں کے لگے ہوئے اُس جنیو کو تیہرا کرکے پہنے اور اُسکو پیٹھ کے نصف حصہ میں گلے سے ناف تک لٹکتا ہوا رکھو۔ (۱۷) یجروید اس قسم کا جنیو پہنیں۔ سام وید کا جنیو ناف سے نیچا ہونا چاہیے۔ اِنکے لئے یہ ہی طریقہ ہے۔ جنیو کندھے پہ پہننے سے طاقت بخش ہوتا ہے۔ (۱۸) براہمن۔ مرتکا

ہوں۔ دھرم ادھرم ظاہر باطن۔ وقت۔ خاصیت۔ کرم اور سنسکار میری مرضی کے ہی موافق ہوکر رہتے ہیں۔ (۴۳) میں چندر بنسی اور سورج بنسی دیوا پی اور مَرو ان دونوں راجونکو تخت سلطنت پر بٹھلاکر پھر ستجگ کو قایم کرکے بیکنٹھ لوک کو جاؤنگا۔ (۴۴) راجہ لُپتا کہ لوپ کلکی بھگوان کی اِس بچن کو سنکر اُن کو نمسکار کرکے اپنے پسند کئے ہوئے بشنو دھرم کی بابتہ سوال کرنیلگا۔ (۴۵) کلجگ کا ناش کرنیکی غرض سے اوتار لینے والے کلکی بھگوان راجہ کی اِس گفتگو کو سن کر اپنے سیوکو نکا دل خوش کرنیکے واسطے شیریں زبانی سے سادھوؤں کے دھرم کا بیان فرمانے لگے۔

چوتھا ادھیائے

سوت جی کہتے ہیں کہ اے رشیو! اسکے بعد دھرم روپ کلکی بھگوان سبھا میں سورج کیطرح رونق افروز ہوکر براہمنوں کے کرنے لایق دھرم کا برنن کرنے لگے۔ (۱) کلکی بھگوان بولے کہ جسوقت مہا پرلے ہوویگی جس وقت برہما بھی لے ہو جاوینگے اُسوقت تمام جگت (دنیا) مجھ میں ہی سما جایگا ابتدا میں صرف میں ہی تھا اور کچھ نہیں تھا۔ ابتدا برہما سے لیکر سارے جیو اور سب چیزیں مجھ سے ہی پیدا ہوئی ہیں۔ (۲) جسوقت سارا جگت سویا ہوا تھا۔ جسوقت سوای پرماتما کی اور کوئی شے نہیں تھی اُس مہا راتری کے آخر میں پیدایش دنیا کا کھیل کرنیکے لئے میرا براٹ روپ ظاہر ہوا تھا۔ (۳) تس براٹ روپ پرش کے ہزار سر ہزار آنکھیں اور ہزار پیر تھے۔ ازاں بعد اُسی براٹ روپ پرش (وجود) کے جسم سے دید مکھ پرم پربھاو والے شبنل سو بھاو برہما جی پیدا ہوئے۔ (۴) وہ سرو گیہ برہما نام والا پرش میری کلام وید کی ہدایت سے پورا واقف ہوکر جیو آتما اور پرش نام میرے انش اور اپنے مایا روپی مادہ کے ذریعہ میرے انش (جز) کال کی سہایتا سے آدمیونکی پیدایش کرنے لگے پہلے پرجاپتی۔ منو وغیرہ منشیہ پیدا ہوئے۔ (۵ و ۶) جب کہ یہ سب میرے ہی انش ہیں لیکن ستو۔ رج۔ اور تم ان تین گنوں سے ملی ہوئی جو مایا ہے اُسکی سبب سے طرح طرح کے جھوٹے جھگڑے

چرچا کرنے لگے ۔ (۳۱) بشاکھ یوپ نامی راجہ نے یہ تمام قصہ لوگوں کے زبانی سُنا اور یقین کر کے یہ جان لیا کہ کلجگ کا ناش کرنے کے لیئے بھگوان شری ہری نے اوتار لیا ہے ۔ (۳۲) راجہ بشاکھ یوپ نے دیکھا کہ مہاتما جتنے نام اسکی نگری میں جو بشنو بھگت براہمن کشتری ۔ ویشیہ شودر تھے وہ سب ہی دان دینیوالے ۔ تپ کرنیوالے اور برت رکھنے والے ہو گئے (۳۳) لکشمی پتی بشنو بھگوان کا اوتار ہونے پر سب کو ہی اپنے اپنے دھرم میں مشغول دیکھکر راجہ اپنے آپ بھی دھرم میں مصروف ہوا اور اُسوقت وہ صدق دل سے بڑی دلسوزی کے ساتھ رعایا کی پرورش کرنے لگا ۔ (۳۴) جو دھرم ہینوں کے کُنبہ میں پیدا ہوئے تھے اُنکو بھی بلا ناغہ دھرم کے کاموں میں دل لگائے ہوئے دیکھکر لوبھ ۔ (طمع) متھیا (جھوٹ) وغیرہ کلجگ کے خاندان والے اپنے من میں بہت ہی دُکھی ہو کر اُس دیش کو چھوڑ کر بھاگ گئے ۔ (۳۵) زاں بعد کلکی بھگوان صاف اور چمک سے جھلکتی ہوئی تلوار اور دھنش بان کو ہاتھ میں لیکر اور بکتر جسم پر زیب دیکر فتح کے دینے والی گھوڑی پر چڑھکر نگر سے باہر نکلے ۔ (۳۶) اور سادھو پرشوں کا برگزیدہ راجہ بشاکھ یوپ سنبھل نگر میں شری ہری کے انش (جز) روپ کلکی بھگوان کو پیدا ہوا جانکر درشن کرنیکے لیئے آیا ۔ (۳۷) اُس نے دیکھا کہ جسطرح دیوتاؤں کے راجہ راجہ اندر دیوتاؤں کو ساتھ میں لیکر اُچی شروا نام والی گھوڑی پر چڑھے ہوتے ہیں اور جسطرح چندرما تاروں سے گھرے ہوئے ہوتے ہیں اسی طرح کبی پراگیہ اور سُمنت وغیرہ تو پیچھے ہیں اور گارگیہ ۔ بھرگ بشال وغیرہ قوم کے لوگوں کو اِدھر اُدھر لیئے ہوئے کلکی بھگوان گھوڑے پر چڑھے ہوئی آ رہی ہیں ۔ (۳۸ - ۳۹) راجہ بشاکھ یوپ نے کلکی بھگوان کا درشن کر کے بڑی خوشی سے پرنام کیا اور کلکی بھگوان کی توجہ سے اسیوقت سچا بشنو بھگت ہو گیا ۔ (۴۰) کلکی بھگوان کچھ دنوں تک راجہ بشاکھ یوپ کے ساتھ رہے اور براہمن کشتری ۔ ویشیہ اور برناشرموں کی بابتہ جو پہلے مجملاً کہہ چکے تھے یوں بیان فرمانے لگے ۔ (۴۱) کہ میرے انش (جز) روپ دھرم ناتما پُرش کلجگ میں بیدھرم ہو گئی تھی ۔ سو اس وقت میرے اوتار ہونے سے سب بدستور سابق دھرم کی پابندی کرنیلگے ہیں سو اب تم ہوشیار اور مطمئن ہو کر راجسو اور اشومیدھ یگیہ کر کے میری پوجا کرو ۔ (۴۲) میں ہی پرم لوک اور میں ہی سناتن دھرم

ہے ۔ اندر وغیرہ دیوتا بر ساکرتے ہیں ۔ وقت کا موں کی تقسیم کرتا ہی اور سمپورن بشو کا آدھار روپ
ہیرو درمیان میں قایم رہتا ہے تن بشو روپ شب جی کو میرا نمسکار ہی ۔ (۲۰) پھر گیہ شب جی
کلکی بھگوان کی اس استتی کو سن کر پاربتی سمیت سامنے موجود ہوئے اور مسکرا کر گفتگو کرنے لگے
۔ (۲۱) آن شب جی نے پہلے کلکی بھگوان کے سارے بدن پر بڑی محبت سے ہاتھ پھیر کر کہا کہ ہے
پاک و برتر کہو تمھاری کیا بر مانگنے کی خواہش ہی ؟ (۲۲) تم نے جو یہ استتی کی ہی سو تمھاری اس
کی ہوئی استتی کو پرتھوی پر جو پرش پڑھیگا اس لوک و پرلوک (دنیا و عاقبت) میں اسکی سارے
کام سدہ ہو وینگے ۔ (۲۳) اگر طالب علم پڑھیگا تو اسکو علم حاصل ہوگا اور جو دھرم کی خواہش سے ورد
کریگا اسکو دھرم نصیب ہوگا اور جو لذات دنیوی کے حصول کی غرض سے پاٹھ کریگا اسکو لذات دنیا کی دیگر
والی چیزیں بہم پہونچیں گی ۔ جو خواہشیں کر کے تمھاری اس کی ہوئی استوتر کا پاٹھ کریگا یا سنیگا اسکی
وہ ساری مرادیں برآویں گی ۔ (۲۴) یہ جو گھوڑا تمہیں دیکھ رہا ہی سو گرڑ کے انش (جز) سے پیدا ہوا ہے
اور یہ گھوڑا حسب منشا جہاں چاہو جانیوالا اور طرح طرح کے روپ دھارن کرنیوالا ہی ۔ یہ طوطا بھی سروگیہ ہے
سو میں یہ گھوڑا اور طوطا تمہیں دیتا ہوں سو قبول کرو ۔ (۲۵) اس گھوڑے اور طوطے کے پربھاو سے
لوگ تم کو سرب شاستروں کے جاننے میں پورا اور استر ودیا میں چتر تمام ویدوں کی ماہیت کا عالم اور سب پر
غالب کہیں گے ۔ (۲۶) یہ خوف دلانیوالی تلوار دیتا ہوں سو منظور کرو اس کی موٹھ میں جواہرات
جڑے ہوئے ہیں یہ بڑی پربھاو والی ہی یہ تلوار ہی بڑا بھاری پرتھوی کا بھار دور کرنے میں مدد کریگی ۔
(۲۷) کلکی بھگوان نے بلو دکیشور بھگوان کے اس قسم کے بیان کو سنکر نمسکار کیا اور اس گھوڑے
پر چڑھکر جلدی سے سنبھل نگر میں پہونچے ۔ (۲۸) وہاں پہونچکر کلکی بھگوان نے پتا ماتا اور بھائیوں کو
پرنام نمسکار کر کے پرسرام جی کی کہی ہوئی باتیں کہہ سنائیں ۔ (۲۹) بڑے تیج والے کلکی بھگوان
شب جی سے ملے ہوئے بردان کا احوال تمام و کمال سنا کر دل میں مگن ہوئے اپنی قوم کے براہمنوں پاس گئے
اور انکے سامنے وہ ماجرا بڑی خوش بیانی سے تفصیلوار کہا ۔ (۳۰) گارگیہ ۔ بھرگیہ ۔ بیشال وغیرہ
کلکی بھگوان کے ہمراہی اس تمام سرگذشت کو سنکر بڑے آنند ہوئے ۔ سنبھل کے رہنے والے باہم انھیں باتوں کا

میں ان ساری ست کرموں سے ہی پرسن ہو جاؤنگا اور یہی میرے لئے ساری وکتنا ہے کیونکہ سناتن
دھرم کے قایم ہونے سے ہم اپنے حسب دلخواہ وان اور تپ وغیرہ کرم کر سکیں گے۔ (۱۱) کلکی بھگوان
اس پرکار (قسم) کے پرسرام جی کے کہنے کو سنکر اور ان گرو پرسرام جی کو نمسکار کر و دلو د کبیتور دیو دیو
مہادیو جی کے قریب جا کر اُن کی استتی کرنے لگے۔ (۱۲) تن شانتی سو مہادیو جلد خوش ہو کر بردان دینوالے
شِو جی کا اچھی طرح خوب بدہ بدھان سے پوجن کرکے اور ساشٹانگ پرنام یعنی لیٹ کر ڈنڈوت کر کے ہنیز
دھیان کرنے لگے۔ (۱۳) کلکی بھگوان بولے جو گوری پت۔ بشو ناتھ۔ سب کے ایک ہی
رکشک ہیں جو بھوت وغیرہ گنوں سے اپنی خدمت کراتے ہیں۔ باسک سانپ جن کے گلے کا گہنا
ہے جن کی تین آنکھیں اور پانچ مونہہ ہیں اُن مکتی کا سُکھ دینوالے پُران پرش کو نمسکار
ہے۔ (۱۴) جو یوگ کے سوامی ہیں جو اُمید سے کئی ہوئی کاموں کا ناش کرنیوالے ہیں جو بھیانک صورت
ہیں۔ جن کا ماتھا گنگا کے جل سے ہمیشہ سینچا ہوا رہتا ہے جنکی جٹاؤں میں بڑی خوبصورتی ہے جو
مہاکال کی صورت ہیں اور جن کی پیشانی چندرماں سے نورانی ہو رہی ہے ان شِو جی کو میرا
نمسکار ہے۔ (۱۵) جو ہمیشہ بھوت گنوں اور بیتالوں کے ساتھ مرگھٹوں میں رہتے ہیں۔ جن کے
ہاتھ میں تلوار۔ برچھا اور قسم قسم کے ہتھیار وغیرہ اور استر شستر ہیں اور پرلے کال (قیامت)
میں جنکے غصہ کی آگ کے شعلوں سے ساری لوک جل جاتے ہیں۔ جو تموگن اور اہنکار کا روپ ہیں اور
پنچبھوت ماترا روپ ہو کر کرم اور کال کے ساتھ سرشٹی کی رچنا کرتے ہیں جو جیو روپ ہو کر ست
پدارتھوں کو چھوڑ کر برہم آنند میں مگن ہوتے ہیں ان شِو جی کو میرا نمسکار ہے۔ (۱۶-۱۷) جو جگت
کی رکشا کرنے کیلئے دیوتا سب کے جیتنے والے بشنو روپ دھارن کر کے دھرم کے پل کی سمان
سادھو پرشوں کی رکشا کرتے ہیں اور جو شبد روپ ہو کر وید اُبھانی ہوتے ہیں ان شِو جی کو
میرا نمسکار ہے۔ (۱۸) جن کا حکم پا کر زمین پر ہوا چلتی ہے۔ آگ روشن ہوتی ہے سورج حرارت اور روشنی
پھیلاتا ہوا گھومتا ہے۔ چندرماں۔ گرہ اور تارے آسمان میں ظاہر ہوتے ہیں ان شِو جی کو
میں نمسکار کرتا ہوں۔ (۱۹) جن کے حکم سے پرتھوی روئے زمین کے بوجھ کو اپنے پر رکھے ہوئے

گرو کُل میں باس کرنے کے واسطے چلے گئے ۔ (۴۹)

تیسرا ادھیائے

سوت جی بولے کہ اسکے بعد کلکی بھگوان گرو کُل میں باس کرنے کے لئے جاتے ہیں ایسا دیکھ کر مہیندر
پربت کے رہنے والے بڑے تیجوان پرسرام اُنکو اپنے آشرم (کوٹی) میں لیگئے ۔ (۱)
اور کہا کہ میں تم کو پڑھاؤنگا تم مجھکو دھرم سے گرو جانو ۔ میں بڑے تیجوان جمدگن کا پتر ہوں
میرا جنم بھرگو بنش میں ہوا ہے ۔ (۲) چاروں وید اور ویاکرن وغیرہ چھے انگوں کی تتو دنکو میں جانتا ہوں
اور دھنور وید کو تو میں پوری قاعدہ سے جانتا ہوں ۔ میں نے تمام روئے زمین چھتریوں سے خالی کرکے
براہمنوں کو دکشنا میں دیدی تھی اسکے بعد میں تپ کرنے کے لئے مہیندر پربت پر آیا تھا
سے براہمن کنور ا وید یا شاستر جو اچھا ہو سو تم یہاں پر میرے پاس پڑھو ۔ (۴)
کلکی بھگوان پرسرام جی کی یہ باتیں سُن کر دل میں بہت خوش ہوئے اور پرسرام جی کو نمسکار
کرکے وید پڑھنا شروع کر دیا ۔ (۵) وہ کلکی بھگوان پرسرام جی کے پاس چونسٹھ کلاؤں سمیت
سانگوپانگ وید اور دھنور وید پڑہ کر ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے ۔ (۶) کہ ہے پربھو اسوقت میرا پڑھ
ختم ہوا سو اب کیا دکشنا دوں یہ آپ مہربانی فرما کر کہہ دیجئے ۔ آپ ایسی دکشنا بتائیے جسمیں مجھکو پوری
سدھی اور آپکا دل خوش ہو ۔ (۷) پرسرام جی بولے کہ ہے مہا تمن برھما جی نے کلجگ کا ناش
کرنے کے لئے سری ادھار پورن روپ بشنو بھگوان سے التجا کی تھی وہ ہی پورن روپ بشنو بھگوان
تم سنبھل نگر میں پیدا ہوئے ہو ۔ (۸) اسوقت تم مجھسے ودیا شیو جی سے استر ودیا اور
وید بدی طوطے کو لیکر سنگھل دیپ میں بشنو پریہ لکشمی کے ساتھ بیاہ کرکے سناتن دھرم کو قایم کرو گے
۔ (۹) تم دگوجی کے لئے چڑھائی کرکے دھرم ہین کلجگ کے پیارے راجاؤنکو شکست دیکر اور
بودھ دھرم والے پُرشوں کا ناش کرکے دیواپی اور مرو ان دو راجاؤں کا راج پھیلاؤگے ۔ (۱۰)

ہوتے ہیں۔ (۳۷) جو دس یگیوں کے ذریعہ سنسکاروں کو پراپت ہوا ہے یعنی جسکے سنسکار ہو چکے ہیں وہ ہی براہمن اور وید پاٹھی ہے وہ ہی اس جہان میں شبھ لوکوں کی رکشا کرنیوالے ہیں (۳۸) یہ براہمن ہی۔ یگیہ۔ وید پاٹھ۔ دان۔ تپ۔ سوادھیاے (روزانہ وید پاٹھ وغیرہ) اور نفس کشی کے ذریعہ ویدک اور تانترک تدابیر کے طریق سے دل لگا لگا کر شری ہری کو خوش کرتے ہیں۔ (۳۹) اسواسطے میں مبارک دن دیکھکر گننے والوں اور براہمنوں کے ساتھ بیٹھکر تمھارا آپ نین سنسکار کرانا چاہتا ہوں۔ (۴۰) اس قسم کی پتا کی گفتگو سنکر کلکی بھگوان بولے کہ ہے پتا! براہمن جن دس قسم کے سنسکاروں سے عزت پاتا ہے وہ دس سنسکار کون سے ہیں؟ اور براہمن کون سے مناسب طریقہ سے وشنو بھگوان کا پوجن کرتے ہیں؟ (۴۱) یہ سنکر پتا بولے کہ جو شخص براہمن کے نطفہ اور براہمنی کے پیٹ سے جنم لیکر گربھادھان وغیرہ دس سنسکاروں سے سنسکار یافتہ ہوتے ہیں جو تینوں سندھیاؤں میں گائتری کا جاپ رپوجن کرتے ہیں جو تپسیا کرنیوالے سچ بولنے والے مستقل مزاج اور دھرماتما ہوتے ہیں وہ وشنو بھگوان کے پوجن کے طریق کو جان کر ہمیشہ زندہ دل اور مگن رہتے ہیں اور دوسرے جانداروں کی دنیوی جھگڑوں سے حفاظت کرتے ہیں (۴۲ و ۴۳) یہ سنکر کلکی بھگوان بولے جو راہ راست پر چلکر وشنو بھگوان کو خوش کرتے ہیں۔ جو تینوں لوکوں کے مقصدوں کو پورا کرتے ہیں اور جو اس ساری دنیا کو نجات دلانیوالے ہیں ایسے براہمن کہاں ہیں؟ (۴۴) یہ سنکر پتا بولے۔ جو دھرماتما براہمن ہیں وہ اسوقت کے براہمنوں کو دکھ دینے والے۔ دھرم کا ناش کرنے والے بڑے زبردست کلجگ سے خوف زدہ اور دق ہوکر بھارت ورش سے نکل گئے ہیں۔ (۴۵) جو تھوڑی تپسیا کرنیوالے ہیں وہ براہمن کلجگ کے حکومت میں ہیں لیکن وہ زانی اور شکم پروری میں غرق ادھرم کرنے میں پورے ویدک کرموں کو ترک کرنیوالے پاپی۔ بدفعل۔ جو بالکل نیچ سے نیچ ہیں اور شودروں کی سیوا کرنیوالے ہوگئے ہیں (۴۶-۴۷) کلجگ کے خاندان کے ناش کرنیکی جن کی دلی تمنا تھی وہ بھکتوں کے پالنے والے کلکی بھگوان اسطرح کی پتا کی باتیں سنکر اور پتا اور دیگر براہمنوں کے پڑھے ہوئے وید منتروں سے آپ نین سنسکار کراکر

طرح طرح کی صورتوں کے تغیر و تبدل کرنیکا ہل وہ پرسرام اور کرپاچاریج وغیرہ بشنو بشن کے
پوجن کرنیکے بعد اپنے اپنے آسن پر خوشی سے بیٹھ کر اپنے پتا کی گود میں موجود کلکی روپ نغری ہر
کا درشن کرتے ہوئے۔ (۲۷) اُن تینوں میں افضل ترین پرسرام۔ کرپاچاریج وغیرہ نے سنتیہ
بالک روپی بشنو بھگوان کو نمسکار کرکے پرتھوی سے پاپوں کی کثافت دور کرنیوالے پیدا شدہ
کلکی روپ کو جانا۔ (۲۸) انھوں نے اس بالک کا نام کرن کرتے وقت پر بندہ کلکی نام رکھا
اور جات کرم وغیرہ سنسکار کرکے دل میں خوش ہوتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔ (۲۹)
زاں بعد جسطور سے کرشکل پکش میں چاند روز بروز بڑھتا ہے اسی طرح سُمتی نام ماتا کی پرورش
کرنے سے کلکی روپ بھگوان تھوڑے ہی دنوں میں بڑے ہوگئے۔ (۳۰) کلکی بھگوان سے پہلے
اُن سے بڑے اور تین بھائی پیدا ہوئے تھے اُن تینوں کے نام کبی۔ پراگیہ اور سُمنتر تھے
تینوں بڑی جواں مرد اور گرد اور ماں باپ کی بدل خدمت کرنیوالے تھے۔ ساری گرد اور براہمن
اِن کی تعریف کرتے تھے۔ (۳۱) گارگیہ۔ بھرگیہ اور بشال وغیرہ دھرماتما سادھو پرش۔
(فقیر سیرت) پہلے اِن کلکی بھگوان کے گوتر میں ہی پیدا ہوئے۔ یہ سب کلکی بھگوان کے انش اور انکے
فرمانبردار تھے۔ (۳۲) اِن سب کی بشاکھ یوپ نامی راجہ نے پرورش کی تھی یہ سب براہمن
کلکی روپ بھگوان کا درشن کرکے اُنکے بڑے پریمی ہوئے اور سب گھر بار چھوڑ کر کلکی بھگوان کی
دھیان میں مگن ہوگئے۔ (۳۳) زاں بعد بشنو یش نے مستقل مزاج گنوں کے سمندر کنول کی سی
آنکھوں والے کنور کلکی کو ودّیا سیکھنے کے قابل دیکھکر کہا۔ (۳۴) کہ اے پُتر! اسوقت تمھارا اُپ نین
سنسکار کرکے گایتری کا اُپدیش دلاؤنگا پھر تم وید پڑھو گے۔ (۳۵) یہ سُنکر کلکی بھگوان کہنے لگے
کہ اے پتا وید کسکو کہتے ہیں؟ اور گایتری کیا چیز ہے؟ یعنی کسطرح پر آپ تین سنسکار کرنے پر براہمن
نام سے شہرت ہوسکتی ہے؟ یہ سب مجھے سمجھاؤ۔ (۳۶) یہ سُنکر بشنو یش کہنے لگے کہ اے پُترا
بشنو بھگوان کا واکیہ (کلام) وید ہیں۔ ساوتری وید ماتا کے نام سے مشہور ہے۔ تہرے سوت
میں برھم گانٹھ لگا کر پھر تہرا کرنے پر جنیو ہوتا ہے۔ براہمن اس جنیو کو پہن کر عزت کے باعث (ظرف)

شری کرشن بھگوان کے جنم ہونے کا دن جسطرح ہوا تھا اُسی طرح تن اننت (لامحدود)
بشنو بھگوان کا کلکی اوتار ہونے کا دن ہوا اُنکے واسطے پرتھوی نے جل روپی امرت (آبحیات)
کو دھارن کیا۔ سوتر ماتر ابڑی خوش الحانی اور شیریں گفتاری سے آشیرباد (دعا رحمتی)
دینے لگیں۔ (۱۷) برھما جی یہ ماجرا سُنکر اپنے تیز رفتار خادم پون سے کہنے لگے کہ تم
سونکا گرہ میں جاکر میرے کہنے کی موجب بشنو بھگوان سے عرض کرو کہ ہے ناتھ! آپ عود
فرماکر دیکھیں کہ آپکی اس چتربھجی مورتی کا درشن دیوتاؤں کو بھی مشکل ہے اسواسطے آپ اس روپ کو
چھوڑ کر منشیہ (انسان) کی مانند شریر دھارن کریں۔ (۱۸ و ۱۹) سُکھ کا دینے والا خوشبو آلود
سرد خاصیت پون برھما جی کی اس بات کو سنکر اُنکے حکم کی بموجب جلدی سے کلکی بھگوان کے سوتکا
گرہ میں جاکر برھما جی کے مدعا کو عرض کرنے لگا۔ (۲۰) کنول کی مثال آنکھوں والے
بھگوان نے یہ سُنکر فوراً دو بھجی روپ دھارن کرلیا تب اُنکے ماں باپ اُس دو بھجی روپ کو دیکھکر
بڑے تعجب میں ہوگئے۔ (۲۱) زاں بعد بشنو بھگوان کی مایا میں از خود رفتہ ہوکر یہ سمجھا کہ مجھکو
شاید چار بھجاؤں کا وہم ہوگیا تھا حقیقت میں دو ہی بھجائیں تھیں بعدہ سنبھل کے رہنے والے
سب قوموں کے آدمی خوشیاں منانے لگے اور سب لوگ اپنے اپنے غم اور تکلیفوں کو فراموش
کرکے طرح طرح کے نغمۂ طرب گانے لگے۔ (۲۲) سُمتی نام ماتا جسے کو یا نیوالے بشنو بھگوان
سا لڑکا دیکھکر بہت شادماں ہوئی اور فرط طرب سے برہمنوں کو بلاکر ایک سو گؤ دان کریں۔ (۲۳)
بشنو یش براہمن نے کلکی روپ بھگوان کی ترقی اور بہتری کی غرض سے صاف دل ہوکر بڑے
بڑے رگویدی۔ یجر ویدی اور سام ویدی براہمنوں سے اُنکا نام کرن کرایا۔ (۲۴) اُسوقت
پرسرام۔ کرپاچارج۔ ویاس اور اسوتتھاماں یہ سب براہمنوں کا روپ رکھکر بالکوں
کی سی صورت اور عمر کے بن گئے اور کلکی روپ بھگوان شری ہری کا درشن کرنیکے لئے آئے۔ (۲۵)
براہمنوں میں نر شریشٹ (سب سے بڑے) بشنو یش نے سورج کا تیج دیکھکر اُن چاروں براہمنوں کی
بڑی خوشدلی سے تعظیم و تکریم کرکے اُنکی پرستش کی۔ (۲۶) قسم قسم کے روپ رکھ لینے والے اور

رانی کے گربھ سے جنم لیویگی اور اسکا نام پدما مشہور ہوگا۔ (۶)

ہے دیوتاؤ! تم اپنے اپنے انش (سرپہاؤ) سے پرتھوی پر جاکر جنم لو۔ میں کلجگ کا ناش کرکے
پھر مرو اور دیواپی ان دو راجاؤں کا راجیہ پرتھوی پر قایم کرونگا۔ (۷)

اور پھر ست جگ کی ابتدا کرکے پہلے کی طرح سناتن دھرم کی بنیاد قایم کرونگا اور کلجگ روپی
سرپ (سانپ) کا ناش کرکے اپنی بیکنٹھ دھام کو اونگا۔ (۸)

بشنو بھگوان کی یاتیں سن کر برھماجی معہ دیوتاؤں کے برھم لوک کو گئے اسکے بعد دیوتا بھی برھم لوک
سے دیولوک کو چلے گئے۔ (۹)

ہے برہمن! پرماتما بشنو بھگوان اپنی مہا (قدرت) کے دوارا (ذریعہ) منشیہ روپ سے
اوتار لینے کا ادیوگ (قصد) کرکے سنبھل گرام میں گئے۔ (۱۰)

تب بشنو یش سے سمتی کو بشنو (جسمیں بشنو بھگوان بدیہ مان ہیں ایسا) گربھ ہوا گرہ نکشتر
راس وغیرہ سب ہی اس گربھ میں موجودہ بالک کے چرن کملوں کی سیوا کرنے لگے۔ (۱۱)

ترلوکی بشنو بھگوان نے جسوقت جنم لیا اسوقت ندی۔ سمدر۔ پہاڑ۔ دیوتا۔ رشی اور استھاور
(جمادات) اور جاندار سب کے دلونکو ہرش۔ (خوشی) پراپت ہوئی۔ (۱۲)

ساری پرانی اپنے اپنے چت سے طرح طرح کے آنند پرکاش کرنے لگے۔ پتر خوشی میں
بھر کر رقص کرنے لگے۔ دیوتا دل میں مگن ہوکر بشنو بھگوان کے جس کا راگ گانے لگے۔ (۱۳)

گندھربوں کے گروہ باجے بجانے لگے۔ اپسراؤں کے جھنڈ کے جھنڈ ناچنے اور ناز کرنے
لگے۔ (۱۴)

بیساکھ مہینے کے شکل پکش کو دوادشی کے دن بشنو بھگوان نے کلکی اوتار دھارن کیا انکو
دیکھ کر ماتا پتا اپنے اپنے دل میں بہت ہی خوش ہوئے۔ (۱۵)

کلکی روپ بھگوان کے اوتار دھارن کرنے کے وقت مہاشِشٹھی انکی دائی ہوئی اور امبکا نال
کاٹنے والی ہوئی۔ ساوتری آکر گنگا جل سے شریر کو صاف کرنے لگی۔ (۱۶)

آپ لیٹے ہیں اور وہ گھبرا کر اپنی اپنی گردنیں انکو اوٹھانیکے واسطے ہلاتے ہیں تو مانو راستہ چلنے والونکو پرنتی پرنام۔ آوا ہن (بلانا) سنکار (آدر) مدھر بھاشن (شیریں گفتاری) اور درشن کر رہے ہیں۔ (۴۳)

زاں بعد آنند سمیت ساری دیوتا ئیں رنجیدہ ہوتے ہوئے برہم لوک میں پہونچے اور برہما جی سے اجازت لیکر اپنا مدعا عرض کرنیکے واسطے برہما جی کے استھان میں گئے۔ (۴۴)

سنک سنندن۔ سنت کمار وغیرہ سدھ گن جن کے چرنوں کی سیوا کرتے ہیں جو سدا یوگ آسن پر براجمان رہتے ہیں تن برہما جی کو سارے دیوتاؤں نے نمسکار کیا۔ (۴۵)

دوسرا ادھیاء

سوت جی بولے کہ اسکے بعد برہما جی کے کہنے کے بموجب سارے دیوتا مقابل بیٹھ کر بڑے آدر سے کہنے لگے کہ ہے دیوا کلجگ کے پاپوں سے دھرم کی بڑی ہانی ہو رہی ہے! (۱)

دکھی ہو کر اسطور کہتے ہوئے دیوتاؤں کی بات کو سنکر برہما جی بولے کہ جو بھگتوں کے دکھ دور کرنے میں مشہور اور معروف ہیں چلو ان بشنو بھگوان کو پرسن کر کہ اپنا کام سدھ کریں گے۔ (۲)

یہ رائے قایم کر کے برہما جی معہ دیوتاؤں کے گوکل میں رہنے والے بشنو بھگوان کے پاس گئے اور بشنو بھگوان کی استتی کر کے برہما جی نے دیوتاؤں کا منشا دلی عرض کیا۔ (۳)

پنڈری کاکش بشنو بھگوان برہما جی کی ان باتوں کو سن کر برہما جی سے کہنے لگے کہ میں تمہارے کہنے سے سنبھل نامی گانوں میں بشنو یش نام والے براہمن کے گھر سمتی نام براہمن کی کنیا کے گربھ سے پیدا ہونگا۔ (۴)

ہے برہمن! میں اپنے چار بھائیوں کو ساتھ میں لیکر کلجگ کا ناش کرونگا۔ ہے دیوتاؤ! تم بھی اپنے اپنے انش (بھاؤ) سے اتپن ہو کر میرے ساتھی ہوگے۔ (۵)

یہ میری پیاری کنول کی سمان نیتر والی لکشمی برہدرتھ نامی سنگھل دیش کے راجا کی کومدی نام

اپنسریاں پدھوا (راٹ) ہوکر دھرم مارگ میں قایم نہیں رہیں گی بلکہ جو اُنکے دیکھیں آوےگا خود مختار ہوکر رہینگی۔ (۳۴)

وقت پر بارش نہ ہوگی کھیتوں میں غلہ کم پیدا ہوگا۔ راجہ لوگ اپنی پرجا کو تکلیف اور ایذا پہونچاینگے۔ رعایا کے لوگ محصول ٹیکس وغیرہ دینے سے عاجز آجاوینگے۔ (۳۵)
بدنصیب رعایا کے لوگ کندھے پر اسباب اور گود میں بچوں کو لیکر آزردہ اور غمگین اور تنگ آکر پہاڑوں اور بیابان جنگلوں میں جاکر رہیں گے۔ (۳۶)
اور شہد۔ مانس یا پھل مول وغیرہ کھاکر زندگی قایم رکھیں گے۔ سب شری کرشن بھگوان کی برائی کرینگے۔ کلجگ کے پہلے چرن (دور) میں یہ حالت رہیگی۔ (۳۷)
اور کلجگ کے دوسرے چرن میں لوگ کرشن کے نام سے نفرت کرینگے تیسرے چرن میں سب برن سنکر ہوجائیں گے۔ چوتھے چرن میں سب ایک برن (ذات) ہوجائیں گے اور شری بھگوان کی پوجا کرنا سب ایک ساتھ بھول جائیں گے۔ (۳۸)
اب ہونیوالی دُنیا کی حالت کو گذشتہ کیفیت کے طور پر بیان کرتے ہیں کہ۔ پرتھوی پر دیوتا سوَدھا۔ سواہا۔ وَشٹ اور اونکار وغیرہ کے نابود ہونے کی وجہ سے دیوتا اہار نہ ملنے سے دکھی ہوکر برھماجی کی شرناگت (پناہ) گئے اور انہیں دین پرتھوی دیوی کو آگے کرلیا۔ برہم لوک میں جاکر کیا دیکھتے ہیں کہ برہم لوک دید کی دھنی (دھن) سے گونج رہا ہے۔ (۳۱ لغایتہ ۴۰)
چاروں طرف یگیہ کا دھواں اُٹھ رہا ہے بڑے بڑے مہرشی بیٹھے ہوئے ہیں۔ سونے کی جنگلی پر تیجوان اور چمکتی ہوئی اگنی دیوتا شوبھایمان ہیں۔ جل پھول پھل وغیرہ سے شوبھایمان باغیچوں میں یگیہ کے واسطے بہت سے کھمبے گڑے ہوئے ہیں۔ تالابوں پر بہت سے سارس اور ہنس خوش الحانی سے بول رہے ہیں تو گویا تالاب ان سارس و ہنسوں کی سُریلی آوازوں سے راستہ چلنے والوں کو بلا رہا ہے۔ (۴۱ و ۴۲)
ہنس اور سارسوں کے جھنڈوں کی گردنوں پر جو ہوا سے ہلائے ہوئے پھولوں کے بھونرے

صحبت میں بیٹھنے والے ۔ ہر وقت جھگڑے اور لڑائی سے غمگین رہنے والی اور بال بڑھانے اور
لباس درست کرنے اور زیور پہننے وغیرہ کاموں میں مشغول رہنے والے ہوتے ہیں اور آئندہ
کو ہوویںگے ۔ کلجگ میں دھنوان (روپیہ والے) براہمن ہی خاندانی مانے جاتے ہیں اور جو براہمن
روپیہ کے سود کی آمدنی سے اپنی گذر اوقات کرتے ہیں انہیں کو سب (دولتمند) نیتے اور پوجتے ہیں ۔ (۲۶)
(۲۷) (۲۸)

اس کلی کال (کلجگ) میں سنیاسی گرہواس (گھروں میں رہنا) کرنے میں مصروف اور
گرہستی (دنیادار) گیان ہین ہوتے ہیں ۔ اس کلجگ میں لوگ گورو کی نندا (برائی) کرنے میں مشغول ہونگے
اور دھرم کے نشانات اپنے جسم پر دھارن کر کے ست پرشوں (سیدھے سچے لوگوں) کو ٹھگیں گے ۔ (۲۹)
اس کلجگ میں شودر دان لینے والے اور پرائی دولت کو چرانے والے ہوویں گے ۔ اس کلجگ
میں لڑکا اور لڑکی کا باہمی اقرار ہی بیاہ کہا جائیگا ۔ شٹھ (بد) آدمی دوستی اور مروت اور مخیری
(خیرات کرنا) اظہار کرینگے ۔ (۳۰)
بعض لوگ مقاومت (برابری) کرنیکی طاقت نہ رکھ کر دوسروں کو معافی دینا ظاہر کرینگے ۔ لاچار
اور مجبور ہونے پر ہی برگزیدان (آزاد) بنینگے ۔ اس کلجگ میں سب لوگ اپنی پنڈتائی دکھانے کے
لئے بہت بولیں گے اور اپنا جس مشہور کرنیکے لئے دھرم کا برتاؤ کرینگے ۔ (۳۱)
دولتمند آدمی دنیا میں سادھو مانے جائیں گے اور دور کا جل ہی تیرتھ مانا جائیگا ۔ کلجگ میں صرف
گلے میں جنیو ہونے سے براہمن کہلاوے گا ۔ ہاتھ میں ڈنڈ ماتر دھارن کرنے سے ہی
سنیاسی کہلاوے گا ۔ (۳۲)
زمین پر اناج بہت کم پیدا ہوگا اور اکثر ندیوں کے کنارے ہی کھیتی ہوویگی ۔ ساری خاندانی
عورتیں رنڈیوں کی سی بات چیت کرنے کو اچھا مانیں گی اپنے اپنے پتی (خاوند) میں من کو
نہیں لگاوینگی ۔ (۳۳)
براہمن پرائے کھانے کے لوبھی ہوینگے اور چانڈال کو بھی یگیہ کرانیکو منع نہیں کرینگے ۔

مقامات اور ویشیا یعنی رنڈیوں کے گھر اور دولت پر ہمیشہ رہتا ہے۔ (۱۸ اور ۱۹)

تس کلجگ نے۔ دُرکت (بدزبانی) نامی اپنی بہن کے ذریعہ ایک بھے نامک پتر اور مرتیو (موت) نامک کنیا کو پیدا کیا اور بھے اور مرتیو کے سنجوگ سے نِرتے (نرک) نام کا ایک لڑکا اُتپن ہوا۔ (۲۰)

اور تس نرے کی۔ یاتنا (نرک کی سخت تکلیف) نامک بہن پیدا ہوئی پھر ان دونوں بہن اور بھائیوں کے پرسنگ سے سینکڑوں ہزاروں پتر پیدا ہوئے اس طریقہ سے کلجگ کا خاندان بہت سے دھرم نندکوں کی اُتپتی ہوئی۔ (۲۱)

وہ سب یگیہ۔ وید پاٹھ۔ دان وغیرہ دھرم کے کرموں کے لوپ کرنیوالے اور وید تنتر شاستروں کا ناش کرنیوالے ہوئے اور یہ سب۔ آدھی (من کی تکلیف) بیادھی (جسمانی بیماری) جرا (بوڑھاپا) گلانی (گھن) دکھ۔ شوک یا بھے وغیرہ کے آسری تھے۔ (۲۲)

یہ سب کلجگ کے حکم سے اکٹھے ہو کر لوگوں کا ناش کرنے کی غرض سے پھرنے لگے۔ اور کال کے گردش سے بھرشٹ ہوکر آجکل بھنگر (ہوس کرنیوالے) اور کامی (شہوت پرست) آدمیوں کے قالب میں پیدا ہوتے ہیں۔ (۲۳)

یہ سب لوگ پاکھنڈی۔ بدکار اور ماتا پتا کو دکھ دینیوالے ہیں۔ ان میں براہمن وید ہین دکھی اور ہمیشہ شودروں کی سیوا کرنے میں دلدادہ ہوتے ہیں۔ (۲۴)

اکثر یادہ گو یعنی بیہودہ اور فضول حجتیں کرنیوالے یہ نیچ براہمن دھرم کو بیچتے ہیں سنسکار ہین ہوتی ہیں۔ رس۔ (گھی تیل وغیرہ) کو بیچتے ہیں۔ (۲۵)

مانس (گوشت) بیچتے ہیں۔ سخت مزاج والے ہوتے ہیں۔ شہوت پرستی اور پیٹ بھرنے ہی کی فکر میں مشغول رہتے ہیں۔ غیر عورتوں سے بدفعلی کرتے ہیں متوالے رہتے ہیں۔ پرجا (دنیا) کو برن سنکر کرتے ہیں۔ کوتاہ قد پاپ کرم کرنیوالے بدکار اور شٹھ ہیں۔ منہ والی اکثر سولہ برس سے زاید زندہ نہ رہنے والی صرف سالوں (استری کے بھائیوں) کو بھائی ماننے والی ہمیشہ کمینوں کی

اسوقت اُن نارکنڈی وغیرہ رشیوں سے اجازت لیکر میں نے بخوبی وہ سُنا اسوقت
وہ سب آگے ہونیوالی بھاگوت کی شُبھ کتھا کہتا ہوں۔ (۱۲)

ہے خوش نصیب شونکادیو تم بیخوف وخطر یکسو ہو کر اطمینان کے ساتھ وہ سنو۔
بھگوان شری کرشن چندر کے بیکنٹھ دھام کو چلے جانے کے بعد جسطرح کلجگ پیدا
ہوا وہ کہتا ہوں۔ (۱۳)

جسوقت پرلے کال (قیامت) کا انت ہوا اسوقت جگت کو رچنے والے برہما
جی نے اپنی پیٹھ سے سیاہ رنگ کا بھیانک دوش پیدا کیا۔ (۱۴)

وہ دوش (پاتک) ادھرم کے نام سے مشہور ہوا۔ تس ادھرم کے خاندان کا حال
سنکر اور غور کرنے پر انسان پاپوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ (۱۵)

ادھرم کی من کی ہرنے والی پیاری استری کا نام متھیا (جھوٹ) ہوا۔ اسکی دو
آنکھیں بلاؤ کی طرح پیلی پیلی تھیں۔ ادھرم سے متھیا استری کے پیٹ سے دمبھ
نامی ایک پتر پیدا ہوا وہ بڑا غصہ والا اور بہت تیجوان تھا۔ (۱۶)

اس دمبھ کی ایک مایا (ب) نامی بہن ہوئی تس دمبھ و مایا کے میل سے ایک لڑکا
و ایک لڑکی پیدا ہوئے۔ لڑکے کا نام لوبھ (لالچ) اور کنیا یعنی لڑکی کا نام نکرتی (نشٹھا) ہوا
اور ان دونوں بہن اور بھائی کے اتفاق سے ایک لڑکا کرودھ (غصہ) نامی پیدا ہوا (۱۷)

اسی کرودھ کی ایک ہنسا (قتل) نامی بہن پیدا ہوئی اُس ہنسا نامک بہن کے رحم اور
کرودھ کے نطفہ سے ایک کلی (کلجگ) نامک پتر (لڑکا) پیدا ہوا (اُس کلجگ کے صورت
و شکل کا بیان کرتے ہیں سنو) وہ کلجگ سدا بائیں ہاتھ میں اُپستھ (آدمی کا چنھ یعنی لنگ) لئے
ہوئے رہتا تھا اُسکا سارا بدن مثل تیل و رکاجل ملی ہوئی سیاہی کے چکنا تھا۔ پیٹ کوّے
کا سا۔ مونہہ بڑا بھیانک۔ زبان دراز اور چٹ پٹ سوال جواب کرنیوالا تھا اسکی شکل دیکھنے
سے ڈر لگتا تھا۔ اس کلجگ کے تمام جسم میں بدبو بسی ہوئی تھی۔ سو کلجگ جوا کھیلنے شراب پینے کی

پرماتما کلکی روپ بھگوان شری ہری ... کا بیان کریں۔ (۳)

نیمکھار کے رہنے والے مہاتما شونک وغیرہ رشی سوت جی کے مکھ سے یہ سن کر یہ کتھا پوچھنے لگے۔ (۴)

کہ ہے لومہرشن کے پتر سوت جی! تم سارے دھرموں کو جاننے والے اور ترکال درشی (تینوں زمانہ ماضی۔ حال۔ مستقبل کی بات نظر رکھنے والے) ہو ایسا کوئی بھی پوران نہیں ہے جس کو آپ نہیں جانتے ہو اسوقت آپ ہمارے سوالوں کے موجب بھگونت سمبندھی کتھا بیان فرمادیں۔ (۵)

ہے منے! کلجگ کون تھا؟ اس کا جنم کہاں ہوا؟ وہ کس طور پر زمین پر حکمران ہوا؟ اور اس کلجگ نے کس طرح سے سناتن دھرم کا ناش کیا؟ (۶)

رشیوں کی اس گفتگو کو سنکر فرط خوشی سے سوت جی کے جسم پر رونگٹے کھڑے ہو گئے اور پہلے شری ہری کا دھیان کر کے سونک وغیرہ رشیوں سے کہنا شروع کیا۔ (۷)

سوت جی بولے کہ میں آگے کو ہونیوالا عجیب و غریب اتہاس بیان کرتا ہوں اسکو سنو۔ پہلے مہرشی نارد جی کے سوال کرنے پر بھگوان برہما جی ان سے یہ بولے۔ (۸)

پھر نارد جی نے بھی پرم تیجسوی ویاس جی کے لئے یہ برنن کیا۔ ویاس جی نے اپنے پتر پرم بدھیمان برہم بھگت (سکھدیو جی) کے واسطے یہ سب برنن کیا۔ (۹)

برہم بھگت (سکھدیو جی) نے بھی ابھیمنیو کے بیٹے وشنو بھگت (پریکشت) کی سبھا میں یہ اٹھارہ ہزار شلوکوں والا شریمد بھاگوت مہاپران برنن کیا۔ (۱۰)

اس کے بعد جب سپتاہ پورن ہو گیا تب سوال پورے ہونے پر ہی راجہ پریکشت مرن کو پراپت ہو گئے۔ پھر پاک اور پوتر مقام پر مارکنڈے وغیرہ رشیوں نے بقیہ سوالوں کا جواب پوچھا تب سکھدیو جی نے جو کچھ کہا۔ (۱۱)

اوم

کلکی پران

(اُردو ترجمہ)

پہلا ادھیائے

ہوں گن نایک کا سپتر کروں ڈنڈوت پھر گوپال جیکو
جیسی جوگوئی ان کا موکل لشاد ہو بندیج دنیا کو وہ آزاد
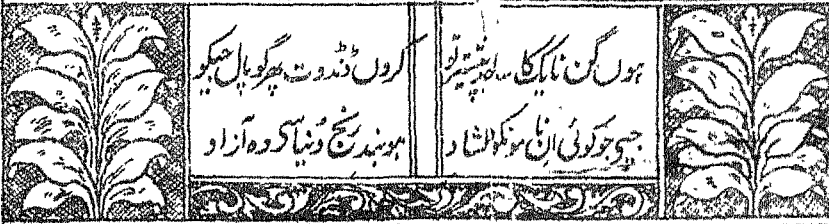
مہا اندر کے سارے دیوتا ۔ بڑے بڑے منیشور اور تمام بادشاہوں اور راجوں سمیت ساری پرجا ۔ یہ سب اپنا اپنا کام سدھ کرنے کی غرض سے ہر وقت صدق دل سے جنکا بھجن دھیان کرتے ہیں ان بگھنوں کو دور کرنیوالے ۔ اننت ۔ اجنما ۔ سروگیہ ۔ سرو آدھار اور وید اور شاستروں میں جن کو انوسٹ ہی پرنام کیا گیا ہے ان وشنو بھگوان کو میں نمسکار کرتا ہوں ۔ (۱)

نر اُتّم نرنارائن اور دیوی سرستی کو نمسکار کر کے پران کیرتن کرتا ہوں ۔ (۲)

کلجگ میں جو راجہ پرتھوی پر پیدا ہوں گے وہ جن کے بازؤں کے مہیب صورت سانپ کے پھن جیسے ہوویں گے اور تس بھی انہی کی سی صورت والے سانپ کے زہر کی آگ سے جھلس کر دھرم کی ضرب سے ٹکڑے ٹکڑے ہونگے جو براہمن کے کل میں جنم لیکر اور سندھو دیش کو گھوڑے چڑھ کر گشت کرتے ہوئے ست جگ کی ابتدا کرینگے وہ سناتن دھرم کو پھیلانیوالے

شری گنیشائے نمہ

اردو ترجمہ

کلکی پران

جس کو

منشی منوہر سروپ صاحب فتح آبادی نے بھاشا سے اردو

میں ترجمہ کرکر

پنڈت رام سروپ شرما نے

لکشمی نارائن پریس مراد آباد میں چھپواکر

شائع کیا

بار اول جلد قیمت فی جلد

ستمبر ء